موجودہ مسلمانوں کی تمدنی اخلاقی حالت

اور

ان کی تباہی کے اسباب مفصلہ

(مولفہ)

مرزا محمد مہدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ مسلمانوں کے آپس کے مذہبی اختلافات اور ان کا کتاب اللہ سے فیصلہ

مؤلفہ
مرزا محمد مہدی

مطبوعہ سرفراز قومی پریس ناداں محل روڈ لکھنؤ

التجا

خدا اور اوسکے رسول کے واسطہ سے ناظرین سے التجا کی جاتی ہے کہ اس کتاب کو شروع سے پڑھنا شروع کیجئے اگر دل چاہے کہ پہلے ورق اولٹ کر کچھ ادھر سے کچھ اودھر سے پڑھکر مذکورہ اختلافات کے فیصلوں کا اندازہ کیا جائے تو اس حرکت سے اجتناب کیجئے۔ یہ اضطراری کیفیت ہوتی ہے اس مین اکثر شیطان کامیاب ہو جاتا ہے۔

آپکا خادم

مرزا محمد مہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانۂ رسولِ خدا مین مسلمانونکے مذہبی عقائد مین آپسمین کوئی اختلاف نہ تھا۔ گو منافقین موجود تھے اور نفاق برپا کرنا چاہتے تھے مگر حیاتِ رسول خدا مین کچھ نہ کر سکے۔

بعد رسول خدا کے اختلافات پیدا ہوئے۔ باہمی لڑائیو نمین ٹرے کشت و خون ہوئے جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان ہوئین۔ ان جنگونمین قرن اولی کے لوگ شریک تھے۔ واقعہ کربلا ہوا۔ بنی عباس نے بنی امیہ کو ختم کر دیا۔ حکومت عباسیہ اور حکومت مصر بھی ختم ہوگئی۔ حکومت ایران کمزور اور ضعیف ہوتی گئی بر اعظم افریقہ پر نصاری کا تسلط ہوگیا۔ حکومت ہندوستان نصاری کے ہاتھ مین چلی گئی حکومت ترکی بھی کمزور ہوتی چلی گئی۔ اور ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم مین پاش پاش ہوگئی اختلافات نے مذہب کی صورت اختیار کرلی مسلمان متعدد فرقونمین منقسم ہوتے گئے۔ ہر مسلمان فرقے کو باقی مسلمان فرقے گمراہ سمجھنے لگے۔

آج مسلمانون کا صحن عالم مین زوال ہو چکا ہی۔ مراقش سے لیکر فلپائین تک حالت خراب ہی اور خدا کے مقدس مقامات جو خدا نے یہود اور نصاری سے لیکر مسلمانو کو سونپے تھے وہ تقریب قریب سب مسلمانون کے ہاتھون سے نکلکر نصاری کے زیر اثر ہوگئے۔

اس زوال کے بعد یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موجودہ مسلمانون مین نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے زکوۃ دینے والے حج کرنیوالے اور توبہ کرنیوالے قرن اولی کے مسلمانون سے کرورون کی تعداد مین زیادہ ہین اور آج اون مین قرن اولی کا یزید اور شمر کوئی نہین ہے۔

پھر بھی ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم مین خلیفۃ المسلمین نے شکست کھائی تیہ شکست مسلمانان عالم کی شکست تھی اور آج ۳۶ کرور سے زیادہ مسلمان نصاری کے محکوم ہین اور باقی مغلوب اور خائف ہین۔ اس سے ثابت ہے کہ خدا کے حضور اونکے اعمال صالح ضائع ہوتے ہین (وانتم الاعلون ان کنتم مومنین) (آل عمران ۱۳۹) کی خبر اونکے لئے نہین ہے۔ یعنے وہ قرآن مجید کے ہدایات کی مطابق مومن نہین ہین۔

اگر یہ کہا جائے کہ مذکورہ جنگ عظیم ملکی تھی مذہبی نہ تھی تو خدا نے موجودہ مسلمانون کی مذہبی جدوجہد کو بھی پائمال کردیا۔

مسلمانون سے سنیون نے محض خدا کیواسطے خلافت ایجی ٹیشن چلایا۔ اسمین کوئی دنیاوی غرض نہ تھی۔ ادنی اور اعلی، جاہل اور عالم سب نے جانی اور مالی ایثار اور قربانیان پیش کین۔ الحاح وزاری سے دعائین مانگین جیل خانہ بھر دئے گئے قتل کئے گئے۔ موپلا قوم بڑی بہادری سے انگریزی فوج سے لڑ مری۔ اتنا ہی اونکے امکان مین تھا مگر خدا نے جزا یہ دی کہ وہ خلیفۃ المسلمین خلیفہ نہ رہے اور خلافت

کا عہدہ غائب ہو گیا۔

مسلمانون مین سے شیعون نے تبرا ایجی ٹیشن چلایا جو سنیون کے مسئلہ خلافت کے ٹکر کا اہم مذہبی مسئلہ تھا۔ اسمین بھی کوئی دنیاوی غرض نہ تھی۔ صرف خدا کو خوش کرنیکی کوشش تھی۔ شیعونکی کوشش اور خواہش یہ تھی کہ مدح اصحاب ثلاثہ کا جلوس نہ نکالا جائے اور اگر نکالا جائے تو حکومت تبرے کے جلوس کو بھی نکالنے کی اجازت دے۔

اِس ایجی ٹیشن مین بھی "سرا دنی" اور اعلیٰ نے حصّہ لیا۔ بڑے بڑے الحاج وزاری سے دعائین مانگین بڑے ایثار اور قربانیان کین سخت گرمیون کے زمانے مین جیل خانہ بھر دے۔ مارے گئے قتل کیے گئے۔ لاٹھی چارج اور فائرنگ ہوئی۔ نہایت تحمل سے برداشت کیا اتنا ہی اُونکے امکان مین تھا مگر خدا نے یہ جزا دی کہ مدح اصحاب ثلاثہ کا جلوس نکلا اور پھر نکلا اور تبرا کے جلوس کو نکالنے کی اجازت نہ ملی اور اب اگر آیندہ جلوس مدح اصحاب ثلاثہ نہ نکلے تو اُونکے ایثار اور قربانیون کا نتیجہ نہ ہو گا۔

خُدا کی دی ہوئی عقل ابتدا سے بتاتی چلی آرہی ہے کہ مذکورہ بالا بُرے نتائج مُسلمانون کے آپس کے اختلافات کی وجہ سے ہیں۔ اور مذکورہ اختلافات نے مذہبی صُورت اختیار کر کے بعض مُسلمانون کو سُنی اور بعض کو شیعہ اور قادیانی بنا دیا۔ یہ سب ایک دُوسری کو گمراہ سمجھنے لگے۔

بعد رسُول خدا کے وہ قرآن جسکے خود رسُول خدا پیرو تھے آج بھی موجود ہے اور اس قرآن کا دعویٰ یہ ہے۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین یعنی

کوئی خشک یا تر چیز ایسی نہین ہی جو اِس کتاب مُبین یعنے قرآن مجید مین موجود نہو.
اِس گئے گذرے زمانہ مین بھی قرآن مجید کے مذکورہ دعویٰ کو صحیح مانننے والے بھی موجود ہین پھر کیا وجہ ہی کہ مسلمانون کا روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہی. صدیون پر صدیان گذرتی جاتی ہین مگر ابتک مسلمانون کے مذہبی اختلافات کا فیصلہ قرآن مجید سے نہو سکا۔

اسکی وجہ یہ ہی کہ شیطان کے سبب سے قرآن مجید کے ایک اہم حکم کے مفہوم اور مطلب کو مسلمان ٹھیک ٹھیک نہین سمجھے ہین اور جو کچھ سمجھے ہین وہ غلط اور منشا ر قرآن کے خلاف سمجھے ہین اور اوسی پر عمل کرتے ہین اسلیئے اون کے اختلافات بھی دور نہ ہوئے اور اون کے اچھے اعمال بھی ضایع ہو جاتے ہین۔

لہذا اگر مسلمان چاہتے ہین کہ اسوقت جو عذاب خدا دُنیا پر نازل ہی اور جو حشر چینیون اور جاپانیون کا ہو چکا ہے اور ہونیوالا ہی اور جو حشر عیسائیون کا ہو چکا ہی اور ہونیوالا ہی وہ مسلمانون کا نہو۔ اور وہ آپسمین بھائی بھائی ہو جائین زندگی اور موت دونو مین وہ خدا کے مقبول بندے ہون تو مسلمانون کو جلد از جلد اوس اہم حکم قرآن کے غلط معنے اور مفہوم کی جو اسوقت ہر مسلمان فرقے مین رائج ہے قرآن مجید سے اصلاح کر لین وہ اہم حکم قرآن حسب ذیل ہے:-

یاایہا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتٰب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتٰب الذی انزل من قبل (النساء [١٣٦]) ای ایمان لانیوالو ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اوس

کتاب پر جو اوسکے رسُول پر نازل ہوئی اور اوس کتاب پر جو پہلے نازل ہوئی

قرآن مجید مین ایمان لانیکی متعلق صرف مذکورہ حکم ہی اور یہ ایک اہم ترین حکم ہے جس کے کسی جزو سے انکار کرنیسے تمام اچھے اعمال ضائع ہو جاتے ہین ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین (مائدہ ۵۔

اور جو کوئی انکار کری ایمان سے پس بہ تحقیق کھوئے گیے اعمال اوسکے اور وہ آخرت مین نقصان اٹھانیوالا ہے۔ یہ قانون خداوندی ہے اسمین رعایت ممکن نہین ہے جبتک کہ توبہ نہ کی جائے ساتھ اصلاح کے۔ الا الذین تابوا واصلحوا الخ

خدا نے مذکورۂ بالا حکم ایمان مین اُمتِ محمدیہ کی لیے اجزائے ایمان چار قرار دیے ہین (۱) خدا (۲) خدا کا رسول (۳) وہ کتاب جو رسُول خدا پر نازل ہوئی (۴) وہ کتاب جو پہلے نازل ہوئی۔

مذکورہ چارون اجزائے ایمان ہین سے کسی ایک جزو کے ساتھ بھی بے ادبی کرنیکے معنی کل ایمان سے بے ادبی کرنا ہوا اور اسکی وہی سزا ہی جو کفر کی اوپر مذکور ہے۔ مثلاً رسول خدا سے بے ادبی کرنیکی سزا حسب ذیل ہی۔

یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (الحجرات ۲۔

اے ایمان لانیوالو مت بلند کرو اپنی آوازین اوپر نبی کی آواز کے اور مت بلند آواز کرو ساتھ اوسکے گفتگو مین جیسا کہ بلند کرنے ہین بعض لوگ تم مین اپنی

سے ساتھ بعض لوگون کے ایسا نہو کہ ضایع ہو جائین عمل تم لوگون کے اور تم کو خبر نہو۔ اسیطرح مذکورہ چارون ہستیون مین سے کسی ایک کی ساتھ بھی بے ادبی کرینکی یہی سزا ہی جو کفر کی ہے۔ یہ قانون خداہی جو بے ادبی کرے گا وہ سزا ضرور پائیگا جبتک کہ توبہ نکرے۔ موجودہ مسلمان اپنے ایمان کے چوتھے جزو (الکتب الذی انزل من قبل کے ساتھ گندی بے ادبیان کرتے ہین کہتے ہین کہ وہ محرف اور ناقابلِ عمل ہے۔

خدا نے مذکورہ چارون اجزاے ایمان مین سے مذکورہ دونون نازل شدہ کتابون پر جو دُنیا مین موجود تھین اور ہین ایمان لانیکی غرض اور مقصد کو حسب ذیل الفاظ مین واضح کر دیا ہے۔

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ هم یوقنون اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون (آل عمران ۔ ۴ : ۵ ، اور جو لوگ ایمان لاتے ہین اُوسپر جو تم پر دلے رسول ، نازل ہوا ہے (والکتب الذی نزل علی رسولہ) اور اوسپر جو تم سے پہلے نازل ہوا (والکتب الذی انزل من قبل ، اور آخرت پر یقین رکھتے ہین یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہین اور یہی لوگ فلاح پانیوالے ہین۔

چونکہ مذکورہ دونون کتابوئین خدا کی ہدایتین ہین جو اون پر ایمان لاتے ہین وہ اونکی ہدایتون کو معلوم کر کے ہدایت یافتہ ہو جاتے ہین اور اون ہدایات پر عمل کر کے فلاح پاتے ہین بغیر عمل کے فلاح محال ہے۔ شیطان ایمان لایا

تھا اور ہدایت یافتہ تھا صرف عمل نہ کرنے کی وجہ سے ملعون ہوگیا۔

موجودہ مسلمان اپنے ایمان کے چوتھے جزو سے تبرا کرتے ہین اور ناسمجھی سے اُسکو محرف اور ناقابل عمل کہتے ہین - اِس ظلم کی وجہ سے مسلمانونکے عمل خیر ضایع ہورہے ہین اور اُن کو خبر نہین ہے جسسے عالم مین اونکا زوال ہوگیا ہے - وہ سنی اور شیعہ بن گئے ہین اور ایک دوسرے کو برا سمجھتے ہین امن کم ہوتا جاتا ہے خوف و ہراس بڑھتا جاتا ہے اور سخت ترین وقت آنیوالا ہے۔ مسلمانون کی مذکورہ غلطی کیوجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انجیل غیر زبان مین ہے کیسی سخت انقلاب کی بعد مسلمانون نے مذکورہ ہدایات قرآن کی تحت مین انجیل عیسےٰ کی جب کبھی تلاش کی تو مجموعہ اناجیل مین صرف انجیل متی اور لوقا وغیرہ کو پڑھا جو انجیل کے نام سے مشہور ہین جن مین صرف وہ واقعات ہین جو موجودگی مین حضرت عیسیٰ کے گذرے اور اونمین قرآن مجید کے دیئے ہوئے حوالون کو نہ پایا پس انھون نے گمان کر لیا کہ انجیل عیسےٰ محرف ہوگئی ہے اور نصاریٰ نے آنحضرت صلعم کا نام اور دیگر بشارتین نکال ڈالین ہین - گو انجیل عیسےٰ جو کتاب اللہ ہے ہر مجموعہ اناجیل کے آخر مین ہوتی ہے اور اوسکے شروع مین لکھا ہوتا ہے" یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اسے خدا کی طرف سے اسلیئے ہوا کہ اپنے بندون کو وہ باتین دکھائے جن کا جلد ہونا ضروری" یہی کتاب اللہ ہے جسمین ہر وہ حوالہ جو خدا نے قرآن مجید مین دیا ہے کہ فلان ذکر انجیل مین ہے آج بھی بجنسہٖ موجود ہے محض شیطان نے دھوکا دیا ہے جسکی وجہ سے موجودہ مسلمان مذکورہ کتاب اللہ

کو بغیر پڑھے ہوئے اور سمجھے ہوئے محرف اور ناقابل عمل کہتے ہین

لہذا مسلمانون کو والکتب الذی انزل من قبل یعنے انجیل عیسے پر بھی ویسا ہی ایمان لانا چاہیئے جیسا وہ والکتب الذی نزل علی رسولہ یعنے قرآن پر ایمان لائے ہین۔ کیونکہ خدا نے مذکورہ بالا ایمان لانیکے حکم مین ایک ہی لفظ امنوا مذکورہ دونون کتابون کیلیئے استعمال کیا ہے اور ایمان لانیکے مقصد اور غرض کو سمجھا دیا ہے کہ ایمان لانیوالا ہدایت یافتہ ہوکر اور اون ہدایات پر عمل کرکے فلاح حاصل کرے۔

خدا اور اوسکے رسول نے ہر بری بات سے منع کیا ہے مگر والکتب الذی انزل من قبل پر عمل کرنیکو منع نہین کیا ہے۔ اگر قرآن سے قبل والی کتاب خدا پر عمل کرنا ممنوع ہوتا تو قرآن مجید مین اوسکا ذکر ضرور ہوتا اگر انجیل عیسیٰ بعد نزول قرآن محرف یا بیکار ہو جانے والی ہوتی تو خدا علیم ہے وہ قرآن مین اسکی ضرور خبر دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف شیطان منع کرتا ہے تاکہ مسلمان گمراہ ہو جائین۔

مسلمانون کی عقل انسانی بھی اس سے انکار نہین کرسکتی کہ خدائے علیم کی کتابوین بندون کیلیئے ہدایتین ہوتی ہین۔ خدا نے اونکو اس ہی لئے نازل کیا ہے کہ اوسکے بندے اون ہدایات پر عمل کرین نہ یہ کہ صرف منہ سے ایمان لانیکا اقرار کرین اور اونکی ہدایات کو نہ جانین اور نہ اون پر عمل کرین۔

محض منہ سے ایمان لانیکا اقرار کرنیسے کوئی شخص ہدایت یافتہ نہین ہو سکتا اور جو شخص ہدایت یافتہ نہین ہے وہ ہدایات پر عمل نہین کر سکتا اور نہ فلاح پا سکتا ہے۔

مسلمان سمجھتے ہین کہ والکتب الذی انزل من قبل سے سابق کی کل کتب خدا مراد ہین یہ از روئے قرآن غلط ہی۔ خدا نے اپنے رسول کی زبانی طے کرا دیا ہی کہ مذکورہ حکم بالا مین جن دو کتابون پر ایمان لانیکا حکم دیا ہی اُونکے علاوہ کوئی تیسری کتاب خدا اُمت محمدیہ کیلیئے نہ زیادہ ہدایت کرنے والی ہے اور نہ واجب الاتباع۔

قل فاتوا بکتب من عند اللہ ھو اھدی منھما اتبعہ ان کنتم صدقین (القصص ۴۹) اے رسول کہدو کہ لے آؤ کوئی کتاب اللہ جو ان دونون کتابون سے زیادہ ہدایت کرنیوالی ہو اوسکی اتباع کرون اگر تم سچے ہو۔

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ مذکورہ بالا آیت مین منھما جن دو کتابون کیلیئے استعمال کیا گیا ہے اونکے علاوہ کوئی تیسری کتاب خدا امت محمدیہ کیلیئے نہ زیادہ ہدایت کرنے والی ہے نہ واجب الاتباع ہے۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ مذکورہ ایمان لانیکے حکم مین جن دو کتابون پر ایمان لانیکا حکم دیا گیا ہے وہ اہدی اور واجب الاتباع ہین

کیونکہ ایمان لانیکی غرض خدانے یہی بتائی ہے کہ ایمان لانیوالا ہدایت یافتہ ہوکر اور اون ہدایات پر عمل کرکے فلاح پائے۔ اسلیئے مذکورہ دونون کتابون کے علاوہ جن پر ایمان لانیکا حکم دیا گیا ہے کوئی اور دو کتابین امت محمدیہ کیلیے ابدی اور واجب الاتباع نہین ہوسکتی ہین۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جاسکتا کہ ہمارے جسم کی راہ نمائی کیلیئے خدانے دو آنکھین عطا کین ہین۔ یہی حکمت خدا ہے اسمین چون وچرا نہین کرنا چاہئے۔

اس سے بھی انکار کرنا دشوار ہے کہ ہماری روحانی ہدایت کیلیئے دو ہادی آنے والے ہین حضرت مہدی آخر الزمان اور حضرت عیسیٰ یہ خبر آنحضرت صلعم دے گئے ہین۔ وکیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری پارہ ۱۳ حدیث نمبر ۵۶۳) یعنے بہت برا وقت ہوگا جسوقت مذکورہ دونون ہادی آوینگے۔ یہی حکمت خدا ہے اسمین بھی چون وچرا نہین کرنا چاہیئے۔

خدانے اپنی تمام کتابوں مین سے صرف دو کتابین انجیل وقرآن امتِ محمدیہ کیلیئے مقرر کی ہین۔ یہ خدا کی حکمت ہے اسمین بھی چون وچرا نہین کرنا چاہیئے۔ درآن حالیکہ مذکورہ دونون کتابون کے حقیقی معلم آنیوالے ہین۔

خدا کی موجودگی مین یہ کسطرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ موجود ہون اور آنیوالے ہون اور اونکی امت کرہ ارض پر موجود ہو مگر اونکی کتاب خدا غائب یا بیکار ہو جائے اور اونکی امت پر حجت خدا باقی نہو۔

بعض تفسیرون مین مذکورہ آیت مین منہما سے مراد توریت اور قرآن کو لیا ہے وہ حسب ذیل حقائق سے غلط اور بہتان ہے۔

انا انزلنہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون (یوسف۔۲)

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ سورہ قصص کی مذکورہ آیت مین جس گروہ سے کتاب اللہ لانیکا مطالبہ کیا گیا ہے وہ اہل کتاب تھا کیونکہ کافر محض سے کتاب اللہ لانیکا مطالبہ حماقت ہے جس کو قرآن حکیم سے واسطہ نہین ہو سکتا ہے

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ توریت کا منکر اہل کتاب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ توریت جناب موسیٰ کی کتاب ہے جسمین از آدم تا موسیٰ کل انبیاء اور صحف انبیاء کی تصدیق ہے اور بعد موسیٰ جتنے انبیاء اور کتب خدا آئین سب نے موسیٰ اور توریت کی تصدیق کی ہے لہذا جو گروہ توریت کا منکر ہو وہ کل کتب خدا کا منکر ہے وہ قرآن مجید کے مُطابق اہل کتاب نہین ہے کافر محض ہے

اِس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ سُورہ قصص کی مذکورہ آیت مین منہما جن دو کتابون کیلئے استعمال ہوا ہے اون ہی دونون کتابون کیلئے اُوپر کی آیت مین سحران تظاہرا استعمال کیا گیا ہے اور کہا ہے قالوا انا بکل کفرون یعنی جن دو کتابون کیلئے منہما استعمال کیا گیا ہے اون ہی دونون کتابون کو باطل اور ایک دوسرے کی مددگار بتایا ہے۔ اور دونون کتابون کے کتاب اللہ ہونے سے انکار کیا ہے۔

اِس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ جب قرآن نازل ہوا ہے اسوقت یہودی جو اہل کتاب ہین انجیل عیسے کی منکر تھے اور انھون نے قرآن سے بھی انکار کیا اور یہودی آجتک انجیل اور قرآن دونون کے منکر ہین اِنکے علاوہ علم اِنسانی مین کوئی دوسرا فرقہ اہل کتاب کا نہ تھا اور نہ ہی جو تین یا تین سے زیادہ کتب خدا کا منکر ہو۔ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل ۳۶) مت پیچھے پڑ اوس کے جس کا تجھکو علم نہین ہے۔

اس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ از روئے قرآن قرآن پر ایمان لانا اور انجیل عیسے پر ایمان نہ لانا فعل عبث ہی ہے لہٰذا رسول خدا نے یہودیون کو انجیل اور قرآن دونون پر ایمان لانے کی دعوت دی جسکے جواب مین یہودیون نے کہا قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ کہا انھون نے کہ یہ دونون کتابین جادو یعنی باطل ہین ایک دوسرے کی مددگار اور کہا کہ ہم ہر ایک کے منکر ہین جنکے جواب مین خدا نے اپنے رسول سے یہ کہلوایا قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (قصص ۴۹) اے رسول کہدو ان یہودیون سے کہ لے آؤ کوئی کتاب اللہ جو اِن دونون کتابون سے زیادہ ہدایت کرنیوالی ہو مین اوسکی اتباع کرون اگر تم سچے ہو۔

مذکورہ آیت مین منھما اُن ہی دونون کتابون کے لئے استعمال ہوا ہے

جن کے لیئے یہودیون نے سحران تظاہرا استعمال کیا ہے۔ سحران تظاہرا سے یہودیون کی مراد انجیل اور قرآن تھے جن پر رسول خدا نے یہودیون کو ایمان لانے کی دعوت دی تھی۔ کیونکہ انجیل کا انکار قرآن کا انکار ہے۔

والکتب الذی نزل علی رسولہ اور والکتب الذی انزل من قبل سے مراد قرآن اور انجیل عیسے ہونیکا دوسرا قرآنی ثبوت یہ ہی کہ خدا نے قرآن مجید مین صرف قرآن اور انجیل عیسے کو ھدی للمتقین بتایا ہے اور باقی کتب خدا کو ہدی للناس بتایا ہی۔ ناس اور متقی مین فرق ہوتا ہے۔ متقی خیر الناس ہوتا ہے امت محمدیہ خیر امت ہی اسلیئے خدا نے خیر امت کی ہدایت کیلئے قرآن اور انجیل عیسے مقرر کی ہین۔ قرآن مجید فرقان مین توریت شریف سی زیادہ ہدایت کرنیوالا ہی اور واجب العمل ہی اور انجیل عیسے بشارات مین صحیفۂ دانیال وغیرہ سے زیادہ ہدایت کرنیوالی اور واجب الاتباع ہے۔

انجیل عیسے مین محض بشارات مین اوامر ونواہی نہین ہین۔ حضرت عیسیٰ نے ہدایت کردی ہے متی ۵ | ۱۷ ا یہ نہ سمجھو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے آیا ہون منسوخ کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا ہون۔ جناب موسیٰ کے بعد سے نزول قرآن تک ہمیشہ توریت کی اوامر ونواہی پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔ من قبلہ کتاب موسی اماما ورحمۃ یعنے جتنی کتابین قبل قرآن کے نازل ہوئین وہ شریعت توریت کی ماموم تھین۔ اور اب شریعت

قرآن کی ماموم ہین۔

حضرت عیسیٰ نے علمائے یہود کی اجتہادی غلطیون کی ضرور اصلاح کی جس سے شبہہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنی شریعت جاری کی اور توریت کی احکام مین تغیر اور تبدل کیا۔

رسُول خدا اپنے لئے بھی صرف مذکورہ دونون کتابون قرآن اور انجیل عیسےٰ علیہ السّلام کو ابدی اور واجب الاتباع مانتے تھے جس کا قرآنی ثبوت یہ ہے قل ھاتوا برھانکم ھذا ذکر من معی وذکر من قبلی (الانبیاء ۲۴) اے رسُول کہدو ان لوگون سے کہ لے آؤ اپنی دلیل یہ موجود ہے ذکر (قرآن) جو میرے ساتھ ہے اور وہ ذکر (انجیل) جو مجھ سے پہلے کا ہے۔

قرآن سے ثابت کر دیا جو ثابت کرنیکی حد تھی کہ امت محمدیہ کیلیئے ابدی اور واجب الاتباع دو کتابین ہین اور وہ دونون انجیل عیسےٰ اور قرآن مجید ہیں۔

خدا نے قرآن مجید اور انجیل عیسےٰ پر ایمان لانیکا حکم دینے کے بعد اور ایمان لانیکا مقصد اور غرض سمجھا دینے کی بعد یہ بھی سمجھا دیا ہے۔ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون (انعام ۔ ۸۳)

جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انھون نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے اون ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہین یعنے جو لوگ اپنے ایمان مین ظلم کو ملا لین گے اون کے لئے نہ امن ہوگا اور نہ وہ ہدایت پائین گے۔

موجودہ مسلمانون نے اپنے ایمان کے چوتھے جزو انجیل عیسٰی سے تبرا کرکے یعنی محرف اور ناقابل عمل سمجھکر اپنے ایمان مین ظلم کو ملا لیا ہے۔ اسلیئے روز بروز اونکے لیئے تنزل ہے امن کم ہوتا جاتا ہے وہ سنی شیعہ بابی اور قادیانی بن گئے ہین جو ہدایت یافتہ نہ ہونیکی دلیل ہے اب وہ وقت آنیوالا ہے جسکے بابت آنحضرت صلعم نے ہم سب لوگون کیلئے خدا سے پناہ مانگی ہے۔

مذکورہ بالا آیت مین ظلم کے کیا معنے ہین۔ ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظلمون (البقر ۲۲۹) جو کوئی گذر جائے اللہ کی حدون سے بس یہی لوگ ظالم ہین۔ یعنے ایمان مین ظلم کو ملا لینے سے مراد قرآنی یہ ہے کہ ایمان لانے مین خدا کی مقرر کردہ حدون سے گذر جانا یعنی کمی یا بیشی کر دینا۔

موجودہ مسلمانون نے اپنی ایمان مین ظلم کو ملا لیا ہے اور خدا کی مقرر کردہ حدونمین حسب ذیل کمی و بیشی کر دی ہے۔

پہلا ظلم۔ اس زمانے کی مسلمان اپنے مذکورہ اجزائے ایمان مین سے قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری کتاب خدا کو نہ زیادہ ہدایت کرنیوالی مانتے ہین نہ واجب الاتباع۔ اور از روئے قرآن رسول خدا دو کتابون انجیل اور قرآن کے علاوہ کسی تیسری کتاب خدا کو نہ زیادہ ہدایت کرنیوالی مانتے تھے اور نہ واجب الاتباع جیسا کہ قل فاتوا بکتب من عند اللہ ھو اھدی منھما

اتبعہ ان کنتم صٰدقین سے پہلے ثابت کیا جا چکا ہے۔ اسلیئے موجودہ مسلمانون کے ایمان مین اور رسول خدا کے ایمان مین ایک ورد و کا فرق ہوگیا ہے یہی ظلم ہے جو موجودہ مسلمانون نے اپنے ایمان مین ملا لیا ہے۔ ناظرین کو اس مقام پر غور کرکے تیقن حاصل کر لینا چاہیئے ہو کہ از روی قرآن ادنکے اور رسول کے ایمان مین مذکورہ فرق ہوگیا ہے یا نہین۔

دوسرا ظلم۔ مذکورۂ بالا ایمان لانیکے حکم مین ایک لفظ امنوا مذکورہ دونون کتابون والکتٰب الذی نزل علی رسولہ اور والکتٰب الذی انزل من قبل کیلیئے استعمال کیا گیا ہے اسلیئے موجودہ مسلمانون کا ایمان دونون کتابون پر یکسان ہونا چاہیئے تھا۔ مگر انھون نے اپنی رائے سے ایمان کی دو قسمین بنائی ہین۔ تفصیلی اور اجمالی تفصیلی ایمان قرآن مجید کیلیئے ہے اور جسمین عمل واجب ہے اور اجمالی ایمان انجیل ویسے کیلیئے ہے جسمین عمل خارج ہے یہی ظلم ہے کیونکہ یہ تعلیم قرآن نہین ہے۔ خدا نے ایمان کی دو قسمین نہین بتائی ہین مسلمانون نے اپنے دل سے مذکورہ دونون قسمین وضع کر لی ہین جن کے بابتہ قرآن مین یہ خبر ہے ومن اضل ممن اتبع ھونہ بغیر ھدی من اللہ (قصص۔ ۵۰)
سب سے بڑا گمراہ کون ہے جو اپنی خواہش کی اتباع کرے بغیر حکم خدا کے

ایمان ایسے نازک اور اہم امر خدا کی اپنی رائے سے دو قسمین بنا لینا بڑا ظلم ہے ناظرین کو قرآن کی روشنی مین سمجھ لینا چاہیئے ہو کہ یہ ظلم ہے یا نہین۔ اور

موجودہ مسلمان خدا کی مقررہ حدون سے گذر گئے ہین یا نہین ۔

تیسرا ظلم ۔ موجودہ مسلمان اپنے ایمان کے چوتھے جزو یعنے انجیل عیسے سے تبرا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ محرف ہی اور ناقابل عمل ہے گو خدا نے اور اوسکے رسول نے انجیل عیسے کو محرف اور ناقابل عمل نہین بتایا ہی ۔ بلکہ متقین کیلئے ہدایت نور اور نصیحت قرار دیا ہے ۔ ناظرین کو اس مقام پر طے کر لینا چاہیئے ہی کہ یہ ظلم ہے یا نہین ۔

اکثر مسلمان قرآن مجید کی آیت یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (مائدہ ۔ ۴۲ ؛) کو تحریف انجیل کے ثبوت مین پیش کرتے ہین مگر قرآن مجید مین جہان جہان پر مذکورہ آیت آئی ہے وہان یحرفون کے اسم فاعل یہودی ہین نصاریٰ نہین ہین اسلئے مذکورہ آیت کو انجیل عیسے کی نسبت نہین ہوسکتا ہے پھر مذکورہ آیت سے یہ بھی نہین ثابت ہوسکتا ہی کہ یہودی کسی کتاب اللہ مین کمی یا بیشی کرتے تھے جنکے دلون مین زیغ ہوتا ہے وہ محکم آیات کو ترک کرتے ہین اور متشابہ آیات کی اپنے خواہش کے مطابق تاویل کرتے ہین ۔

خیال تحریف انجیل عیسے کی رد مین محکم آیات قرآن حسب ذیل ہین سورہ مائدہ مین خدا نے حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا ہے اور انجیل عیسے کو ہدایت نور و نصیحت قرار دیا ہی اور اسکے بعد ارشاد فرمایا ہی و لیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفٰسقون (مائدہ ۴۷)

اور چاہئیے ہی کہ حکم کرین اہل انجیل ساتھ اُوس چیز کے جو اللہ نے انجیل مین نازل کی ہے اور جو نہ حکم کرے ساتھ اُوس چیز کے جو نازل کی ہے اللہ نے بس یہی لوگ فاسق ہین۔

مذکورہ آیات سے ثابت ہی کہ نزول قرآن تک انجیل عیسئے غیر محرف قابل عمل موجود تھی اور اُوسپر عمل نہ کرنا فسق تھا اگر انجیل عیسے محرف ہوگئی ہوتی تو خدا ہرگز یہ حکم نہ دیتا کہ اہل انجیل کو چاہیئے کہ جو اللہ نے انجیل مین نازل کیا ہی اسکے مطابق حکم کرین۔

اسکے بعد خدا نے اپنے رسول کو مطلع کر دیا ہے وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب ومھیمنا علیہ (مائدہ - ۴۸) اور اتاری ہم نے اوپر تیرے کتاب ساتھ حق کے تصدیق کرنے والی اُوسکی جو آگے اوسکے ہی کتاب اللہ سے اور نگہبان اوپر اُوسکے ہی۔ یعنے جبتک قرآن مجید موجود ہی اُوسکے آگے والی کتاب انجیل عیسئے بھی موجود رہے گی ورنہ قرآن مجید کا مصدقا اور مہیمنا ہونا ناقص ہو جائے گا جو ناممکن ہے۔

{ خدا نے جناب رسالتماب پر قرآن نازل کیا اور انجیل اور صحف ماسبق کی بھی تعلیم دی }

وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم (النساء - ۱۱۳) اے رسول نازل کی اللہ نے اوپر تیرے کتاب اور حکمت اور

سکھایا تجھکو جو تو نہین جانتا تھا۔ اس آیت مین غور طلب یہ ہے کہ خدا نے قرآن اور حکمت کے علاوہ اپنے رسول کو اور کس چیز کی تعلیم دی۔؟

قرآن بتاتا ہے رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمہ (البیّنۃ ۲) یعنی خدا نے رسول کو قرآن اور حکمت کے علاوہ سابق کے پاک صحیفون کی بھی تعلیم دی جنکو رسول خدا پڑھکر لوگون کو سمجھایا کرتے تھے۔ سابق کے پاک صحیفو نمین انجیل عیسےٰ اہدی اور واجب الاتباع ہے۔

ولما جاءھم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم الخ (بقرہ ۱۰۱) رسول خدا صحف ماسبق کی جو اہل کتاب کے پاس تھے جن مین انجیل عیسےٰ بھی شامل ہے منزل من اللہ ہونیکی تصدیق کرتے تھے۔ اس قرآنی خبر سے انجیل عیسےٰ کا زمانہ رسول خدا مین موجود ہونا اور غیر محرف موجود ہونا ثابت ہے

{ رسول خدا نے قرآن اور حکمت کے علاوہ انجیل عیسےٰ اور دیگر صحف ماسبق کی تعلیم بھی اپنی اُمت کو دی }

کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتٰب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون (بقرہ ۱۵۱) جس طرح بھیجا ہم نے بیچ تمہارے رسول تم مین سے پڑھتا ہوا اوپر تمہارے آیتین ہماری اور تزکیہ نفس کرتا تمہارا اور سکھاتا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھاتا تمکو جو تم نہین جانتے تھے۔ یعنے انجیل وغیرہ۔

جس طرح اوپر کی آیت ۔۔ن و علمك ما لم تكن تعلم سے سابق کے پاک صحیفہ ثابت ہو چکے ہین اوسیطرح و یعلمکم مالم تکونوا تعلمون سے سابق کی پاک صحیفی انجیل عیسٰے وغیرہ مراد ہین ۔ یعنے رسول خدا نے اپنی اُمت کو علاوہ قرآن مجید کے انجیل عیسٰے کی بھی تعلیم دی ۔ اس امر کی تائیدین اور اسی مطلب کی صحیح ہونے پر قرآن مجید کی محکم شہادت حسب ذیل ہے ۔

الذین یتبعون الرسول النبیّ الاُمّیّ الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراته والانجیل (اعراف - ۱۵۷)

اور جو لوگ نبی اُمّیّ کی اتباع کرتے ہین وہ اپنے پاس توریت اور انجیل مین رسول خدا کا حال لکھا ہوا پاتے ہین ۔ یجدونه مضارع واقع ہوا ہے یعنے جو حقیقی متبع رسول خدا کے ہین اونکے پاس توریت اور انجیل ضرور ہوتی ہے وہ اسمین رسول خدا کے متعلق بشارتین لکھی ہوئی پاتے ہین اور آیندہ بھی پائینگے ۔ اس قرآنی خبر سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ رسول خدا نے اپنے متبعین کو قرآن کے ساتھ انجیل عیسٰے کی بھی تعلیم دی اس آیت قرآنی سے خیال تحریف انجیل عیسٰے کی محکم تکذیب ہو گئی اور وہ روایت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ توریت پڑھ رہے تھے جس سے آنحضرت صلعم کا چہرہ سرخ ہو گیا وغیرہ مردود ہو گئی کیونکہ از روے مذکورہ ہدایت قرآن جو حقیقی متبع رسول خدا کے ہین اُنکے پاس توریت اور انجیل ضرور رہنا چاہیئے اور وہ اسکو ضرور پڑھتے

ہین اور اوسمین رسُول خدا کے بابتہ بشارتین لکھی ہوئی ضرور پاتے ہین۔ مذکورہ خبر قرآن کا ہرگز غلط نہین ہوسکتی ہے۔ اس کتاب مین ناظرین کے سامنے وہی انجیل عیسےٰ اور وہی تمام بشارتین جنکا حوالہ خدا نے قرآن مین دیا ہے کہ وہ انجیل عیسےٰ مین ہین اور وہ بشارتین جنکو رسُول خدا نے سمجھا یا ہے پیش کی جائینگی۔

{ علاوہ قرآن مجید کے تاریخ سے بھی ثابت ہی کہ صحاب رسُول خدا انجیل عیسےٰ کی حافظ ہُوا کرتے تھے ۔۔ }

فی صفة صحابه معه قوم صدورهم اناجيلهم وهى جمع الانجيل وهو كتب عيسىٰ وهو اسم عبرانى او سريانى انما يقرؤن كتب الله عن ظهورهم ويجمعونه فى صدورهم حفظا وكان اهل الكتاب انما يقرؤن كتبهم من المصحف ولا يحفظها الا القليل

(مجمع بحار الانوار صفحہ ۳۴۱ مطبوعہ منشی نولکشور پریس لکھنو) رسُول خدا کے صحاب کی صفت مین ہے کہ اونکے ساتھ ایسے لوگ تھے جن کے سینوںمین اناجیل تھے (اناجیل جمع انجیل کی ہے) یہ حضرت عیسیٰ کی کتاب ہی۔ یہ اسم عبرانی یا سریانی ہے۔ یعنی یہ لوگ انجیل کو اوسکی پشت سے پڑھتے تھے اور اوسکو حفظ کر کے اپنے سینوںمین جمع کرتے تھے۔ اور اہل کتاب اُس زمانہ مین ناظرہ پڑھتے تھے بہت کم لوگ حفظ کئے ہوئے تھے۔ یہ تاریخی ثبوت ہی کہ قرن اول مین انجیل عیسےٰ

موجود تھی نہ محرف تھی نہ منسوخ تھی اور اصحاب مثل قرآن کے انجیل کو حفظ کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ انجیل عیسٰے کو اپنے ایمان کا جزو لاینفک سمجھتے تھے مگر اس چودھوین صدی کے مسلمانون کو علم ہی نہین ہے کہ مجموعہ اناجیل مین انجیل عیسٰے کون سی کتاب ہے۔ محض ناسمجھی سے انجیل عیسٰے کو محرف اور ناقابل عمل کہتے ہین۔ یہی ظلم ہے جو موجودہ مسلمانون نے اپنے ایمان مین ملا لیا ہے

{ تاریخ سے ثابت ہے کہ آل رسول کے پاس انجیل عیسٰے تھی اور وہ اوس کے عالم ہوتے تھے }

فابتدا ابو الحسن یقرء الانجیل فقال بریۃ انّی لکم التوراۃ والانجیل وکتب الانبیاء قال ھی عندنا وراثۃ من عندھم نقرؤھا کما قرؤھا ونقولھا کما قالوا (بحار مجلسی ص ۲۶۶ ج ۱۱) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے انجیل کی تلاوت شروع کی بریہ ایک نصرانی عالم نے پوچھا کہ توریت و انجیل اور دیگر کتب انبیاء آپ کے پاس کہان سے آئین۔ آپ نے کہا کہ یہ کتابین ہم کو انسے (محمد اور عیسٰی) سے ورثہ مین ملی ہین۔ ہم ان کتابون کو اوسیطرح پڑھتے ہین جس طرح وہ (عیسٰے اور محمد) پڑھتے تھے۔

قال جاثلیق ما تقول فی نبوۃ عیسٰے وکتابہ ھل تنکر منھما شیئ قال الرضا انا مقر بنبوۃ عیسٰے وکتابہ وما بشر بہ امتہ واقرت بہ الحواریون۔ جاثلیق نے امام رضا علیہ السلام

سے سوال کیا کہ آپ نبوت عیسیٰ اور اونکی کتاب کی بابت کیا فرماتے ہین کیا آپ دونون
کی منکر ہین آنجناب نے فرمایا کہ ہین نبوت عیسیٰ اور انکی کتاب اور اون بشارات کا جو عیسیٰ
نے اپنی اُمت کو دی ہین جنکا حواریون نے اقرار کیا ہے مانتا ہون۔

اسکے بعد امام رضاؑ نے جالوت سے جو اسوقت موجود تھا کہا کہ تیرا سفر پڑھو جب
پیغمبر اسلام کا ذکر آیا تو آپنے روکدیا اور فرمایا ثم قال یا نصرانی انی اسئلك بحق
المسیح وامه اتعلم انی اعلم بالانجیل قال نعم امام رضاؑ نے فرمایا اے نصرانی مین تجھکو
مسیح اور مادر مسیح کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا مین انجیل کا عالم ہون اوس نے کہا
ہان آپ ہین۔ پھر راوی بیان کرتا ہے ثم تلا علینا ذکر محمد واھلبیته و
امته پھر امام رضا نے ہمارے سامنے رسول خدا کا اہل بیت کا اور اونکی امت
کا ذکر پڑھکر سنایا۔ احتجاج طبرسی ص ۲۱۲ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری

آج وہی انجیل عیسےٰ موجود ہے۔ رسول خدا کا۔ اہل بیت کا اور اُمت
کا بھی وہی ذکر بجنسہ موجود ہے جو ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے گا ناظرین
کو لازم ہے کہ بعد پڑہنے کی غور کرین کہ انجیل عیسےٰ کا محرف اور نا قابل عمل ہونا
حقیقت ہے یا وسوسہ شیطانی ہے۔

چوتھا ظلم۔ چودھوین صدی کے مسلمان کہتے ہین کہ قرآن کامل
کتاب ہے اسلیئے اب ہمین کسی دوسری کتاب خدا کی ضرورت نہین ہے بیشک
قرآن کامل کتاب ہے۔ خدا کا کوئی کام ناقص نہین ہوتا ہے۔ خدا نے جو کتاب

نازل کی وہ کامل ہے۔ مگر جسطرح قرآن کی موجودگی مین بغیر رسول خدا کی اتباع کئے ہمکو علم نہین ہو سکتا ہے کہ رکوع اور سجدہ کیونکر کرین اور صبحکو کو کے رکعت نماز پڑھین۔ یعنے بغیر رسول خدا کے اتباع کے تکمیل احکام قرآن نہین ہوتی ہے اسلئے خدا نے رسول کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ اس ہی غرض سے قرآن مین رسول خدا کی اطاعت و اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ ٹھیک اسیطرح اور اس ہی غرض سے خدا نے انجیل عیسے کو جزو ایمان قرار دیا ہی اور ایمان لانے کے مقصد اور غرض کو سمجھا دیا ہی کہ اوسکی بشارات کو جانو اور سمجھو اور اوسپر عمل کرو تب فلاح پاؤگے اور خدا نے یہ بھی تبلا دیا ہے کہ جس طرح قرآن ہدایت ہے متقین کیلئے اوسیطرح انجیل بھی ہدایت نور اور نصیحت ہی متقین کیلئے ان دونون کتابون مین کسی امت یا قوم کی تخصیص نہین ہی صرف متقین کی شرط ہے۔

انجیل عیسے کی ہدایات و نور پر عمل نہ کرنیسے موجودہ مسلمانون کے عمل خیر ضایع ہو رہے ہین، مسلمانون کا صحن عالم مین زوال ہو چکا ہی۔ اب آخر وقت ہے عذاب خدا بہت قریب آگیا ہی۔

اہل کتاب اور غیر اہل کتاب اسوقت مغضوب ہین۔ مسلمان سُن رہے ہین کہ جرمن کہتے ہین کہ ہم نے انگریزون کو مارا اور اونکے شہر مسمار کئے اور انگریز کہتے ہین کہ ہم نے جرمنون کو مارا اور اونکے شہر مسمار کئے۔ یہ وساوس شیطانی

ہین خداؤ دلون کو مار رہا ہے اور اُن کے عالی شان شہر مسمار کر رہا ہے خدا نکرے مسلمانون پر بھی یہی عذاب خدا آجائے۔

مسلمانون کو قرآن مجید کے مطابق اپنے ایمان کی جلد اصلاح کر لینا چاہیئے۔

پانچوان ظلم۔ اکثر مسلمان کہتے ہین کہ انجیل منسوخ ہو گئی ہے ایسی کوئی خبر قرآن مجید مین نہین ہے۔ از روے قرآن امت محمدیہ کیلئے دو کتابین قرآن اور انجیل ابدی اور واجب الاتباع ہین جیسا کہ پہلے ثابت کیا جا چکا ہے اور اہل کتاب کیلئے یہ حکم ہے:۔

قل یا اھل الکتٰب لستم علی شیٔ حتیٰ تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم (مائدہ - ٦٨) اے رسول کہدو کہ اے اہل کتاب تم کسی بات پر نہین ہو جبتک کہ تم توریت اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرو۔ انجیل کے بعد جو کچھ خدا کیطرف سے نازل ہوا ہے وہ قرآن ہے لہذا مسلمانون مین انجیل عیسے کے منسوخ ہونے کا خیال قرآنی نہین ہے وسوسہ شیطانی ہے۔

چھٹا ظلم۔ مسلمانون نے جسطرح ایمان کی دو قسمین بنائی ہین اسیطرح انحضرت صلعم کی وحی کی دو قسمین تصور کر لین ہین وحی متلو وحی غیر متلو وحی متلو قران کیلئے وضع کیگئی ہے اور وحی غیر متلو اون بشارات کیلئے وضع کیگئی ہے جو رسالتمآب نے بیان فرمائین۔

ہین اور وہ قرآن مین مذکور نہین ہین۔

حقیقت یہ ہی کہ خدا نے اپنے رسُول پر قرآن اور حکمت نازل کی اور صحف ماسبق کی تعلیم بھی دی جیسا پہلے ثابت کیا جا چکا ہی صحف ماسبق مین انجیل عیسےٰ اہدی اور امت محمدیہ کے لئے واجب الاتباع ہے اسلئے آنحضرت صلعم نے بشارات انجیل عیسےٰ کو خوب واضح کر کے سمجھایا۔ اونمین سے بہت سی بشارات موجودہ مسلمانون تک پہونچی ہین۔ مثلاً دجال کا خروج۔ مہدی آخرالزمان کی بشارات۔ امام حسین اور اونکی شہادت کے متعلق بشارتین۔

مسلمانون نے جب مذکورہ بشارتون کو قرآن مجید مین نہین پایا تو اون کا نام وحی غیر متلو رکھدیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانون پر انجیل عیسےٰ علیہ السّلام کیطرف متوجہ ہونیکا دروازہ بند ہوگیا۔

بعض مسلمان مذکورہ بشارات کو جو قرآن کے ماسوا تھین منزل من اللہ نہ سمجھ سکے موضوع سمجھے۔ قرآن کا ایسا ایمان اون پر نہ رہا۔ اور بہت سی بشارات تحریر نہ کی گئین اور اون تک نہ پہونچ سکین۔

آج مذکورہ کل بشارتین انجیل عیسےٰ مین موجود ہین اور وہ بھی بشارات موجود ہین جو آنحضرت صلعم نے ضرور سمجھائین مگر تحریر مین نہ آنیکی وجہ سے موجودہ مسلمانون تک نہین پہونچین جو مسلمانون کی فلاح کیلئے ضروری

ہین جن سے مسلمان لاعلم ہین۔ جسکی وجہ سی آپس کے اختلافات فیصل نہ ہو سکے۔ آیندہ آنیوالے خطرات سی بے خبر ہین۔ یہ بھی بڑا ظلم ہوا۔

ساتوان ظلم۔ موجودہ مسلمان اپنے مانوس عقیدہ کے خلاف قرآنی ثبوت کو جو انجیل عیسےٰ علیہ السّلام کے واجب الاتباع ہونے مین پیش کیا گیا ہی اور پیش کیا جائیگا مانتے ہوی گھبراتے ہین اور اپنے علمائے سابق کی رائے پہ بغیر سمجھے ہوے اڑے ہوے ہین واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءَنا او لو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئاً ولا یھتدون (بقر۔ ۱۷۰) یعنے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اتباع کرو اوسکی جو کہ اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہین بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی کہ پایا ہم نے اوپر اوسکے باپ دادا یعنے علماء اپنے کو۔ کیا اگر باپ دادا یعنے علماء اونکے نہ سمجھے ہون اور نہ ہدایت یافتہ ہون۔

یہ کھلی ہوئی بات ہی کہ اگر تمام جہان کے علماء ملکر کوشش کرین تو انجیل عیسے علیہ السلام کا محرف اور نا قابل عمل ہونا قرآن مجید سی ثابت نہین کر سکتے اور جو ثبوت قرآن مجید سے انجیل عیسےٰ کے موجود ہونیکا اور امت محمدیہ کیلیے واجب الاتباع ہونیکا اس کتاب مین پیش کیا گیا ہے قرآن مجید سے رد نہین کر سکتے۔

علماء کا قول جب قرآن مجید کے مطابق نہ ہو واجب العمل نہین ہے

خدا کو آیندہ کا علم ہے۔ اس لئے یہ نا ممکن ہے کہ اگر بعد نزول قرآن انجیل عیسے محرف اور ناقابل عمل ہو جانیوالی ہوتی اور خدا اپنے بندون کو مطلع نہ کرتا۔

یہ بھی کھلی ہوئی بات ہے کہ مسلمانوںین سے کسی ایک فرقہ کے علماء کو چن لو تو باقی تمام اسلامی فرقون کے علماء اون چنے ہوے علماء کے ہدایت یافتہ نہ ہونے کی گواہی دین گے۔ یہ موجودہ علماء کے ہدایت یافتہ نہ ہونیکی محکم شہادت ہے۔

مسلمانون کو مذکورہ ساتون ظلمون سے توبہ کرنا چاہیئے اور نیز ایمان کو مطابق مذکورہ ہدایات قرآن کے درست کرلینا چاہیئے اور انجیل عیسے کو جس مین وہ کل حوالے آج بھی بجنسہ موجود مین جو خدا نے قرآن مین دیئے ہین کہ فلان ذکر انجیل مین ہے اور وہ بشارات بھی موجود ہین جو آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہین کتاب خدا ماننا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے کوئی روحانی یا جسمانی نقصان نہین ہے نہ نقصان مایہ ہے نہ تعلیم قرآن کے خلاف ہے۔ صرف ایک نفسی ناگواری ہے۔ ایک پرانے باطل عقیدہ کو جس سے نفس مانوس ہوگیا ہے ترک کرنا پڑتا ہے دائمی فلاح کے مقابلہ مین مذکورہ تکلیف قابل توجہ نہین ہے تھوڑی ہمت مردانہ چاہیئے۔ جہان ایمان درست ہوا حق و باطل کا صحیح فیصلہ ہوجائیگا

تمام اختلافات دور ہو جائیں گے۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہو جائیں گے۔
انما المومنون اخوۃ (الخ الحجرات) یہ خدا کی دی ہوئی خبر ہے غلط نہیں ہو سکتی۔

ناظرین کو اس مقام پر غور کر کے سمجھ لینا چاہیئے کہ ایماندار وہی ہے جس کا ایمان قرآن کے مطابق ٹھیک ہے اور جس کا ایمان قرآن کے مطابق نہیں ہے وہ بے ایمان ہے شیطان کا تابع ہے نفس کا غلام ہے وہ ہرگز حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتا۔

خدا نے اپنے حکم کو جس میں خدا پر اور اوسکے رسول پر اور قرآن پر اور انجیل علیسے پر ایمان لانیکا حکم دیا ہے اپنے اور امت محمدیہ کے درمیان ایک اہم عہد قرار دیا ہے اور جب کوئی مذکورہ حکم ایمان پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے تو مذکورہ عہد میثاق ہو جاتا ہے۔

سورہ رعد میں مذکورہ عہد خدا کی تکمیل کرنیوالوں کیلئے حسب ذیل خبر ہے۔

انما یتذکر اولوالالباب الذین یوفون بعہد اللہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ نصیحت حاصل کرتے ہیں صاحب عقل وہ لوگ پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو ولا ینقضون المیثاق اور میثاق کو توڑتے نہیں ہیں والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل اور وہ لوگ وصل رکھتے ہیں

اوس (قرآن) کو اوس (انجیل) سے جس سے اللہ نے وصل رکہنے کا حکم دیا ہے یعنی قرآن اور انجیل دونون کو اپنے ایمان کے اجزائے لاینفک سمجھتے ہین اور راہدی اور واجب الاتباع مانتے ہین ویخشون ربھم..... جنت عدن یدخلونھا (رعد - ۱۹ - ۲۱)

مذکورہ عہد خدا کے توڑنے والون کے لئے خدا نے دنیا کی بدسزا مقرر کی ہے - والذین ینقضون عہد اللّٰہ من بعد میثاقہ اور جو لوگ مذکورہ عہد خدا کو قبول کرنیکے بعد توڑ ڈالینگے ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اور قطع کر ڈالینگے اوس (قرآن) کو جس کو حکم کیا ہے اللہ نے کہ ساتھ اوس (انجیل عیسٰے) کے وصل کیا جاوے - یعنے قرآن مجید کو واجب الاتباع مانینگے اور انجیل عیسٰے کو ناقابل اتباع اسطرح قرآن کو انجیل عیسٰے سے قطع کر ڈالینگے ویفسدون فی الارض اور فساد پھیلائینگے زمین پر یعنی کوئی سنی بنجاے گا اور کوئی شیعہ کوئی بابی اور کوئی قادیانی وغیرہ اولئک لھم لعنت ولھم سوء الدار اوپر اون کے لعنت ہے اور اون کے قیام کی جگہ بہت بری ہے۔

موجودہ مسلمانون کے مذکورہ عہد خدا کو توڑنے اور مذکورہ آیت کی موعودہ لعنت مین مبتلا ہونے کا بین ثبوت یہ ہے کہ مسلمانون کے ۷۲ فرقون مین سے ہر فرقے پر ۷۲ فرقے لعنت کرتے ہین اور سوء الدار کا ثبوت یہ ہے کہ اسوقت

۳۰ کروڑ سے زیادہ مسلمان نصاری کے محکوم ہین۔ اور باقی مسلمان خائف اور خائف ہین۔ خدائی اطمینان اور راحت نہین ہے۔ لہولعب کھائی دیتا ہے جو شیطانی ہے جس طرح وہ انسان جو مرے ہوے جانور کہاتے ہین نالے اور گندے مقامون پر رہتے ہین مگر رات کو تھوڑی سی شراب پی کر خوش ہو لیتے ہین

(انجیل عیسی علیہ السلام کو نہ ماننا اور اوس کی ہدایت اور نور پر عمل نہ کرنا ترک قرآن ہے)

موجودہ مسلمانون سے مذکورہ ترک قرآن کی حرکت سرزد ہونے والی تھی اور خدائے علیم کو اوسکا علم تھا اسلئے خدا نے ترک قرآن کی خبر پہلے سے حسب ذیل الفاظ مین دیدی ہے۔

وقال الرسول یارب ان قومی اتخذو هذا القران مهجورا (فرقان ۳۰) اور کہا رسول نے ای میرے رب میری قوم نے اخذ کر لیا اس قرآن کو ترک کردہ شدہ۔ سنی و شیعہ مفسرین کا اجماع ہے کہ آیۂ مذکور کا مطلب جناب رسول خدا نے یہ سمجھا یا ہے عنه علیه السلام من تعلم القران وعلق مصحفه ولم یتعاهده ولم ینظر فیه جاء یوم القیامة متعلقا به ویقول یارب عبدک هذا اتخذنی مهجورا اقض بینی وبینه (تفسیر بیضاوی سورہ فرقان)

من تعلم القرآن وعلق مصحفه کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور قرآن کے مطالب سمجھنے مین غور و فکر نہین کیا اور بجائے قرآن کے اپنی اپنی تفاسیر اور اپنے اپنے علماء کی رائے کو واجب العمل قرار دے لیا۔

ولم یتعاھدہ کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے عہد کی تجدید نہ کی۔ مجمع البحرین مین التعهد کے معنی تجدید العهد کے لکھے ہین اور ثبوت مین آنحضرت صلعم کا قول تعاہد القرآن پیش کیا ہے۔ قرآن کے عہد کو پورا کرو۔ قرآن کا مذکورہ عہدہ اوپر پیش کر دیا گیا ہے کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اوس کتاب پر جو اوسکے رسول پر نازل ہوئی ہے اور اوس کتاب پر جو پہلے نازل ہوئی۔ جس کو اس زمانے کے مسلمان پورا نہین کر رہے ہین۔ کیونکہ وہ انجیل عیسے کو محرف اور ناقابلِ عمل کہتے ہین۔

ولم ینظر فیہ کا مطلب یہ ہے کہ غور و فکر نہین کرینگے کہ خدا نے ہم سے جو عہد لیا ہے وہ ہم پورا کر رہے ہین یا نہین اور متوجہ کئے جانے پر بھی اصلاح نہ کرین گے تو روز حشر قرآن شکایت کرے گا کہ اے میرے رب تیرے اس بندہ نے مجھکو ترک کر دیا تھا میرے اور اوسکے درمیان فیصلہ کر۔

مذکورہ آیت مین قومی سے بھی مراد پچاس ساٹھ فیصدی نہین بلکہ

سوائے چند کے سب مسلمان مراد ہین - مراقش سے لیکر فلپائن تک
اگر جا بجا جائے تو آج سب مسلمان اپنے اپنے لئے قرآن مجید کو واجب العمل
اور انجیل عیسے کو نا قابل عمل مانتے ہین - اس ہی واقعہ کی بشارت مذکورہ
آیت قرآن مین ہے -

یہان پر ہم غیر مسلمین کا نظریہ جو موجودہ مسلمانون اور اونکے
پیش کردہ اسلام کے بابت ہے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین
شاید مفید ثابت ہو -

وہ لوگ جن کو محقق اور سمجھدار سمجھا جاتا ہے جنھون نے
مختلف ممالک کی سیر کی ہے اور مختلف مذاہب کو سمجھا ہے کہتے
ہین کہ وید مقدس جس زمانہ مین نازل ہوئے انھون نے اوس
زمانہ کی ضرورتون کو پورا کیا - آج بھی وید وہی موجود ہین مگر بیکار
ہین کیونکہ بنارس کے پنڈت کہتے ہین کہ ویدون کی رو سے مورتی
پوجن جائز ہے اور آریہ سماجی پنڈت کہتے ہین کہ ویدون کی رو سے
مورتی پوجن حرام ہے - اس مسئلہ مین وید مقدس قطعی فیصلہ کرنے
سے قاصر ہین لہذا ایک نئے ریفارم اور نئی کتاب کی ضرورت ہے جو
اس زمانہ کی گتھیون کو سلجھائے -

جب توریت شریف نازل ہوئی تو اوس نے اپنے ملک

اور اپنے زمانہ کی ضرورتون کو پورا کیا چند صدیون بعد وہ بھی بیکار ہوگئی
تو انجیل مقدس نے نازل ہوکر اوس تاریکی کو دفع کیا اور نور پھیلایا چند
صدیون بعد وہ بھی بیکار ہوگئی۔ قرآن مجید نازل ہوا اوس نے اپنے
زمانے کی تاریکیون کو دفع کیا لوگون نے بڑی ترقی کی مگر اس زمانہ
مین وہ بھی بیکار ہے کیونکہ وہی قرآن موجود ہے کوئی مسلمان سنی ہے،
کوئی شیعہ ہے کوئی قادیانی ہے۔ قرآن مجید کو واجب العمل مانتے ہوے
ہر ایک دوسرے کو گمراہ سمجھتا ہے۔ ایک سمجھدار غیر مسلم کیلیٔے اسلام
کا دروازہ بند ہے کیونکہ بہت سے دروازے ہوگئے ہین جب متلاشی
حق کسی ایک دروازے سے داخل اسلام ہونا چاہتا ہے تو باقی
دروازون سے وہ گمراہ ہے گمراہ ہے کی صدا بلند ہوتی تو متلاشی حق
بھاگتا ہے۔ اِس حالت پر صدیان گذر گئین ہین مگر قرآن مجید مسلمانون.
کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ نہ کر سکا اسلئے اب ضرورت ہے ایک نئی کتاب
کی اور نئے ریفارمر کی جو انسانون کے اختلافات کو دفع کرے اور ملک مین شانتی پھیلائے
قابل آدمی جب فصاحت سے مذکورہ شبہات کے بیان کرتے ہین تو سننے والون کے دماغ
مین چکر جاتے ہین اور مسلمان جو وہان موجود ہوتے ہین نہین کرنے کی جرائت
نہین کر سکتے یہ دجال کیلئے زمین ہموار کی جا رہی ہے۔ لوگون کے
دماغون کو دجل کا اہل بنایا جا رہا ہے۔

حقیقت صرف اتنی ہے کہ موجودہ مسلمانوں کا ایمان قرآن مجید کی ہدایات کے مطابق نہیں ہے جسکا ذکر پہلے صفحات پر تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں نور ایمان نہیں ہے، وہ حق و باطل میں امتیاز نہیں کر سکتے ہیں۔ کوئی سنی بنگیا۔ کوئی شیعہ بن گیا کوئی قادیانی اور کوئی بابی بنگیا۔ جبوقت مسلمانوں میں سے فی صدی دس یانی ہزار دس یانی لاکھ دس مسلمان بھی اپنے ایمان کو قرآن پاک کی مذکورہ ہدایات کے مطابق درست کرلیں گے تو نہ کوئی سنی رہے گا نہ شیعہ نہ بابی نہ قادیانی اور ساری دنیا میں ایک دین اسلام ہوگا۔ یہی قرآن مجید قیامت کبریٰ تک کیلئے کافی ہے۔ اب کوئی نئی کتاب خدا آنیوالی نہیں ہے۔ یہی انجیل عیسےٰ میں بشارت ہے جو آگے پیش کیجائے گی اور یہی قرآن بتاتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم ناظرین کی خدمت میں گذارش ہے کہ مسئلہ ایمان میں اور انجیل مقدس کے غیر محرف اور واجب العمل ہونے میں اگر میرا پیش کردہ قرآنی اور تاریخی ثبوت قابل تسلیم نہ معلوم ہو تو خدا اور رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس کتاب کا مطالعہ ملتوی کر دیں اور میری صرف ایک التجا مان لیں وہ یہ کہ پہلے یا بعد نماز خدا کے تعلیم کردہ الفاظ میں خدا سے پناہ مانگیئے وہ یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الناس

ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اور اوسکے بعد اس دعا کے قبول ہونیکے کیلئے بھی دعا مانگئے۔ اگر دل سے مذکورہ الفاظ مین سمجھکر دعا مانگی جائے گی تو ضرور شیطان کا اثر دفع ہوگا حق و باطل مین امتیاز ہونے لگے گا اسکے بعد اس کتاب کا مطالعہ شروع کیجیئے یہ آپکے خادم کا مجرب عمل ہے۔ آپ کا خادم بھی نہایت تاریکی مین تھا۔ مذکورہ دعا کے ذریعہ سے اللہ نے نکالا۔
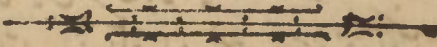
قرآن اور انجیل مین فرق

خدا نے قرآن مجید کو کتاب کے نام سے بھی موسوم کیا اور کہا
ہے کہ اسمین محکم آیات ہین اور متشابہ بھی ہین هوالذی انزل علیك الکتب
منه ایات محکمات هن ام الکتب واخر متشابهات الخ (آل
عمران - ۷) اور انجیل عیسٰے کے لئے بھی کتاب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے
قال انی عبد الله اتنی الکتب وجعلنی نبیا (مریم - ۳۰) خدا نے
انجیل عیسٰے کے بابتہ بتایا ہے کہ وہ پوری کتاب متشابہ اور مثانی ہے
الله نزل احسن الحدیث کتبا متشابها مثانی تقشعر منه
جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم
الی ذکر الله ذالك هدی الله یهدی به من یشاء (زمر - ۲۳)
الله نے نازل کی بہترین بشارت کی کتاب جو پوری متشابہ
اور مثانی ہے اور اوس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین جلد پر اون
لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر نرم ہو جاتی ہین جلدین اون کی
اور دل اللہ کی یاد کی طرف - یہ ہے اللہ کی ہدایت اللہ جسے چاہتا
ہے ہدایت کرتا ہے - اور دوسری جگہ ہے یهدی الله من ینیب

اللہ اوسکو ہدایت کرتا ہے جو خواستگار ہوتا ہے۔ لہذا آنحضرت کے قرآن قرآن مین محکم اور متشابہ دونون آیات ہین اور انجیل عیسیٰ مین کل آیات متشابہ اور مثانی ہین اور اس کتاب خدا مین آئندہ ہونیوالی واقعات دکھائے گئے جو لکھنے والے نے دیکھکر لکھے ہین۔

مذکورہ آیت مین حدیث کے معنی بشارت کے ہین۔ سورہ یوسف مین بادشاہ کے جن خوابون کا ذکر ہے وہ آئندہ ہونیوالے واقعات کی بشارات تھین جنکے بابتہ خدا نے حدیث کا لفظ استعمال کیا ہے ولنعلمہ من تاویل الاحادیث اور تاکہ سکھادین یوسف کو اون بشارات کی تفصیل۔ قرآن مین لفظ بشارت اچھی اور بری دونون بشارتون کے لئے استعمال ہوا ہے فبشرھم بعذاب الیم ذنوبہ، انجیل عبرانی یا سریانی لفظ ہے اسکے معنے بھی بشارت کے ہین۔

اور مثانی تنا سے مشتق ہوا ہے۔ تنا کے معنے تعریف بمعنی مدح باشد یا بذم یعنے کسی کا تعارف اوسکی اچھائیون یا برائیون سے کرانا۔

انجیل عیسیٰ کون سی کتاب ہے

عہدنامہ جدید مجموعہ ہے ۲۷ تحریرون کا جن مین چار کتابین انجیلون کے نام سے موسوم ہین۔ انجیل لوقا۔ انجیل متی۔ انجیل مرقس انجیل یوحنا۔ انجیل لوقا کے شروع مین لکھا ہے چونکہ بہتون نے اسپر

کمربانذہی ہے کہ جو باتین ہمارے درمیان واقع ہوئی ہین اونکو ترتیب وار بیان کرین اسلئے لے معزز تھفلس مین نے بھی مناسب جانا کہ سب باتون کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے اونھین ترتیب سے لکھون۔ لہٰذا ان کتابونمین حضرت عیسیٰ کے تھوڑے سے اقوال اور اعمال اور واقعات درج ہین جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین گذرے۔ ان انجیلون کی حیثیت مسلمانون کی حدیث کی کتابونکی سی ہے۔

مجموعہ مذکور مین ایک اور کتاب ہی جس کا نام ہے رسولون کے اعمال۔ اسمین زیادہ تر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردون یا شاگردون کے شاگردون کے وعظ اور تبلیغ دین کا ذکر ہے۔ اسکے بعد اکیس خطوط ہین جو حضرت عیسیٰ کے شاگردون یا شاگردون کے شاگردون نے تبلیغ دین کے سلسلہ مین لکھے ہین۔

سب کے آخر مین ایک کتاب ہی جس کے پہلے باب کے عنوان مین تحریر ہے یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اُسے خدا کی طرف سے اس لئے ہوا کہ اپنے بندون کو وہ باتین دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے اور اوس نے اپنے فرشتے کو بھیجکر اوسکی معرفت اونھین اپنے بندے یوحنا پر ظاہر کیا جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی دی۔ یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد جناب یوحنا کی لکھی ہوئی ہے جو عارف مانے جاتے ہین۔

نصاریٰ شیطان کیوجہ سے اس کتاب کو بھولے ہوئے رہتے ہین غور وفکر نہین کرتے ۔ کہتے ہین کہ اس کتاب کی باتون کا تعلق اس عالم سے نہین ہے بلکہ رُوحانی عالم سے ہی ابواب پر جو سرخیان علماء نے دی ہین اُون سے بھی یہی ظاہر کیا جاتا ہے ،

نصاریٰ کا یہ خیال نیا نہین ہے بلکہ نزول قرآن کیوقت بھی وہ ایسے ہی خیالون مین مبتلا تھے جس کی خبر قرآن مین حسب ذیل ہے

ولما جاءھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتب کتاب اللہ وراء ظھورھم کانھم لا یعلمون (بقر- ۱۰) جب آیا اون کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرنیوالا اوسکا جو کچھ اون کے پاس ہے پھینک دیا ایک گروہ نے اُون مین سے جو دیئے گئے ہین کتاب اللہ کی کتاب کو پس پشت گویا نہین جانتے۔

ومن الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ الخ (مائدہ ۳) اور جو لوگ کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین لیا ہم نے اون سے قول وقرار پس بھول گئے اوس حصہ کو جس سے اُون کو نصیحت کیگئی تھی۔ یعنے نصاریٰ انجیل عیسےٰ کو بھول گئے ہین آج مسلمان بھی انجیل عیسےٰ کو بھول گئے ہین گو آل رسول اور صحابہ رسول

انجیل عیسےٰ کے عالم اور حافظ تھے مگر موجودہ مسلمان نہین پہچانتے کہ مجموعہ اناجیل مین انجیل عیسےٰ کون سی کتاب ہے۔

عہد نامہ جدید مین صرف مذکورہ آخری کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونیکی مدعی ہے اور اس کتاب کے انجیل عیسےٰ اور کتاب خدا ہونیکی تصدیق اور تائید قرآن مجید سے اسطرح ہوتی ہے کہ جتنے حوالے خدا نے قرآن مجید مین دیئے ہین کہ فلان ذکر انجیل مین ہے وہ سب آج کلمی بجنسہ اس کتاب مین موجود ہین۔ دنیا کی اور کسی کتاب مین جسکو انجیل کہا جا سکے نہین ملینگے۔

انحضرت صلعم نے جسقدر بشارات اپنے بعد ہونیوالے واقعات کی بیان فرمائی ہین اور جن کی نص قرآن مین نہین ہے بلکہ جنکو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے وہ سب اسی کتاب جلےٰ مین مختصراً موجود ہین۔

ابہم مذکورہ انجیل عیسےٰ کی وہ بشارت پیش کرتے ہین جن کے انجیل عیسےٰ مین موجود ہونے کی خدا نے قرآن مین خبر دی ہے۔ اسکے بعدہم موجودہ مسلمانون کے آپس کے مذہبی اختلافات کے بابہ بشارتین پیش کرینگے جو خدا کی ہدایتین ہین۔ اور واجب العمل ہین۔

انجیل عیسیٰ علیہ السّلام

کتاب مکاشفات

۱-باب

(۱) یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اُسے خدا کی طرف سے اسلیے ہوا کہ اپنے بندون کو وہ باتین دکھاے جن کا جلد ہونا ضرور ہے اور اوس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اوسکی معرفت اُنھین اپنے بندے یوحنا پر ظاہر کیا۔

(۲) جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنے اون سب چیزون کی جو اُوسنے دیکھی تھین شہادت دی۔

(۳) اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اوسکو سننے والے اور جو کچھ اُسمین لکھا ہے اوسپر عمل کرنیوالے مبارک ہین کیونکہ وقت نزدیک ہے۔

مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہے کہ انجیل عیسٰے مین اس عالم کے آیندہ ہونیوالے واقعات کی بشارات ہین اور تیسری آیت سے ثابت ہے کہ مذکورہ بشارات واجب العمل ہین بعد ازان وہ سات خطوط ہین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے ۹۰ برس بعد حضرت یوحنا سے ساتون کلیساؤن کے نام لکھواے جنمین حضرت عیسیٰ کیطرف سے کچھ ہدایات اور نصائح ہین۔ اسکے بعد فرشتہ نے یوحنا سے کہا کہ اوپر آجا

مین تجھے وہ باتین دکھا دنگا جن کا ان باتون کے بعد ہونا ضرور ہے۔ اسکے
بعد باب چہارم کا مختصر مضمون یہ ہے۔ حضرت یوحنا جنکو آیندہ ہونیوالے
واقعات جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو پہلے دکھا چکے گئے تھے دوبارہ
تحریر مین لانیکے لئے دکھائے گئے۔ بیان کرتے ہین کہ روح مین آگیا اور
کیا دیکھتا ہون کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہوا ہے (تخت رب العلمین)
اور اوسپر کوئی بیٹھا ہے جو سنگ یشب اور عقیق سا معلوم ہوتا ہے۔
(تجلی رب) اور اس تخت کے گرداگرد زمرد کی سی دھنک معلوم
ہوتی ہے اور تخت کے گرداگرد چوبیس[۲۴] تخت ہین جنپر چوبیس[۲۴] بزرگ
بیٹھے ہین (انبیاء اولوالعزم) اور اوس تخت کے گرداگرد چار جاندار
ہین۔ (ملائکہ مقرب ہین) جو قدوس قدوس کہتے رہتے ہین

باب پنجم

(۱) جو تخت پر بیٹھا تھا مین نے اوسکے دہنے ہاتھ مین ایک کتاب دیکھی جو
اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اوسے سات مہرین لگا کر بند کیا گیا تھا
(۲) پھر مین نے ایک زورآور فرشتے کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا کہ
کون اس کتاب کو کھولنے اور اوسکی مہرین توڑنے کے لائق ہے۔
(۳) اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے اوس کتاب کو
کھولنے یا اوسپر نظر کرنیکے قابل نہ نکلا۔

(۴) اور مین اِس بات پر زار زار رونے لگا کہ کوئی اس کتاب کے کھولنے یا اوسپر نظر کرنیکے لائق نہ نکلا۔

(۵) تب اون بزرگوںمین سے ایکنے مجھسے کہا کہ تُو نہین دیکھ یہودہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داود کی اصل ہے اوس کتاب اور اوس کی ساتون مہرون کے کھولنے کیلئے غالب آیا۔

(۶) اور مین نے اوس تخت اور چارون جانداروں اور بزرگون کے بیچ مین ایک ذبح کیا ہوا برہ کھڑا دیکھا اوسکے سات سینگ اور سات آنکھین تھین۔ یہ خدا کی ساتون روحین ہین جو تمام روے زمین پر بھیجی گئی ہین۔

(۷) اوس نے آکر تخت پر بیٹھے ہُوے کے داہنے ہاتھ سے اوس کتاب کو لیا

(۸) اور جب اوس نے کتاب لی تو وہ چارون جاندار اور چوبیسون بزرگ اوس برہ کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ مین بربط اور عود سے بھرے ہوے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسون کی دعائین ہین

(۹) اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کے لینے اور اوسکی مہرین کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تونے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور اُمت اور قوم مین سے خدا کیواسطے لوگون کو خرید لیا۔

(۱۰) اور اون کو ہمارے خدا کیلئے ایک بادشاہت اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہین۔

(۱۱) اور جب مین نے نگاہ کی تو اوس تخت اور اون جاندارون اور بزرگون کے گرداگرد بہت سے فرشتون کی آواز سنی جنکا شمار لاکھون اور کرورون تھا۔

(۱۲) اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔

(۱۳) پھر مین نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوق کو یعنے ساری چیزون کو جو اونمین ہین یہ کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اوسکی اور برہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالاباد رہے۔

(۱۴) اور چارون جاندارون نے آمین کہی اور بزرگون نے گرکے سجدہ کیا۔

شرح

(۱) جو تخت پر بیٹھا تھا مین نے اوسکے دہنے ہاتھ مین ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اوسے سات مہرین لگاکر بند کیا گیا تھا۔

فرشتے کی ہدایت کے مطابق آیندہ ہونیوالی واقعات مین سے

خدا کے داہنے ہاتھ والی کتاب سے مراد قرآن مجید ہے جو مذکورہ بشارت
کے تقریباً چھ سو برس بعد نازل ہونیوالا تھا اور ہوا۔ اور دیگر مشرح
نشانات اور علامتیں جو دیگر آیات مین مذکور ہین وہ سب قرآن
مجید سے ٹھیک مطابق ہوتی ہین کسی دوسری کتاب پر چسپان
نہین کی جا سکتی ہین۔

مذکورہ سات مہرون سے مراد سات دور ہین جو نزول قرآن
سے لیکر قیامت کبریٰ تک ختم ہون گے۔ ان مہرون کے کھلنے کی
تفصیل چھٹے باب سے لیکر آٹھوین باب تک ہے جس سے ثابت
ہوتا ہے کہ قرآن مجید قیامت کبریٰ تک کیلئے ابدی ہے اسکے بعد
اب کوئی کتاب خدا آنیوالی نہین ہے۔

جب آنحضرت صلعم نے لوگون کو قرآن مجید پر ایمان لانے کی
دعوت دی تو منکرین قرآن نے یہ اعتراض کیا کہ محمد اپنے رب
کی طرف سے کوئی نشانی لیکر کیون نہ آیا وقالوا لولا یاتینا بایۃ من
ربہ تو خدا نے مذکورہ اعتراض کا یہ جواب دیا اولم تاتہم بینۃ
ما فی الصحف الاولیٰ (سورہ طہ۔ ۱۳۳) کیا اونکے پاس صحف
اولیٰ کی بشارات نہین پہونچین۔ یعنے صحف اولیٰ کی بشارات
کو خدا نے قرآن کے منزل من اللہ ہونیکے ثبوت مین واجب العمل

قرار دیا ہے۔ ناظرین سے التجا ہے کہ سورہ طٰہٰ کی مذکورہ آیت پر غور
کریں اور ذہن مین رکھین۔

صحف اولیٰ مین انجیل عیسےٰ ابدی اور واجب العمل ہی جیسا
کہ شروع مین قرآن مجید سے ثابت کیا جاچکا ہے اور آج بھی انجیل
مین قرآن کے منزل من اللہ ہونیکی وہی بشارت موجود ہی جس کا
خدانے مذکورہ بالا آیت قرآن مین حوالہ دیا ہے اور جو ناظرین
پڑھ رہے ہین۔

خدانے قرآن مجید مین قرآن کے منزلِ من اللہ ہونیکی بشارتِ
انجیل کا حوالہ اسطرح بھی دیا ہے۔ ولقد اتینٰک سبعا من
المثانی والقران العظیم (الحجر - ۸۷) اے محمد مین نے تم ہی کو سات
مثانی اور قرآن عظیم دیا ہے یعنے جس کتاب خدا اور سات مہرین
کی بشارت انجیل عیسےٰ مین ہے اے محمد مین نے تم ہی کو دی ہین۔
مذکورہ آیت قرآن مین مثانی ثانی سے نہین بلکہ ثنا سے مشتق
ہوا ہے جیسا کہ آیۂ ذیل سے ظاہر ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتٰب متشابھا مثانی الخ یہ آیت
انجیل عیسےٰ کے بابت ہو۔ ثنا کے معنے ہین تعریف بطرح باشد یا بذم
یعنے کسی شخص یا شئے کا تعارف اوسکی اچھائیون یا برائیون سے

کرانا۔ انجیل عیسٰے علیہ السلام مین اچھون کا تعارف اُونکی اچھائیون سے کرایا ہے اور برون کا تعارف اونکی برائیون سے کرایا ہے۔ عـلہ

سبعامن المثانی سے مراد قرآن کا سورہ فاتحہ لینا غلط اور بہتان ہے کیونکہ مذکورہ آیت قرآن مین سبعامن المثانی اور قرآن دو جدا چیزین بتائی گئی ہین اور سورہ فاتحہ جزو قرآن ہے۔ سورہ حمد کی کل چھ آئتین ہین۔ تین حمد خدا مین ہین اور تین دعائیہ ہین۔ یہ سب مثانی نہین ہین۔ بسم اللہ سورہ حمد کی آیت نہین ہے بسم اللہ کا نزول سورہ نمل مین ہوا ہی۔ انہ من سلیمان۔ انہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اہل مدینہ بصرہ اور شام بسم اللہ کو آیت سورہ حمد نہین تسلیم کرتے تھے۔ موجودہ نسخہ قرآن جسوقت جمع کیا گیا ہے اسوقت سورہ حمد کے ۱۲۳ حروف شمار کئے گئے تھے مذکورہ ۱۲۳ حروف مین بسم اللہ کے حروف شامل نہین ہین یہ ثبوت ہی کہ اوسوقت جمہور نے آیہ بسم اللہ کو جزو سورہ حمد نہین مانا تھا۔ ہر وہ تفسیر جو کتاب خدا کے خلاف ہو اور اوسکی تائید کتاب خدا سے نہو غلط ہی بہتان ہے۔

خدا نے قرآن مجید مین دوسرے موقع پر قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونیکے ثبوت مین مذکورہ بشارات انجیل عیسٰے کا یون حوالہ دیا ہے

عـلہ اور کوئی کتاب خدا دوبارہ نازل نہین ہوئی۔ سورہ الحمد کی لکہی ابتک منقول نہین ہوئی ہی اور مذکورہ کتاب کل منتخب ہی بتاؤ کہ

وانه لتنزيل من رب العالمين نزل به الروح الامين على قلبك
لتكون من المنذرين بلسان عربي مبين وانه لفي زبر الاولين
(شعراء - ۱۹۶) یہ قرآن ہے اوتارا ہوا تمام جہان کے رب کا۔ اسکو
لے اوترا فرشتہ معتبر تیرے قلب پر تاکہ تو ہو ڈرانے والا۔
صاف عربی زبان مین۔ اسکی بشارت اگلی کتاب مین موجود ہے
اگلی کتاب سے مراد انجیل عیسٰے ہے جس کی بشارت قرآن مجید کے
متعلق ناظرین کے سامنے پیش کر دی گئی ہے جس کا حوالہ خدا نے
مذکورہ آیت مین بھی دیا ہے۔

(۲) پھر مین نے ایک زور آور فرشتے کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا
کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اوسکی مہرین توڑنے کے لائق ہے؟
(۳) کوئی شخص زمین پر یا آسمان پر یا زمین کے نیچے اوس کتاب کو کھولنے
یا اوسپر نظر کرنیکے لائق نہ نکلا۔
(۴) اور مین زار زار اس بات پر رونے لگا کہ کوئی اس کتاب کو کھولنے
یا اوس پر نظر کرنیکے لائق نہ نکلا۔
(۵) تب اون بزرگوں مین سے ایک نے مجھ سے کہا کہ مت رو۔ دیکھ یہوداہ
کے قبیلہ کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے اوس کتاب اور اوس کی
ساتوں مہروں کے کھولنے کیلئے غالب آیا۔

انجیل عیسےٰ کے چوتھے باب مین بتا یا گیا ہے کہ تخت رب العالمین کے ارد گرد چوبیس انبیا اولو العزم اور دیگر مقدس روحین موجود تھین مگر فرشتے کی منادی کرنے پر کسیکی ہمت نہ پڑی کہ خدا کے داہنے ہاتھ والی کتاب قرآن کو لے اور اوسکی مہرین کھولنے کیلئے غالب آئے۔ بتایا گیا ہے کہ صرف ایک روح مقدس غالب آئی جسکا نام یہودہ کے قبیلہ کا ببر بتایا ہے۔

حضرت یعقوب کے بیٹے کے نام کا عربی تلفظ یہودہ ہے عبرانی جو واز ہے اور یونانی آئی او واز ہے اسکے معنے ہین تعریف کیا گیا عربی مین اسکا ہم معنے لفظ محمد ہے۔

مذکورہ آیت انجیل مین یہودہ کے قبیلہ کا ببر لکھا ہے یعنی تعریف کئے گئے ہوؤن مین کا زیادہ تعریف کیا گیا ہو جس کا عربی مین ہم معنی لفظ احمد ہے یہی وہ مقام ہے جس کا قرآن مین حوالہ دیا گیا ہے۔

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (الصفت ۶)

انجیل عیسےٰ عربی زبان مین نازل نہین ہوئی ہے احمد کا لفظ اسمین نہین ہو سکتا ہے مگر اوسکے ہم معنے الفاظ آج بھی اوسمین موجود ہین مسلمانون کا یہ کہنا کہ نصاریٰ نے انجیل عیسےٰ علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کا نام نکال ڈالا ہے غلط ہے۔

معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ جناب رسالتماب کا نام قرآن میں محمد ہے اور انجیل عیسٰے میں نام احمد ہے۔ یہ دو نام ہیں۔ اس اختلاف سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔

مذکورہ شبہ ذہنیت کے بدل جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے آجکل مسلمانوں میں جو نام رکھے جاتے ہیں وہ بچے کے صفات کا اندازہ کر کے نہیں رکھے جاتے ہیں بلکہ زیادہ تر برکت یا یادداشت کیلئے رکھے جاتے ہیں مثلاً محمد حسین، منگلو، بقر عیدی وغیرہ

زمانہ سابق میں روشن دماغ لوگ بشرہ اور آثار پر غور کر کے نام رکھتے تھے اور برعکس نہند نام زنگی کافور کو معیوب سمجھتے تھے۔

خدا کے جتنے نام ہیں وہ اصل میں صفات خدا ہیں کسی عزت یا بڑائی کی غرض سے خدا کے نام نہیں رکھے گئے ہیں جناب رسالتماب کا نام بھی اصل میں صفت ہے، جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے چچا نے جو نہایت روشن دماغ تھے آپ کے آثار اور انوار پر غور و فکر کر کے آپ کا نام محمد رکھا جس کے معنے ہیں تعریف کیا گیا یہ صفت تمام صفات حسنہ کی حامل ہے حضرت ابوطالب کی بشرہ شناسی میں چونکہ تائید غیبی شامل تھی اس وجہ سے حقیقت کا اظہار ہوا کیونکہ خدا نے بھی اس میں ترمیم نہیں کی اور کفار بھی آنحضرت صلعم کو قبل بعثت

کو محمد ہونیکا اہل مان گئے۔ کفار آپکو آمین جانتے تھے۔ اور صادق جانتے
تھے۔ خدا آپکی تعلیم اور تربیت کرتا گیا یہان تک کہ آپ نبوت کے
درجہ پر فائز ہوئے اور آخر مین احمد ہو گئے یعنے زیادہ تعریف
کئے گئے ہوئے۔ یہ انتہائی ترقی تھی۔ اسلئے محمد اور احمد دو نام
نہین ہین اور نہ دو جدا صفات مین بلکہ ایک ہی صفت ہے
جسکی ابتدا محمد ہے اور انتہا احمد ہے۔ قرآن مین خدا نے جو محمد کے
لفظ سے ذکر کیا ہے وہ صفت کی ابتدا ہے اور انجیل عیسےٰ علیہ السلام
مین جو احمد کے لفظ سے خبر دی ہے وہ انتہا صفت کے ساتھ
بشارت ہے۔

(۶) اور مین نے اوس تخت اور چارون جاندارون اور بزرگونکے
بیچ مین گویا ایک ذبح کیا ہوا برہ کھڑا دیکھا اوسکے سات سینگ اور
سات آنکھین تھین یہ خدا کی سات روحین ہین جو تمام روئے زمین پر
بھیجی گئی ہین۔

(۷) اور اوس نے آکر تخت پر بیٹھے ہوئے کے ہاتھ سے اوس کتاب کو لے لیا

مذکورہ آیت مین ذبح کئے ہوئے برہ سے مراد امام حسین ہیں
جنھون نے مبشرہ مہینے اور مبشرہ تاریخ اور مبشرہ مقام پر ذبح
ہو کر انجیل عیسےٰ کے مذکورہ باب کی ہر مبشرہ نشان کو ادرستہ ہوین

باب کے ہر مبشرہ نشان کو جنکی تعداد تقریباً ۷ ہوتی ہے پورا کر کے قرآن کا منزل من اللہ ہونا ثابت کر دیا اور متقین کو قرآن کے منزل من اللہ ہونے کا یقین دلایا جو اُنکے لئے باعث نجات اور بخشش ہوا یہ مطلب اور طریقہ تھا خدا کے ہاتھ سے کتاب یعنے قرآن کو سے لینے کا۔

امام حسین ذبح نہ ہوتے تو انجیل عیسےٰ علیہ السّلام کے مذکورہ ابواب کے مبشرہ نشانات پورے نہ ہوتے اور خدا نے قرآن کے منزل من اللہ ہونیکا ثبوت جو بشارات مذکور کو قرار دیا ہے وہ ناقص ہو جاتا اور متقین کے ماننے کیلئے کوئی دلیل یا حجت باقی نہ رہتی۔

مذکورہ چھبیس آیت مین ذبح کئے ہوئے برہ امام حسین کے سات سینگ اور سات آنکھون سے جو خدا کی سات روحین بتائی گئی ہین وہ یہ ہین، احمد مجتبیٰ صلعم، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، محسنؑ، زین العابدینؑ یہ ساتون خدا کی روحین ذبح امام حسین تک روے زمین پر آچکی تھین۔ امام محمد باقر ذبح امام حسین کیوقت کربلا مین موجود تھے اور پانچ سال کے تھے قرآن کی آیہ تطہیر ان حضرت کی تقدیس کرتی ہے۔ لہذا البدنزول انجیل عیسےٰ اور قرآن خدا کی مذکورہ سات روحون سے صرف یہی حضرات مراد ہو سکتے ہین اور خدا کی آٹھوین روح امام حسین ہین جنکا رشتہ مذکورہ ساتون روحون سے ایسا ہی ہے جیسا

کا ہے جیسا کسی برہ کو اپنے سینگ اور آنکھون سے ہوتا ہے۔
ناظرین کے ذہن نشین رہے کہ انجیل عیسےٰ علیہ السلام مین جتنی نشانات قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونیکے ثبوت مین بتائے گئے ہین وہی سب انحضرت صلعم کے نبی برحق اور سرور انبیا ہونیکے ثبوت ہین اور وہی سب امام حسین کے صف انبیا رمین سید الشہدا ہونیکے ثبوت ہین۔

خدا نے جناب موسی کی معرفت امام حسین
کے ذبح ہونیکی مہینے اور تاریخ کی خبر دی ہے،

کتاب موسیٰ۔ اخبار ۱۶: ۲۹ و ۳۰ " اور یہ تمہارے لئے دائمی قانون ہوگا کہ ساتوین مہینے کی دسوین تاریخ تم مین سے ہر ایک خواہ وہ ہمارے دیس کا ہو خواہ پردیسی جسکی بود و باش تم مین ہے وہ اپنی جان کو دکھ دے اور کسی طرح کا کام نہ کرے کیونکہ اوس روز تمہارے واسطے تمہاری پاکیزگی کیلئے کفارہ دیا جائیگا تاکہ تم اپنے سارے گناہون سے خدا کے آگے پاک ہو جاؤ "۔ (توریت)
عبرانی ساتوین مہینے کی دسوین تاریخ مطابق ہے محرم کی دسوین تاریخ کے جس کو یوم عاشور کہتے ہین۔ یہودی یوم عاشورہ اپنی جان کو دکھ دینے کیلئے روزہ رکھتے تھے اور رسول خدا بھی یوم عاشورا روزہ رکھتے تھے۔

یہ غلط ہے کہ یوم عاشور عید کا دن تھا۔ ہر عید کے دن روزہ حرام ہے اور رسول خدا نے عاشور کے دن روزہ رکھا ہے یہ ثبوت ہی کہ یوم عاشور عید کا دن نہ کبھی تھا اور نہ آج ہے بلکہ بحکم خدا جو موسیٰ پر نازل ہوا جان کو دکھ دینے اور غم منانے کا دن ہے۔ کیونکہ توریت شریف مین شب عاشور سے جو امام حسین کی قتل کی رات ہی غم منانیکا حکم ہے کتاب موسیٰ احبار ۲۳: ۲۶-۳۳- پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا ساتوین مہینے مین بھی اور اوسکے دسوین روز کفارہ دینے کا دن ہوگا تمہاری مقدس جماعت ہوگی تم اوس دن اپنی جانوں کو غمزدہ بناؤ اور خداوند کے لیے آگ سے قربانی گذرانو۔ تم عین اوسی دن کوئی کام نہ کرنا کیونکہ وہ کفارہ کا دن ہے کہ تم اپنے خداوند خدا کے آگے اپنے لیے کفارہ دو جو کوئی انسان عین اوسدن غمگین نہ ہوجائیگا وہ اپنی قوم سے کٹ جائے گا اور جو انسان عین اوس دن کوئی کام کرے گا مین اوس انسان کو اوسکی قوم سے فنا کردونگا تم کسی طرح کا کام نہ کرنا یہ تمہارے سارے گھروں مین تمہارے قرنوں کے لیے قانون ابدی ہوگا۔ یہ تمہارے لیے سبت آرام کرنیکا ہوگا تم آپکو غمگین بنائیو۔ تم اوس مہینے کی نوین دن کی شام سے دوسری شام تک اپنے آرام کا وقت مان لیجیو۔ (توریت)

مذکورہ حکم توریت میں آرام کیوقت سے مراد یہ ہے کہ کاروبار بند کرکے غم منائو عزاداران حسین واقعات کربلا کیوجہ سے شب عاشور جاگتے ہیں اور ماتم کرتے ہیں اور اس طرح مطابقت ہو جاتی ہے توریت کی مذکورہ حکم کی بھی۔

{ جناب یرمیاہ نبی نے ذبح کئے ہوئے برہ امام حسین کے ذبح ہونیکے مقام کی خبر دے دی ہے }

صحیفہ جناب یرمیاہ ۴۶ : ۱۰ کیونکہ خداوند رب الافواج کیلئے اتر کی سرزمین میں دریائے فرات کے کنارے ذبیحہ مقرر ہے۔

مذکورہ آیت میں ذبیحہ سے مراد ذبح کئے ہوئے برہ امام حسین کا ذبح کیا جانا ہے۔ مذکورہ آیت میں اوسکا محل وقوع دریائے فرات کا کنارہ بتایا ہے اور امام حسین دریائے فرات کے کنارے ذبح کئے گئے۔

حضرت ابراہیم سمجھے تھے کہ حضرت اسمٰعیل کا ذبیحہ خداوند رب الافواج کو منظور ہے مگر وہ بدل گیا ذبح عظیم یعنی ذبح امام حسین سے جو اوسوقت پشت اسمٰعیل علیہ السلام میں موجود تھے اور حضرت اسمٰعیل ذبح نہیں ہوئے جناب یرمیاہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل کے تقریباً ۱۳ سو برس بعد مبعوث ہوئے اور وہ خدا کی طرف سے خبر دیتے ہیں اسی ذبح عظیم کی دریائے فرات کے کنارے واقع ہونیکی اور وہ ذبیحہ

یعنے ذبح امام حسین تقریباً آٹھ سو برس بعد اوسی دریائے فرات کے کنارے بشرہ مہینے اور تاریخ اور مقام پر واقع ہوا۔ انجیل عیسے علیہ السلام کے پانچوین اور ستر ہوین باب مین ذبح امام حسین کی بشارت ہی اور مقام ذبح سرزمین بابل بتاتی ہے جو اب کربلا کے نام سے مشہور ہے جو دریا فرات کے کنارے اور قریب شہر کے تاریخی نشانات بتائے گئے ہین جو صرف امام حسین ہی پر منطبق ہوئے اور اس عالم مین کسی دوسرے شخص پر چسپان نہین کئے جا سکتے جو ناظرین کے سامنے پیش کیے جا رہے ہین اور آیندہ پیش کئے جاوینگے۔

(۸) اور جب اوس نے کتاب لے لی تو وہ چارون جاندار اور ملائکہ مقربین اور چوبیسون بزرگ (انبیاء اولو العزم) اوس برہ کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ مین بربط اور عود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسون کی دعائین ہین۔ (مکاشفہ)

آیت مذکور کا مطلب یہ ہے کہ عالم ارواح مین جب امام حسین نے ذبح ہو کر قرآن مجید کے لے لینے کا اقرار کر لیا تو مذکورہ انبیاء اور ملائکہ نے کامیابی کی دعائین دین۔ کیونکہ یہ اولاد آدم مین ایک بہت بڑا اور لاثانی کام تھا۔

محدثین بیان کرتے ہین کہ اسیری جناب زینب کی خبر ...ج

امام حسین نے سکوت کیا تھا جب جناب رسالتمآبؐ نے سمجھایا کہ امت کی بخشش ہوگی تو امام حسینؑ نے سکو بھی قبول کرلیا اپنے بعد کیلیئے۔
جناب رسالتمآب کو خدا نے علاوہ دیگر صحف کے انجیل عیسےٰ کی بھی تعلیم دی اور رسالتمآبؐ کو مبشرہ ذبح کئے ہوئے برہ سے امام حسین کا اور اس سلسلہ مین اور بہت سی باتون کا علم تھا۔ جناب ام سلمہ کو زمین کربلا کی مٹی دیگئے تھے اور فرما گئے تھے کہ جب یہ مٹی سُرخ ہوجاے تو سمجھ لینا کہ شہادت امام حسین کا وقوع ہوگیا یعنے آنحضرت صلعم سمجھ گئے تھے کہ ام سلمہ شہادت امام حسین کے بعد بھی زندہ رہینگی۔ اور مذکورہ مٹی سُرخ ضرور ہوجائیگی اور وہی ہوا۔
(۹) اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اوس کی مہرین کھولنے کی لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اہل زبان امت اور قوم مین سے خدا کیواسطے لوگونکو خرید لیا۔ (مکاشفہ)
(۱۰) اور اون کو ہمارے خدا کیلیئے ایک بادشاہت اور کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہت کرتے ہین۔ (مکاشفہ)
(۱۱) اور جب مین نے نگاہ کی تو اوس تخت اور چار دن جاندارون اور بزرگون کے گرداگرد بہت سی فرشتون کی آواز سنی جن کا شمار لاکھون اور کرورون تھا۔ (مکاشفہ)

(۲۱) اور زندہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت عزت اور تمجید اور حمد کے لایق ہے۔ (مکاشفہ)

اکثر انبیاء شہید راہ خدا ہوئے ہین لیکن جو حمد و تمجید امام حسین ؑ کی مذکورۂ بالا آیات مین مذکور ہے ویسی کسی نبی کی کسی صحیفہ یا کتاب اللہ مین مذکور نہین ہے یہ ثبوت ہے کہ امام حسین علیہ السّلام انجیل عیسٰی کی بشارات کے مطابق شہداء انبیاء مین سید الشہداء ہین۔ جو مصائب شکر کے ساتھ برداشت کرکے اُمّت مین شہید ہوے اوسکی دُوسری مثال صف انبیاء مین نہین ملتی ہے۔

ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (بقرہ۔ ۱۵۵) اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو حالت خوف مین۔ بھوک اور پیاس مین مال اور جانون کے نقصان مین اور ثمرات مین۔ خدا نے اپنے سب بندون کو مذکورہ قانون کی تحت موافق اونکے نفسون کی وسعت کے آزمایا ہے اور آزماتا ہے انبیاء کی آزمائش سخت تر ہوتی ہے۔

حضرت اسمٰعیل اور ابراہیم کی جب آزمائش ہونیکو ہوئی تو ایجاب و قبول کیوقت حضرت اسمٰعیل نے کہا ستجدنی ان شاء اللہ من الصٰبرین (الصٰفٰت ۱۰۲) انشاء اللہ آپ مجھکو صبر کرنیوالون سے پائیگا۔

یہ نہیں کہا ستجدنی انشاء اللہ من الشکرین۔ انشاء اللہ آپ مجھکو شکر کرنیوالوں میں سے پائیے گا۔

حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرتے کیوقت اپنی آنکھوں پرپٹی باندھ لی تھی یعنے آنکھیں تاب نظارہ کے لائق معلوم نہوئیں اس لئے اون کو بند کرلیا۔ خدا نے ذبح اسمٰعیل علیہ السّلام کو ذبح عظیم یعنے ذبح امام حسین سے جو اُسوقت پشت اسمٰعیل میں موجود تھے بدل دیا۔ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح ہونیسے بچالیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آزمائش کا وقت آیا متی ۲۶: ۳۸ "اسوقت اوس نے اون سے اشاگردوں سے، کہا میری جان نہایت غمگین ہے یہان تک کہ میرے مرنیکی نوبت پہونچ گئی ہے" (۳۹) پھر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی "اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھسے ٹل جائے تاہم میں چاہتا ہون ویسا نہیں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہو" (۴۱) شاگردون سے کہا کہ اوٹھکر دُعا مانگو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ انبیاء کے آداب دعا یہ ہیں کہ خدا سے دعا کرنا عبادت ہے مگر خدا کی مرضی کے خلاف اصرار کرنا بے ادبی ہے، اسلیے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے صلیب اور تکلیف دہ مصائب سے بچنے کیلئے دُعا کی اور شاگردون کو بھی آزمائش میں نہ پڑنے کیلئے

دُعا کرنیکا حکم دیا تاہم درگاہ رب العزت مین یہ بھی عرض کیا کہ جو مین چاہتا ہون ویسا نہین بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہو۔
خدا نے حضرت عیسیٰ کی دُعا کو قبول کر لیا اور اون کو صلیب سے بچا لیا اور اونکی شبیہ بنا دی جسپر مشترہ مصائب پورے ہوی اور صلیب دی گئی۔

امام حسین علیہ السلام سے اور فوج یزید سے لڑائی اس امر پر ہوئی تھی کہ فوج یزید امام حسین سے بیعت یزید چاہتی تھی اگر امام حسین یزید کی بیعت کر لیتے تو لڑائی ختم تھی خدا کیطرف سے کوئی جبر نہ تھا اور امام حسین کے دنیاوی مراتب مین کبھی فرق نہ آتا یا بن رسول اللہ ہی کہے جاتے۔ مگر مثل اسمعیل علیہ السلام کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتحان مین شرکت نہ ہوتی۔

ہزارون دشمنون کے مقابلہ مین صرف ۷۲ نفوس تھے جن مین سب سے کمسن حضرت علی اصغر تھے جنکی عمر چھ ماہ کی تھی اور سب سے زیادہ سن دار مسلم ابن عوسجہ تھے جو پیرانہ سالی کیوجہ سے بہت معذور تھے امام حسین کو یہ جنگ قانون فطرت کی تحت لڑنا تھی۔ ملائکہ اور اجنہ شریک نہین ہو سکتے تھے۔ کیونکہ یہ خدا کا اِمتحان تھا۔ بھوکا اور پیاسا ہی ذبح ہونا مقررہ مصائب کی ماتحت۔ امتحانکی شرائط نہین

یزیدی فوج نے امام حسین سے بیعت حاصل کرنے کی غرض
سے دریائے فرات پر قبضہ کر کے امام حسین پر پانی بند کر دیا تھا تاکہ
عورتوں اور بچوں کی پیاس کی بیچینی سے متاثر ہو کر امام حسین یزید
کی بیعت کرلیں۔ یہ زمانہ عراق کی چل چلاتی گرمیوں کا تھا مگر
امام حسین نے بیعت نہیں کی۔

امام حسین کے چھ مہینے کے بچے حضرت علی اصغر کی پیاس سے
حالت خراب ہوئی ماں کا دودھ صدموں اور خوف سے خشک ہوگیا
تھا۔ امام حسین اوس بچے کو ہاتھوں پر لیکے فوج یزید کے سامنے گئے
اور کہا کہ یہ بچہ معصوم ہے پیاس سے اسکی حالت خراب ہے اسکو تھوڑا
سا پانی پلادو۔ جواب میں تیر مارا گیا جس نے بچے کے گلے کو چھید دیا
بچہ شہید ہوگیا مگر امام حسین نے خدا کے حضور مذکورہ امتحان کے نرم
ہونیکی بھی خواہش ظاہر نہیں کی۔ بلکہ ہر مصائب پر امتحان میں
ثابت قدم رہنے کیلئے خدا سے اعانت کی دعا کی۔ نوجوان بیٹا تین
دن کا بھوکا پیاسا آنکھوں کے سامنے قتل ہوا لاش اٹھا کر لائے
اور دوسرے شہداء کے لاشوں کے پاس رکھی اسطرح امام حسین نے
شکر کیساتھ تمام مصائب برداشت کر کے فتح ہو کر اوس حمد اور تمجید کے
مستحق ہوئے جو مذکورہ بالا آیات انجیل میں مذکور ہیں۔

(۱۳) پھر مین نے آسمان اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوق کو یعنے ساری چیزون کو جو انین مین یہ کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اوسکی اور برّہ کی حمد عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے۔
(۱۴) اور چارون جاندارون نے آمین کہی اور بزرگون نے گر کر سجدہ کیا۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیات مین انبیار اور ملائکہ نے امام حسین کی تقدیس اور تمجید کے ہمیشہ جاری رہنے کیلئے دعا کی ہے اسوقت خشکی اور تری پر شیطان بڑے غصہ مین اپنا کام کر رہا ہے پھر بھی امام حسین کی یادگار تمام یادگارون سے بہت زیادہ منائی جاتی ہے۔ غیر مسلمین بھی امام حسین کی یادگار قائم کرتے ہین اور حمد و تمجید کرتے ہین۔

نصاریٰ اس سے انکار نہین کر سکتے کہ واقعہ صلب کے ۹۰ برس بعد جبکہ ساتون کلیسائین قائم ہو چکی تھین مذکورہ واقعات دکھائے گئے اور فرشتے نے بتادیا کہ یہ آئندہ ہونیوالے واقعات ہین اسلئے انجیل مذکور کے بشرہ واقعات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یا کلیساؤن کے راہ نماؤن سے کوئی نسبت نہین ہو سکتی۔
یہ معجزہ ہے اسمین شیطان عاجز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی غیبت کبریٰ کے بعد قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری کتاب خدا کا نازل ہونا جو کسی دوسرے احمد پر نازل ہوئی ہو پیش نہیں کرسکتا اور سوائے امام حسین علیہ السلام کے کسی دوسرے شخص کا مبشرہ مہینہ تاریخ اور مقام پر دریائے فرات کے کنارے ذبح ہونا ثابت نہیں کرسکتا اور وقت ذبح تک کسی دوسری خدا کی سات روحوں کا وقت مقررہ تک آنا ثابت نہیں کرسکتا۔

انجیل عیسٰے کے سترہویں باب میں مبشرہ ذبح کیئے ہوئے برّہ یعنے امام حسین سے اور آٹھویں حیوان یعنے یزید کے دس فوجی افسروں سے سرزمین بابل پر جو اب کربلا کے نام سے مشہور ہے جنگ کی بشارات ہیں جن میں تقریباً چالیس تاریخی نشانات بتائے گئے ہیں جو عدل اور انصاف کے ساتھ پورے ہوئے ہیں کسی غیر پر منطبق نہیں کیئے جاسکتے اور نہ یہ شیطان کی امکان میں ہے کہ وہ شفقین کو یقین دلادے کہ مبشرہ واقعات ابھی ہوے نہیں ہیں کیونکہ وہ آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں۔ شیطان مجبور ہے۔ صرف وہ یہی کرسکتا ہے کہ نصاریٰ کو اور مسلمانوں کو اپنی ترکیبوں سے انجیل عیسٰے علیہ السلام سے برگشتہ اور بے خبر رکھے۔

اب ہم مذکورہ بشارات کے بعد رسول خدا اور اُون کے

معصوم ساتھیون کی بشارات جن کی خدا نے انجیل عیلےمین موجود ہونے کی قرآن مجید مین خبر دی پیش کرتے ہین۔ محمد رسول اللہ والذین معہ........ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل (فتح ۲۰ و ۲۹) محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور جو لوگ اوس کے ساتھ ہین سخت ہین اوپر کفار کے۔ رحمدل ہین آپس مین دیکھتا ہے تو اون کو رکوع کرنے والا سجدہ کرنے والا۔ چاہتے ہین فضل اللہ کا اور رضامندی اللہ کی نشانی اُون کی بیچ موہون اُون کے کے ہے۔ سجدہ کے اثر سے یہ مثال اُون کی توریت مین موجود ہے یہ مثال اونکی انجیل مین مذکور ہے۔ (قرآن کریم)

مذکورہ آیات قرآن مین غور طلب یہ ہے کہ رسول خدا کے مذکورہ ساتھیون کے چہرے پر سجدہ کے اثر سے کیا نشانی نمایان تھی جس کی مثال کا مذکور ہونا توریت اور انجیل مین بھی خدا نے بتایا ہے۔ کیا وہ سیاہ گھٹے تھے جو اکثر نمازیون کے ماتھے پر پڑجاتے ہین اور بعض لوگ ارادتاً بنا لیتے ہین۔ یا کچھ اور نشان تھے۔؟

سورۂ تحریم مین ہے۔ والذین آمنوا معہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ رسول کے

نور اون کا پھیلتا ہے آگے اُون کے اور داہنے اُون کے۔ رسول خدا کے ساتھ ایمان لانے والون کا یہ نور بھی ایک مخصوص اور ممتاز نشان ہے۔ مذکورہ نور کا منبع چہرہ اور چہرے مین پیشانی ہوسکتا ہے اور سبب پیدائش نور عبادت اور عبادت مین سجدہ ہوسکتا ہے لہذا سورہ فتح کی مذکورہ آیات مین سجدہ کے اثر سے گھٹا مراد نہین ہے بلکہ مذکورہ نور ہے جو سورہ تحریم مین مذکور ہے۔

اس گئے گذرے زمانہ مین بھی اکثر عبادت گذار لوگون کے چہرے پر جب نظر پڑتی ہے تو دل بول اٹھتا ہے کہ فلان کے چہرے پر نور ہے۔ حقیقت کا انحصار انجیل پر ہے کیونکہ وہ کتاب خدا ہے جو کیفیت رسول خدا کے ساتھیون کی انجیل عیسےٰ مین لکھی ہوئی ہو وہی مذکورہ آیت قرآن مین مراد ہی۔

(انجیل عیسےٰ۔ کتاب مکاشفات)

۱۲۔ باب

(۱) پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا یعنے ایک عورت نظر آئی جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے تھی اور چاند اوسکے پاؤن کے تلے تھا اور بارہ ستارون کا تاج اوس کے سر پر۔

(۲) وہ حاملہ تھی اور درد زہ مین چلاتی تھی اور بچہ جننے کی تکلیف مین تھی
(۳) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا یعنے ایک بڑا لال اژدہا اوسکے سات سر اور دس سینگ تھے اور اوسکے سرون پر سات تاج
(۴) اور اوسکی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچکر زمین پر ڈال دئے وہ اژدہا اوس عورت کے سامنے جا کھڑا ہوا جو جننے کو تھی تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچہ کو نگل جائے"
(۵) اور وہ بیٹا جنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت کرے گا اور اوس کا بچہ یکایک خدا اور اوس کے تخت کے پاس تک پہونچا دیا گیا۔
(۶) اور وہ عورت اوس بیابان کو بھاگ گئی جہان خدا کی طرف سے اوس کے لئے ایک جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کیجائے۔
(۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے اژدہے سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اوسکے فرشتے اون سے لڑے۔
(۸) لیکن غالب نہ آئے اور اوس کے بعد آسمان پر اونکے لیے جگہ نہ رہی
(۹) اور وہ بڑا اژدہا یعنے وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا اور اوسکے

فرشتے بھی اوس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔

(۱۰) پھر مین نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز آتی سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہت اور اوسکے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا کیونکہ ہمارے بھائیون پر الزام لگانے والا جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اون پر الزام لگایا کرتا ہے گرا دیا گیا۔

(۱۱) اور وہ برّہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اوس پر غالب آئے اور انھون نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا یہان تک کہ موت بھی گوارا کی۔

(۱۲) پس اے آسمانون اور اون کے رہنے والون خوشی مناؤ اے خشکی اور تری تم پر افسوس ہے کیونکہ ابلیس بڑے غصہ مین تمہارے پاس اوتر کر آیا ہے اس لئے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔

(۱۳) اور جب اژدہے نے دیکھا کہ مین زمین پر گرا دیا گیا ہون تو اوس عورت کو ستایا جو بیٹا جنی تھی۔

(۱۴) اور اوس عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دے گئے تاکہ سانپ کے سامنے سے اڑ کر بیابان مین اپنی اوس جگہ پہونچ جائے جہان

ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھے زمانہ تک اُسکی پرورش کی جائے گی۔
(۱۵) اور سانپ نے اُس عورت کے پیچھے اپنے مُنہ سے ندی کی طرح پانی بہایا
تاکہ اُسکو اُس ندی سے بہا دے۔
(۱۶) مگر زمین نے اُس عورت کی مدد کی اور اپنا مُنہ کھول کر اُس
ندی کو پی لیا جو اژدہے نے اپنے مُنہ سے بہائی تھی۔
(۱۷) اور اژدہے کو عورت پر غصہ آیا اور اُس کی باقی اولاد سے
جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے اور یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہے
لڑنے کو گیا۔

شرح

(۱) آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا یعنے ایک عورت نظر آئی
جو آفتاب کو اوڑھے ہوئی تھی اور چاند اُسکے پاؤں کے تلے
تھا اور بارہ ستاروں کا تاج اُسکے سر پر۔
مذکورہ آیت کے سمجھنے کے لئے پہلے آفتاب چاند اور ستاروں کے
معنے سمجھنا ضروری ہیں۔ جناب یوسف نے جب خواب میں
گیارہ ستاروں چاند اور آفتاب کو اپنے تئیں سجدہ کرتے دیکھا تو
اپنے والد جناب یعقوبؑ سے بیان کیا جناب یعقوب نے یہ جواب دیا
پیدائش ۳۷: ۱۰ یہ کیا خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے کیا میں اور

تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کے تجھے سجدہ کریں گے۔

یعنے جناب یعقوب نے آفتاب سے مراد اپنے کو سمجھا جو خدا کے رسول تھے اور چاند سے مراد اپنی زوجہ کو سمجھا جو ایک رسول کی صاحب اولاد بیوی تھیں اور ستاروں سے مراد گیارہ آل رسول جو اُن کے فرزند تھے اس واقعہ کو خدا نے سورۂ یوسف میں اس طرح بیان کیا ہے۔

جب جناب یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ لے آؤ اپنے سب گھر والوں کو اور وہ سب آ گئے وخروا لہ سجّدا اور سب جھکے طرف یوسفؑ کے سجدہ کرتے ہوے وقال یا ابت ھذا تاویل رءیای من قبل قد جعلھا ربی حقا اور کہا یوسف علیہ السلام نے ابا جان یہ میرے خواب کی تعبیر ہے یعنی آفتاب کے بجائے ایک رسول خدا اور چاند کے بجائے ایک رسول خدا کی بیوی اور گیارہ ستاروں کے بجائے گیارہ آل رسول مجھکو سجدہ کر رہے ہیں۔ توریت اور قرآن سے آفتاب کے معنی رسول خدا اور چاند کے معنے رسول خدا کی صاحب اولاد بیوی اور ستاروں کے معنی آل رسول معین ہو گئے۔

لہذا مذکورہ آیت انجیل میں آئندہ ہونے والے واقعات میں سے عورت سے مراد جناب فاطمہؑ ہیں جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے نظر آئیں یعنے نور رسالت سے از سر تا پا منور تھیں، اس صفات اور نشان کی کوئی دوسری عورت بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس عالم میں پیدا نہیں ہوئی ہے اس لئے صرف جناب فاطمہؑ ہی مراد ہو سکتی ہیں۔

اور چاند پاؤں کے تلے تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس عالم میں جناب فاطمہؑ نے قدم رنجہ فرمایا تو اپنی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کے پیٹ میں تشریف لائیں جو ایک رسول خدا کی بیوی تھیں۔ اور رسول خدا پر ایمان لاکر منور ہو گئی تھیں۔ یہ مبشرہ نشان بھی جناب فاطمہؑ ہی میں ملتا ہے

اور تاج کے بارہ ستاروں سے مراد یہ ہے کہ جناب فاطمہؑ بارہ اماموں کی ماموم ہیں از حضرت علیؑ تا مہدیؑ دیں یہ بارہوں باب علم ہیں اور امام ہیں۔ مطابق چھٹی آیت کے جناب فاطمہؑ کی خدا کی طرف سے پرورش کیجاتی ہے یعنی رزق دیا جاتا ہے وہ شہید ہیں اور زندہ ہیں اور جو زندہ ہوتا ہے وہ امام وقت کا ماموم ہوتا ہے۔ یہ نشانات بھی جناب

فاطمہ ہی میں منطبق ہوتے ہیں۔

تاج سر پر تھا سے مراد ہے کہ جناب فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ جناب رسولؐ خدانے محبت پدری سے نہیں مذکورہ خدا کی بشارت کے مطابق جناب فاطمہؑ کو جنت کی عورتوں کا سردار بتایا ہے۔ یہ نشان بھی صرف جناب فاطمہ ہی سے ملتا ہے۔

شیعوں میں مخصوص طریقے سے چودہ معصومین کی نذر دلائی جاتی ہے۔ ان میں جناب رسالتمآبؐ جناب فاطمہؑ اور بارہ امام از حضرت علیؑ تا مہدیؑ دیتے ہیں مگر جناب خدیجۃ الکبریٰ کو معصوموں میں شمار نہیں کیا جاتا ہے۔ اسکی بنیاد مذکورہ ہی بشارت انجیل پر ہے جس میں جناب خدیجۃ الکبریٰ کو چاند سے تشبیہ دی ہے جو منور ہونے کے بعد بھی دھبہ دار ہے۔ یہ غیر معصوم ہونیکا نشان ہے۔ مذکورہ بشارت انجیل سے یہ بھی ثابت ہے کہ بعد حضرت عیسیٰؑ تا قیامت کبریٰ صرف مذکورہ ہی چودہ ہستیاں معصوم ہونے والی تھیں اور اُن ہی کے اثر السجود کے نور کو انجیل میں آفتاب اور ستاروں سے تشبیہ دی ہے مذکورہ تیرہ ہستیوں نے مثل رسول خداؐ کے اس عالم میں آکر کبھی غیر خدا کے آگے سر نہیں جھکایا۔

جناب خدیجۃ الکبرا کا ایک حصہ عمر شرک مین گذرا تھا جناب رسالتماب سے عقد کرنیکے بعد توبہ کی نور ایمان سے منور ہوئین مگر سابق کا حساب کتاب مثل چاند کے دھبون کے ثمعہ ہو دہی جو بروز قیامت مٹے گا۔

لہذا بموجب انجیل عیسٰے والذین معہٗ۔ وہ لوگ جو رسول خدا کے ساتھی ہین سے مراد تیرہ معصوم یہ ہین۔ علی، فاطمہ، حسن حسین، زین العابدین، محمد باقر، جعفر صادق، موسیٰ کاظم، امام رضا، محمد تقی، محمد نقی، حسن عسکری، مہدی آخرالزمان، یہ سب مثل رسول خدا کے معصوم ہین۔ انکی عصمت پر قرآن کی آیہ تطہیر دال ہے۔

معصوم کا ساتھی غیر معصوم نہین ہو سکتا اسیوجہ سے جناب خدیجۃ الکبریٰ کو جناب فاطمہ کے پاؤن کے نیچے کمتر درجہ مین دکھایا ہے اور تیرہ بارہ ۱۲ امامون کو سر پر جگہ دی ہے۔ اسلئے جناب خدیجۃ الکبریٰ والذین معہ مین شامل نہین ہین۔ محض دنیاوی رشتے سے کوئی رُوحانی ساتھی نہین ہوسکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے باپ نوح اور لوط

کی بیبیون اور بیٹے کی خبر قرآن مین موجود ہے۔

قرآنی تائید کہ والذین معہ سے مراد انجیل عیسے کی منتظرہ ہی تیراہستان ہن حسب ذیل ہے۔

نساءکم حرث لکم۔ عورتین تمہاری کھیتیان ہین۔ اس طرز بیان کے بعد والذین معہ کے سلسلہ مین خدا ابتا ہے کزرع اخرج شطاہ۔ مثل کھیتی کے نکالا محمد نے اپنا انکھوا۔ اخرج مین ضمیر واحد مذکر غائب کی ہے۔ اور راجع ہے محمد کیطرف فاستغلظ پس توانا ہوا وہ فاستوا علی سوقہ پس کھڑا ہوا وہ اوپر اپنی جڑ کے یعنے پھل دینے لگا یعجب الزراع خوش لگا کھیتی والون کو۔ لیغیظ بھم الکفار جس سے کفار کو اونپر غصہ آیا۔

کفار مکہ سمجھتے تھے کہ معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے اونکے دین مین جس کو وہ حق سمجھتے تھے فتنہ برپا کیا ہے اور جب آنحضرت صلعم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہو گیا تو کفار خوش ہوے کیونکہ اونکا خیال تھا جو دین مین افترا کرتا ہے خدا اوسکو ابتر یعنے اوسکی نسل کو قطع کر دیتا ہے۔ وفات ابراہیم سے مسلمان بھی رنجیدہ تھے جب جناب فاطمہ

سے حسنین پیدا ہوے تو کفار کا مذکورہ خیال اور اعتراض
غلط ثابت ہوا۔ مومنین و مسلمین خوش ہوے جس سے کافرون
کو اون پر غصہ آیا۔

نوٹ :۔ جب بشارت کا ہر نشان واقعات کی ہر کڑی سے
مطابق ہو جائے تو وہی واقعہ بے چون و چرا مبشرہ مانا جائیگا
اب ہم یہ دکہانا چاہتے ہین کہ انجیل علینے کے مذکورہ باب
کی ہر آیت کے مبشرہ نشانات جناب فاطمہ کے مشہور عالم
واقعات کے بالکل مطابق ہین،

(۲) اور وہ عورت حاملہ تھی اور دردزہ مین چلاتی تھی اور بچہ
جنے کی تکلیف مین تھی (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین وہ عورت سے مراد جناب فاطمہ ہین۔
بعد وفات جناب رسالتمآب جناب فاطمہ حاملہ تھین اور حضرت
محسن اونکے شکم مین تھے۔ دروازہ کی چوٹ لگنے کی وجہ سے
دردزہ شروع ہو گیا تھا جسکی بشارت مذکورۂ بالا آیت مین ہے

(۳) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا یعنے ایک بڑا لال
اژدہا اوس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اوس کے سرون
پر سات تاج تھے۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت کے بڑے لال اژدھے کو نوین آیت مین بتایا ہے کہ اوس سے مراد ابلیس اور شیطان ہے اور اوسکے ساات سرون اور دسون سینگون کی تفصیل فرشتے نے سترہوین باب مین بتائی ہے۔

(۴) اور اوسکی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچکر زمین پر ڈالدیئے اور وہ اژدہا اوس عورت کے سامنے جا کھڑا ہوا جو جننے کو تھی تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جائے۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین تہائی ستارون سے مراد وہ اصحاب رسول ہین جن کو بعد وفات رسول خدا شیطان نے بہکا دیا تھا اور نور ایمان اون کے دلون سے نکل گیا تھا۔ انجیل عیسےٰ کے اس مبشرہ واقعہ کی تصدیق مین بعض اصحاب رسول خدا کے بیان ابتک صفحہ تاریخ پر ثبت ہین۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین داخل ہوئے تو ہر ایک چیز اون سے روشن ہو گئی اور جس دن آنحضرت صلعم فوت ہوے تو ہر چیز اوس سے سیاہ ہو گئی۔ اور ابھی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن سے ہاتھ صاف نہین کئے تھے اور

اون کے ذہن ہی میں تھے کہ ہم نے اپنے دلون کو منکر پایا (ترمذی جلد ۲ ابواب مناقب۔)

مذکورہ بشارت انجیل عیسےٰ کو جناب رسالتمآب نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو متعدد اصحاب رسُول سے ہم تک پہونچی ہے جو بخاری پارہ ۲۳ کتاب الحوض اور کتاب الفتن مین تحریر ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی حضور نے فرمایا قیامت کے دن میرے اصحاب کا ایک گروہ میرے پاس آئے گا اور حوض سے یہ گروہ دور کر دیا جائے گا مین کہونگا اے میرے پروردگار یہ میرے اصحاب ہین حکم ہوگا کہ تم کو نہین معلوم کہ تمہارے بعد انھون نے کیا کیا کیا یہ دین سے، الٹے پیرون پھر گئے تھے (بخاری پارہ ۲۳ کتاب الحوض) یہ وہی اصحاب ہین جنکے بابتہ انجیل عیسےٰ کی مذکورہ بالا آیت مین بشارت ہے۔

باقی چوتھی آیت مین بشارت ہی ایک مشہور عالم واقعہ کی جب بعد وفات رسُول خدا حضرت علی اپنے گھر مین گوشہ نشین ہوگئے اور مبشرہ اصحاب رسول خدا جن کو شیطان

کی دُم نے آسمان سے کھینچکر زمین پر ڈال دیا تھا حضرت علی سے حضرت ابو بکر کی بیعت لینے کیلئے جناب فاطمہ کے مکان پر آئے۔ دروازہ بند تھا۔ دروازہ کھلوانے کی کوشش کی اور دھمکانے کیلئے کچھ باتین کہین جن کیوجہ سے حسنین کی محبت مین جناب فاطمہ دروازہ پر تشریف لے آئین دروازہ کو جو دھکا دیا گیا اوس سے شکم اقدس جناب فاطمہ پر چوٹ آئی۔ آثار استقاط حمل شروع ہوگئے۔ یہ مبشرہ نشان بھی جناب فاطمہ کے واقعہ کے مطابق ہے۔

(۵) اور وہ بیٹا جنی یعنے لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت کرے گا اور اوس کا بچہ یکایک خدا اور اوس کے تخت کی پاس تک پہونچا دیا گیا۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین حضرت محسن کی پیدائیش اور وفات کی خبر ہے۔ انجیل عیسٰے کے بیسوین باب مین مذکور ہے کہ پہلی قیامت مین اکثر شہدا ر سابق دحال زندہ کئے جاوینگے اور ایک ہزار سال تک اس عالم مین حکومت کرین گے چونکہ حضرت محسن بھی بشرہ طریقے سے شہید ہوئے ہین لہذا وہ بھی زندہ ہو کر لوہے کے عصا سے اس عالم مین سب

قومون پر حکومت کرین گے۔ اس آیت کے مشترہ نشانات بھی صرف جناب فاطمہ ہی سے ملتی ہین۔

(۲) اور وہ عورت اوس بیابان کو بھاگ گئی جہان خدا کی طرف سے اوس کے لئے ایک جگہ تیار کیگئی تھی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوس کی پرورش کی جائے۔ (مکاشفہ)

مذکورہ چھٹی آیت مین جناب فاطمہ کی وفات کی خبر ہے۔ جو حضرت محسن کی وفات کے چند ماہ بعد واقع ہوئی اور اُن کے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک پرورش کیے جانے کی خبر ہے کیونکہ جناب فاطمہ کی خدا کی طرف سے پرورش کئے جانے کی خبر ہے اسلئے وہ شہید ہین اور ایک ہزار دو سو ساٹھ دن کے بعد زندہ ہو جائینگی۔ یہ مبشرہ نشان بھی جناب فاطمہ ہی سے ملتا ہے۔

مذکورہ دنون کے حساب کو خدا بہتر جانتا ہے۔ یہ مسائل نجوم ہے حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین نجوم کا بڑا زور تھا مذکورہ دن ہمارے شمسی دن نہین ہین۔ بلکہ کسی اور ستارے کے دن ہین۔ یا کسی اور نظام شمسی کے ہون۔ خدا کی کتابون مین ایسے سے بڑا دن پچاس ہزار سال کے برابر بتایا گیا ہے

صحیفہ حضرت حزقیل ۴: ۵ و ۶ مین ایک دن کو برابر ایک سال کے اور اوس سال کو ۳۹۰ دن کا قرار دیا ہے، اس حساب سے جناب فاطمہ کی رجعت کا زمانہ ۱۳۷۵ء سنہ عیسوی کے بعد ہوگا - اللہ بہتر جانتا ہے۔

(۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکاعیل اور اوسکے فرشتے اژدہے سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اوسکے فرشتے اوس سے لڑے (مکاشفہ)

(۸) لیکن غالب نہ آئے اور اوس کے بعد آسمان پر اون کے لئے جگہ نہ رہی۔ (مکاشفہ)

(۹) اور وہ بڑا اژدہا یعنے وہی پرانا سانپ، جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا اور اوس کے فرشتے بھی اوسکے ساتھ گرا دیے گئے۔ (مکاشفہ)

مذکورۂ بالا آیات مین عالم بالا کی خبرین ہین - ابلیس اور اوسکے ساتھیون کے زمین پر گرا دیئے جانے کے بعد کی خبر قرآن مجید مین یہ ہے - انا زینا السماء الدنیا... شہاب ثاقب (الصفت) تحقیق ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو ساتھ ستارون کی زینت کے - اور محفوظ ہے ہر شیطان سرکش سے نہین سن سکتے ملاء الاعلی کی خبرین - اور پھینکے جاتے ہین واسطے

بہگانے اُون کے کے۔ واسطے اُون کے ہی عذاب لازم۔ جو اوچک لے گیا اوچک کر پس پیچھے لگتا ہے اوس کے شہاب ثاقب۔ (قرآن)

(۱۰) پھر مین نے آسمان پر سے یہ بڑی اواز آتے سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات قدرت اور بادشاہت اور اُوس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا۔ کیونکہ ہمارے بھائیون پر الزام لگانے والا جو دن رات ہمارے خدا کے آگے اون پر الزام لگایا کرتا ہے گرا دیا گیا۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین غور طلب یہ ہے (۱) خدا کے مسیح سے مراد کون ہستی ہے (۲) خدا کے مسیح کا اختیار ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے (۳) خدا کی قدرت اور بادشاہت کیونکر ظاہر ہوئی۔

بموجب صحف سابقہ کے صرف حضرت عیسے علیہ السلام کو مسیح نہین کہتے ہین بلکہ ہر اوس شخص کو مسیح کہتے ہین جسکو نبی وقت ممسوح کرے۔ بنی اسرائیل مین نبی اور بادشاہ دونون مسیح ہوتے تھے۔

پہلا صحیفہ حضرت سموائیل ۱۶: ۱۳۔ تب سموائیل نے تیل کا سینگ لیا اور اوسے اون کے بھائیون کے درمیان

ممسوح کیا اور خداوند کی رُوح ہمیشہ داؤد پر اوترتی رہے یہ طریقہ تھا حضرت داؤد کے مسیح بنائے جانے کا۔

پہلا صحیفہ حضرت سموئیل ۱۵ : ۱ سموئیل نے ساول کو کہا کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے کہ مین تجھے ممسوح کرون بعد ممسوح ہونیکے ساول خدا کے مسیح اور بنی اسرائیل کے بادشاہ ہو گئے۔

حضرت سموئیل کے دوسرے صحیفہ مین تحریر ہے کہ ان ہی ساول کو ایک آدمی نے قتل کیا اور آکر حضرت داؤد کو خبر دی حضرت داؤد نے اوسے قتل کرا دیا۔ ۱ : ۱۶۔ اور داؤد نے کہا تیرا خون تیرے ہی سر پر ہوا کہ تو نے اپنے منہ سے آپ پر گواہی دی اور کہا کہ مین نے خداوند کے مسیح کو جان سے مار ڈالا یہ ثبوت ہے کہ ہر ممسوح کو مسیح کہتے ہین۔

مذکورہ دسوین آیت کے بشارت کے بموجب قابل تلاش یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد۔ قرآن مجید کے نازل ہونے اور احمد مجتبیٰ صلعم کے مبعوث ہونیکے بعد جسکی ہین اشارتین انجیل عیسے کے شروع مین ہین وہ کون شخص ہے جس کو نبی وقت نے مسیح کیا ہو اور وہ زبان

انجیل عیسےٰ مین خدا کا مسیح کہا جا سکے۔

مذکورہ نشان بشارت حضرت علی مین ملتا ہے۔ جو رسول خدا کے چچازاد بھائی جناب فاطمہ کے شوہر تھے اور بموجب بشارت انجیل عیسےٰ جو دہ معصومون مین سے دوسرے معصوم تھے۔ اور اہل بیت رسول مین اول فرد تھے جن کے بابتہ قرآن مین آیہ تطہیر نازل ہوئی ہے۔ حج الوداع سے فراغت کرکے رسول خدا مقام غدیر خم مین پہونچے اور بعد نماز جماعت کے خطبہ فرمایا۔ اور حضرت علیؑ کے سر پر ایک سیاہ عمامہ باندھا اور ہاتھ پکڑکے فرمایا جس کا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے۔ یہ دعا دی الٰہی جو علی کو دوست رکھے تو اوسکو دوست رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اوسے دشمن رکھ اس طرح رسالتماب نے حضرت علی کو ممسوح کیا اور حضرت علی خدا کے مسیح ہوگئے۔ اسکے بعد رسالتماب مدینہ پہونچکر بیمار ہوے اور چند روز بعد انتقال فرمایا۔ لہذا مذکورہ آیت انجیل عیسےٰ مین خدا کے مسیح سے مراد حضرت علی ہین اور آیت مذکورہ کے دیگر مبشرہ نشانات بھی حضرت علیؑ کے دقعات کی بالکل مطابق ہین خدا کے مسیح کا اختبار ظاہر ہوا۔ اس جملہ کے مفہوم کے

سمجھنے کیلئے ذیل کے واقعات کو ذہن مین رکھنا ضروری ہے۔
ملائکہ نے آدام پر فساد اور خونریزی کا اعتراض کیا تھا۔ مذکورہ اعتراض کی رد یا تکذیب صرف یہی ہو سکتی تھی کہ اون ادمیون کو پیش کیا جائے جو فسادی اور خونریز نہون۔ آنحضرت صلعم اور تمام معصومین فسادی اور خونریز نہ تھے۔
جب کہا تیرے رب نے فرشتون سے تحقیق مین مقرر کرنے والا ہون بیچ زمین کے خلیفہ۔ کہا کیا مقرر کرتا ہے بیچ اسکے ایسے کو جو فساد کرنے بیچ اوس کے اور خونریزی۔ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تیری حمد کے اور تقدیس کرتے ہین تیری کہا خدا نے تحقیق مین جانتا ہون تم نہین جانتے (قرآن)
ملائکہ نے مذکورہ اعتراض اٹکل پچو نہین بلکہ نظر ڈال کر کیا تھا مگر اون کو حقیقت معلوم نہین ہوئی۔ حضرت آدم مین وہ تمام آدمی موجود تھے جو قیامت کبری تک پیدا ہونیوالے تھے ثبوت یہ ہے ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من السٰجدین (اعراف ۱۱)
اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتین بنائین ہم نے تمہاری پھر کہا ہم نے ملائکہ سے کہ آدم کو سجدہ کرو پس سجدہ کیا

انھون نے سوائے ابلیس کے نہ ہوا وہ سجدہ کرنیوالون
مین سے یعنے خدا نے حضرت آدم مین تمام آدمیون کو خلق کردیا
اور اونکی صورتین بھی بنادی تھین اسکے بعد ملائکہ کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا تھا۔

تمام آدمیونمین فساد اور خونریزی کرنیوالون کی تعداد
بہت زیادہ تھی اور معصوم ہستیان چند تھین ملائکہ کی نظر صرف
کثرت پر پڑی جو فسادی اور خونریز تھے مگر معصومین پر نہ پڑی
کیونکہ جواب مین خدا نے کہا ہے انی اعلم ما لا تعلمون مین جانتا
ہون جو تم نہین جانتے جس سے ثابت ہے کہ اسوقت تک ملائکہ
کو معصوم ہستیونکا علم نہین ہوا تھا۔

وعلم آدم الاسماء کلھا اور سکھائے آدم کو نام ہر ایک خلیفہ
معصوم کے۔ ثم عرضھم علی الملئکۃ پھر پیش کیا اون کو ملائکہ
پر۔ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صدقین۔ پس
کہا بتاؤ مجھکو ساتھ نامون ان لوگون کے اگر تم سچے ہو قالوا
سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم کہا انھون
نے پاک ہے تو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تو نے ہم کو تحقیق تو ہے
جاننے والا حکمت والا۔

قال یاادم انبئھم باسمائھم کہا خدا نے ای آدم بتادے اون ذخلیفہ معصومون کو، ساتھ نامون اونکے کے فلما انباھم باسماھم پس جب بتایا اون ذخلیفہ معصومون کو، ساتھ نامون اون کے کے قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السمٰوٰات والارض الخ

جب ملائکہ کا اعتراض فساد اور خونریزی کا جو تمام اولاد آدم پر تھا غلط ثابت ہوگیا تو تمام ملائکہ نے آدم کو سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

اس عالم مین آکر ہر معصوم نے اپنے عملون سے شیطان کے مذکورہ فساد اور خونریزی کے الزام کو غلط ثابت کر دکھایا اور اپنے عملون سے خدا کے علم کی تصدیق کی۔ شیطان نے بہت بہت آزمایا مگر ناکامیاب رہا۔

خیر امت مین حضرت علی انجیل عیسٰے کی بشرہ جو دواہ معصومون مین سے دوسرے معصوم ہین۔ حضرت علی نے اس عالم مین آکر حسب ذیل اعمال اور طریقون سے مذکورہ فساد اور خونریزی کے الزام کو غلط ثابت کیا۔

زر، زمین، زن، ان تینون چیزون مین تمام انسانونکا

امتحان ہوتا ہے، اور یہی یمن سبب انسانون مین باعث فساد اور خونریزی ہوتے ہین۔ ان مین حضرت علی کا بڑا سخت امتحان ہوا۔ مگر بغیر واقعات کے علم کے حقیقت ذہن نشین نہین ہوتی ہے۔

جناب رسالتماب حج الوداع مین خانہ کعبہ مین تھے درگاہ رب العزت مین کچھ اپنی عسرت اور حاجات کے بابتہ عرض کیا جس کے جواب مین ذیل کی آیات نازل ہوئین۔ (ترمذی) الم نشرح لک صدرک کیا نہ کھولا ہم نے واسطے تیرے سینہ تیرا۔ یعنے ای محمد جو تونے زحمتین اور تکلیفین اٹھائی ہین۔ اوسکے بدلے مین ہمنے تجھے علوم عطا کئے ہین جو بڑا انعام ہے ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک اور راوتار لیا ہمنے تجھ سے بوجہ تیرا جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری۔ مذکورہ بوجہ سے مراد رسالت ہی جو نہایت سخت اور مشکل کام تھا جس کے اٹھانے کیلئے عالم ارواح مین دوسری مقدس روحین تیار نہ ہوئی تھین دیکھو انجیل باب ۵۔ مذکورہ آیت مین خبر ہے ختم رسالت کی ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہم نے واسطے تیرے ذکر تیرا یعنی ہر چوبیس گھنٹے مین پانچ وقت میرے ذکر کیساتھ تیرا ذکر کہ محمد اللہ

کار رسُول ہے - از زمین تا عرش بلند ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا
فان مع العسر یسرا پس تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے ان مع
العسر یسرا تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے فاذا فرغت فانصب
پس جب فارغ ہو تو نصب کر -

انحضرت صلعم احرام حج باندھے ہُوئے تھے جب مذکورہ
آیات نازل ہوئی تھیں لہذا مطلب یہ ہوا کہ اے رسُول
جب تو حج سے فراغت کرے تو نصب کر۔ نصب کے معنے ہیں۔
وضعہ وضعا ثابتا کسی چیز یا کسی شخص کو کسی جگہ پر مضبوطی سے
رکھدینا یا بٹھا دینا

رسول خدا نے کیا نصب کیا یہ ان کے فعل سے ظاہر
ہوگا اور وہی معنی مذکورہ آیت میں مراد ہے۔ اسمجھ جائینگے
حج الوداع سے فراغت کرکے آنحضرت صلعم مدینہ کو تشریف لیے
جاتے تھے۔ راستہ میں مقام غدیر خم پڑا۔ تمام مسلمانوں کو
جمع کیا جن کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار بتائی
جاتی ہے۔ زمین پر پالان شتر کا ایک منبر بنایا گیا جس
پر کھڑے ہوکر آنحضرت صلعم نے خطبہ دیا جس میں علاوہ اور
نصائح کے اپنی وفات کی بھی خبر دی تھی۔ بعدہ حضرت علی

کے سر پر ایک سیاہ عمامہ باندھا اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ
کے فرمایا جس کا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے الٰہی جو
علی کو دوست رکھے تو اوسکو دوست رکھ اور جو علی کو دشمن
رکھے تو اوس کو دشمن رکھ۔ رسول خدا کا یہ عمل فانصب
کے تحت مین تھا خدا نے اس واقعہ کو ایسا مشہور عالم
کر دیا ہے کہ اسلامی فرقون کا ہر عالم آگاہ ہے
قرآن مجید کے مذکورہ سورہ مین حکم فانصب کے
بعد آخری آیت ہے والی ربک فرغب اور اپنے رب کی
طرف راغب ہو جا۔ کیا رسول خدا ابتک اپنے رب کی
طرف راغب نہ تھے؟ نہین رسول خدا کبھی اپنے رب سے
غافل نہین ہوے۔ بحکم خدا کار رسالت مین مشغول رہے
مذکورہ آیت مین خبر وفات ہے۔ وہی حجۃ الوداع سے
فراغت کر کے مدینہ پہونچ کر بیمار ہوے اور انتقال فرمایا
بعد وفات رسول خدا جانشینیٔ رسول علاوہ
روحانیت کے ایک دنیاوی دولت اور عزت کا منصب
بھی تھا وہ بھی حضرت علی کا حق تھا اور حضرت علی جب
مذکورہ بالا ہدایت خدا اور مذکورہ بالا ارشاد رسول اسکو

اپنا حق سمجھتے تھے مگر وہ اونکو نہین ملا اوس کیلئے حضرت
علی نے خونریزی نہین کی۔ اس کا تعلق حضرت علی کی ذات
سے تھا۔ یہ دنیا کی جلد گذر جانے والی چیز تھی۔ گو مصائب
بہت اٹھائے۔ حضرت علی پیسہ جمع نہیں کرتے تھے بیت المال
سے کچھ ملتا نہ تھا کیونکہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر کی
بیعت نہین کی تھی۔ اسطرح زر کے امتحان مین بھی حضرت
علی نہایت کامیاب ہوے اور شیطان نہایت ذلیل ہوا
خدا نے قرآن مجید مین باپ کے ترکے سے بیٹی کو
میراث دلائی ہے تمام مسلمانون کی لڑکیان پاتی ہین۔ خدا
نے قرآن مجید مین حضرت ایوب اور دیگر انبیار کا ذکر کیا ہے
اور آنحضرت صلعم کو حکم دیا ہے اولئك الذين هدى الله فبهد
هم اقتده ۶ : انعام - ۹۰ - یہ لوگ ہین جن کو اللہ نے ہدایت
کی بس اون کی ہدایت کی پیروی کر تو۔ سنی و شیعہ مفسرین
کا اجماع ہے کہ مذکورہ آیت مین آنحضرت صلعم کو اگلے انبیار
کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ (بخاری پارہ ۱۳ حدیث ۱۵۲)
صحیفہ حضرت ایوب مین ہے۔ ۴۲ : ۱۳ - ۱۵ - اوس کے
سات بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین اور اوس نے پہلی کا نام

یمیمہ اور دوسری کا نام قصیعہ اور تیسری کا نام قرن ہپوک رکھا
اور ساری زمین مین کوئی عورتین ایوب کی بیٹیون کی سی
خوبصورت نہ ملین اور اونکے باپ نے انھین اونکے بھائیون
کے درمیان میراث دی۔

خدا اور اوسکے رسول نے تمام صحف کے برحق ہونے کی
تصدیق کی ہے۔ صحیفہ حضرت ایوب کی مذکورہ آیات مین مذکور
ہے کہ حضرت ایوب نے جو خدا کے برحق نبی تھے اپنی دخترون کو
میراث دی۔ قرآن مین نبیون کی بیٹیون کو میراث دیے جانے
کی ممانعت نہین ہے بلکہ یہ اطلاع ہے ولکل جعلنا موالی
مما ترک الوالدان والاقربون (نساء۔ ۳۳) اور واسطے ہر شخص
کے مقرر کیے ہین ہمنے وارث اوس چیز مین کہ چھوڑ گئے ماں
باپ اور قرابتی۔ قرآن مین اس عام اصول سے انبیاء اور
اونکی بیٹیان مستثنی نہین ہین۔ بموجب حکم سورہ انعام کے آنحضرت
صلعم پر حضرت ایوب کی بھی اقتدا واجب تھی اور اونکو
اپنی بیٹی کو بھی میراث دینا واجب تھا۔

قرآن اور صحف ماسبق کی تعلیم کے مطابق حضرت
علی خوب سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے متروکے مین اونکی

بیوی جناب فاطمہ کا بھی حق ہے۔ اسوجہ سے فدک جو ایک وسیع آراضی تھی اور دیگر متروکہ رسول خدا مین اون کی بیوی جناب فاطمہ کا حق طلب کیا گیا مگر وہ نہ ملا حضرت علی اور اون کے بچون پر فاقون کی نوبت آگئی حضرت علی مزدوری پر کام کرکے اپنے بچون کی پرورش کرنے لگے۔ مگر خونریزی اور فساد سے اجتناب کیا اِسطرح حضرت علی زمین کے اِمتحان مین بھی نہایت کامیاب رہے اور شیطان نہایت ذلیل ہوا۔

جناب فاطمہ حضرت علی کی بیوی تھین۔ رسول خدا کی بیٹی تھین۔ جنت کی عورتوں کی سردار تھین۔ حضرت علی اون کو بعد خدا اور رسول کے بہت عزیز رکھتے تھے۔ جناب فاطمہ کو بے خطا ایذا کا پہونچنا اور حضرت محسن کی شہادت جس کا سابقہ آیات کی ما تحت ذکر ہو چکا ہے اور اوسکے بعد اون کا حسرت ہی مین انتقال ہو جانا۔ ان مواقعہ پر مجبوری سے نہین بلکہ قوت رکھتے ہوے حضرت علی نے صبر کیا اور خونریزی نہ ہونے دی۔ کل بنی ہاشم حضرت علی کے طرفدار تھے۔ انصار حضرت علی کو پسند کرتے

تھے صرف ایک تہائی لوگ حضرت علی کے خلاف تھے اسطرح
حضرت علی زمن کے امتحان مین بھی نہایت کامیاب ہوے
اور مذکورہ فساد اور خونریزی کے الزام کو عمل کر کے غلط ثابت
کر دکھایا، ور خدا کے علم کو سچا کر دکھایا جس کے بابتہ مذکورہ
آیت مین بشارت ہے کہ خدا کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا یعنے
حضرت علی کو اپنے نفس پر جو اختیار اور قابو تھا وہ ثابت
ہوا اور شیطان باوجود اپنی تمام کوششون کے ناکامیاب
رہا اور ذلیل ہوکر آسمان سے نیچے گرا دیا گیا۔

مذکورہ آیت انجیل مین خدا کی نجات اور قدرت اور
بادشاہت ظاہر ہونے کی خبر ہے وہ کیونکر ظاہر ہوئی نجات
حسب ذیل طریقہ سے ظاہر ہوئی۔

قرآن کی ہدایت ہے من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ
فیھا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلھا مذموما
مدحورا۔ جو کوئی ارادہ کرتا ہے جلد گذرنے والی یعنے دنیا کا
شتاب دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے جو چاہتے ہین ہم جسکے
واسطے چاہتے ہین ہم۔ پھر مقرر کرتے ہین واسطے اوس کے
دوزخ داخل ہوگا وہ اوسمین برے حال سے راندہ ہوا۔

اِنسان کے اردگرد ہر چیز دنیا کی ہے۔ جلد گذر جانے والی ہے۔ اور انسان فطرتاً اون کے حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور خدا دینا بھی ہے لیکن خدا نے مذکورہ آیت مین اوسکی سزا جہنم مقرر کی ہے قرآن مجید کی اس خبر کیلئے سمجھانیوالے کی ضرورت ہے

ومن اراد الاخرۃ و سعٰی لہا سعیہا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورا (بنی اسرائیل ۱۵) اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرت کا اور سعی کرتا ہے واسطے اوسکے جو سعی اوسکی ہے اور وہ مومن ہے پس یہ لوگ ہین جنکی سعی مشکور ہے۔

حضرت علی کے دماغ مین مذکورہ ہدایات قرآن تھین سامنے لاش رسول خدا تھی۔ کچھ فاصلہ پر سقیفہ بنی ساعدہ مین خلافت رسول خدا حاصل کرنے کیلئے جد و جہد ہو رہی تھی جسکو حضرت علی اپنا حق سمجھتے تھے۔

بنی ہاشم سب حضرت علی کے خلیفہ ہونیکے خواہش مند تھے انصار حضرت علی کو پسند کرتے تھے۔

چونکہ جانشینیٔ رسول خدا کا وہ جز جس کے حاصل کرنے کیلئے جھگڑا ہو رہا تھا چند روزہ حکومت اور بادشاہت تھی سامنے لاش رسول پڑی تھی جس کا تعلق آخرت سے تھا اسلئے

حضرت علی لاشِ رسُول خداکو چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ نہین گئے اور احتیاط یہ کی کہ اپنے متبعین کو بھی وہان جانے نہ دیا اگر حضرت علی لاشِ رسول خداکو چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ چلے جاتے تو بموجب مذکورہ ہدایت قرآن مجید کے مذموم ہو جاتے اور کر ورہا قرآن دان مُومنین اون کو برا سمجھتے لہٰذا حضرت علی نے مذکورہ ہدایات قرآن پر عمل کر کے ثابت کر دیا کہ دنیا کے حصول کا ارادہ مذکورہ اسباب کی ماتحت حرام ہے اور اوسکی سزا جہنم ہے اور رسول خداکے دفن وکفن مین مشغول رہ کر خداکی نجات کا راستہ ظاہر کر دیا اور حضرت علی کا مذکور عمل مومنین کیلئے مذکورہ آیہ قرآن کی واضح اور جامع تفسیر ہے مذکورہ آیت انجیل مین خداکی قدرت اور بادشاہت ظاہر ہونے سے حضرت علی کے ذیل کے تاریخی واقعات مراد ہین۔

حضرت علی بعد رسول خداکے خلافت کے حقدار تھے مگر سعی نہ کرنے کیوجہ سے تین مرتبہ انتخاب کیا گیا اور خلافت حضرت علی کو نہ ملی گو علم شجاعت اور اخلاق مین اونکا کوئی ثانی نہ تھا۔ چوتھی مرتبہ چھ روز تک مسلمان اصرار کرتے رہے مگر آپنے قبول نہین کیا ساتوین روز قبول کیا یہ خدا

کی قدرت اور بادشاہت کا ثبوت ہے کہ حقدار کو حق ملا اور عجیب شان سے ملا دباؤ اور چالاکی سے نہیں بلکہ محبت اور التجا سے پیش کیا گیا۔ آج تمام مسلمان فرقے حضرت علی کو واجب الاتباع مانتے ہین۔

(۱۱) اور وہ برّے کے خون اور اپنی گواہی کے باعث اوس پر غالب آئے اور انھون نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا یہان تک کہ موت گوارا کی۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین وہ سے مراد عام مومنین ہین غلبہ اور فتح عام مومنین کو جو شیطان پر ہوا ہے اور ہوگا وہ برّہ یعنے امام حسینؑ کے تین دن کی بھوک اور پیاس اور مقررہ مصائب مین شہید ہوجانے سے ہوا ہے جس نے عام مومنین کی ہمتین بڑھا دین انھون نے بھی امتحان کے وقت اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا اور آیندہ نہ سمجھین گے۔

امام حسین علیہ السّلام کی شہادت کی دو حقیقتین ہین۔ اول روحانی، یعنے جس کا وقوع عالم ارواح مین ہوا گو وہ محض ایجاب و قبول کی صورت تھی مگر روح نے خوب سمجھ کر قبول کیا تھا۔ اِس سے عالم ارواح مین عام مومنین کی

روحین متاثر ہوئی تھین، دوئم اس مادی عالم مین جو امام حسین کی شہادت ہوئی اسکا اثر مادی عالم پر ہوا۔

(۱۲) بس اے آسمانون اور ان کے رہنے والون خوشی مناؤ اے خشکی اور تری تم پر افسوس ہے کیونکہ ابلیس بڑے غصہ مین تمہارے پاس اوتر کر آیا ہے اسلیئے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا سا وقت باقی ہے۔

آجکل ابلیس نے خشکی اور تری پر بڑا فساد برپا کیا ہے اور اور کرے گا۔ مومنون کو گمراہ کر رہا ہے وہ ایک دوسرے کو فنا کر رہے ہین۔ بموجب بشارت انجیل ۲۰:۱ بعد ظہور مہدی آخر الزمان ابلیس کو باندھکر زمین کی گہرائی مین قید کر دیا جائیگا پھر دنیا مین ایک ہزار سال کیلیئے امن ہو جائیگا۔

(۱۳) اور جب اژدہے نے دیکھا کہ مین زمین پر گرا دیا گیا ہون تو اوس عورت کو ستایا جو بیٹا جنی تھی۔ (مکاشفہ)

حضرت علی کے مذکورہ تینون امتحانون کے بعد شیطان بہت ذلیل ہوا۔ جناب فاطمہ کو ایذا پہونچا تا رہا۔ جناب فاطمہ کو متروکہ پدری نہ ملا۔ حضرت علی نے حضرت ابو بکر کی بیعت نہین کی تھی اس لئے بیت المال سے کچھ مل نہ سکتا تھا۔ ایک غیور گھر کے لئے مہلک مصائب تھے رفاتے ہونے لگے۔ ایک روز

جناب فاطمہ فاقونکی وجہ سے نماز پڑھتے مین بیہوش ہوکر گر پڑین
۔ان تکالیف اور مصائب کیوجہ سے جناب فاطمہ کی وفات
ہوئی یہی شیطان کا ستانا تھا۔

(۱۴) اوس عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئے تاکہ سانپ کے
سامنے سے اڑکر بیابان مین اپنی اوس جگہ پہونچ جائے، جہان ایک زمانہ
اور دو زمانون اور آدہے زمانہ تک اوسکی پرورش کیجائے گی۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین جناب فاطمہ کی شہادت کی خبر ہے
اور اون کو خدا کی طرف سے رزق دیئے جانیکی خبر ہے اور اونکے
جی اٹھنے کی مدت کا ایک دوسرا حساب بتایا ہے۔

(۱۵) اور سانپ نے اوس عورت کے پیچھے اپنے منہ سے ندی کی طرح
پانی بہایا تاکہ اوسکو اوس ندی سے بہادے۔ (مکاشفہ)

انجیل مذکور کے باب تیرہ آیت پندرہ مین پانی سے مراد
امتین قومین اور اہل زبان بتائے گئے ہین بعد وفات جناب
فاطمہ شیطان نے اکثر امتون گروہون اور قومون مین سے
لوگون کو بنی فاطمہ کے خلاف کردیا اور لوگ بنی فاطمہ کو قتل
کرتے رہے۔

(۱۶) مگر زمین نے اوس عورت کی مدد کی اور اپنا منہ کہولکر اوس ندی

کو بی لیتا جو اژدہے نے اپنے منہ سے بہائی تھی (مکاشفہ)
یعنے وہ دشمنان بنی فاطمہ جن کو شیطان نے بہکا دیا تھا
مرگئے اور زمین مین دفن ہوگئے اور باقی لوگ بنی فاطمہ پر درود
بھیجنے لگے۔

(۱۷) اور اژدہے کو اوس عورت پر غصہ آیا اور اوسکی باقی اولاد سے
جو خدا کے حکمون پر عمل کرتی ہے اور یسوع کی گواہی دینے پر قایم ہے
لڑنے کو گیا۔ (مکاشفہ)

آخرش شیطان نے عاجز اور مجبور ہو کر جناب فاطمہ کی باقی
اولاد کو نقصان اور ایذا پہونچانے کی ٹھان لی کیونکہ وہ خدا
کے حکمون پر بہترین عمل کرتے ہین اور جناب عیسیٰ علیہ السلام
کو برحق پیغمبر مانتے ہین اور انجیل عیسےٰ علیہ السلام کو کتاب خدا
مانتے ہین اوس سے تبرا نہین کرتے اوسپر ایمان رکھتے ہین۔
انجیل عیسےٰ کے باب مذکورہ کے مشرح نشانات از ابتدا
تا انتہا اسقدر کامل طور سے جناب فاطمہ کے مشہور عالم
واقعات سے ملتے ہین کہ دل بول اٹھتا ہے کہ مذکورہ باب کو
سورہ فاطمہ کہا جائے۔

خدا نے قرآن مجید مین خبر دی ہے منکم من یرید الدنیا و

منکم من یرید الاخرۃ (آل عمران - ۱۵۲) خدا نے بتایا ہے کہ اے مسلمانو تم مین دنیا کے طلبگار ہین اور تم مین آخرت کے طلبگار ہین۔ مذکورہ دونون گروہون کی بشارت انجیل عیسےٰ مین ہے انمین سے اون ممتاز لوگونکی بشارات پیش کی گئی ہین جو آخرت کے طلبگار تھے اب ہم انجیل عیسےٰ کے سترہوین باب کو پیش کرتے ہین جس مین امت محمدیہ کے اُن ممتاز لوگون کی بشارات ہین جو دنیا کی طلبگار تھے

انجیل عیسےٰ۔ کتاب مکاشفات

۱۷ باب

(۱) اور اُن ساتون فرشتون مین سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے اکر مجھ سے یہ کہا کہ ادھر آ مین تجھے اوس بڑی کسبی کی سزا دکھاون جو بہت سے پانیون پر بیٹھی ہوئی ہے۔

(۲) اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہون نے حرامکاری کی تھی اور زمین کے رہنے والے اوسکی حرامکاری کی مے سے متوالے ہو گئے تھے۔

(۳) پس وہ مجھے رُوح مین جنگل کو لے گیا وہان مین نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے نامون سے لپا ہوا تھا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوے دیکھا۔

(۴) یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوئے سونے اور جواہر
اور موتیون سے آراستہ تھی اور سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اوسکی
حرامکاری کی ناپاکیون سے بھرا ہوا اوسکے ہاتھ مین تھا۔
(۵) اور اوسکے ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا۔ بڑا شہر بابل۔ کسبیون
اور زمین کی مکروہات کی مان۔
(۶) اور مین نے اوس عورت کو مقدسون کے خون اور یسوع کے
شہیدون کے خون پینے سے متوالا دیکھا اور اوسے دیکھکر سخت
حیران ہوا
(۷) اور اوس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ تو حیران کیون ہوگیا مین اوس
عورت اور اوس حیوان کا جسپر وہ سوار ہے اور جس کے سات سر
اور دس سینگ ہین تجھے بھید بتاتا ہون
(۸) اور یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہین اور آیندہ
اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت مین پڑے گا۔ اور زمین کے رہنے والے
جن کے نام بناے عالم کیوقت سے کتاب حیات مین لکھے نہین
گئے۔ اس حیوان کا یہ حال دیکھکر کہ پہلے تو تھا اور اب نہین اور
پھر موجود ہوجائے گا تعجب کرین گے۔
(۹) یہی موقع ہے اوس ذہن کا جس مین حکمت ہو وہ ساتون سر

سات پہاڑ ہین جنپر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے۔

(۱۰) اور وہ سات بادشاہ بھی ہین پانچ تو ہو چکے ہین اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہین اور جب آئیگا تو کچھہ عرصہ تک اوسکا رہنا ضرور ہے۔

(۱۱) اور جو حیوان پہلے تھا اور اب نہین ہے وہ آٹھوان ہے اور اون ساتوین سے پیدا ہوا اور ہلاکت مین پڑے گا۔

(۱۲) اور وہ دس سینگ جو تو نے دیکھے دس بادشاہ ہین ابھی تک انھون نے بادشاہت نہین پائی مگر اوس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہون کا سا اختیار پائینگے۔

(۱۳) ان سب کی ایک ہی راے ہوگی اور وہ اپنی قدرت اور اختیار اوس حیوان کو دیدین گے۔

(۱۴) وہ برّے سے لڑین گے اور برّہ انپر غالب آئیگا کیونکہ وہ خداوندون کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ ہے اور جو بلاے ہوے اور برگزیدہ اور وفادار اوسکے ساتھ ہین وہ بھی غالب آئینگے۔

(۱۵) پھر اوس نے مجھ سے کہا جو پانی تو نے دیکھے جنپر کسبی بیٹھی ہے وہ امتین اور گروہ اور قومین اور اہل زبان ہین۔

(۱۶) اور جو دس سینگ تو نے دیکھے وہ اور حیوان اوس کسبی سے عداوت

رکہین گے اور اوسے بیکس اور ننگا کردینگے اور اوسکا گوشت کہا جائین گے اور اُوسکو آگ مین جلا ڈالینگے۔

(۱۷) کیونکہ خدا اون کے دلونمین یہ ڈالیگا کہ وہ اوسی کی رائے پر چلین اور جبتک کہ خدا کی باتین پوری نہ ہولین وہ متفق رائے ہوکر اپنی بادشاہت اوس حیوان کو دیدین۔

(۱۸) اور وہ عورت جسے تونے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہون پر حکومت کرتا ہے۔

شرح

(۱) اور اُن سات فرشتونمین سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے آکر مجھسے کہا ادہر آ مین تجھے اوس بڑی کسبی کی سزا دکھاون جو بہت سے پانیون پر بیٹھی ہوئی ہے۔

مذکورہ آیت مین ایک کسبی کا بہت سے پانیون پر بیٹھا ہونا بتاتا گیا ہے اور پندرہوین آیت مین بتایا ہے کہ جو پانی تونے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے وہ امتین اور گروہ اور قومین اور اہل زبان ہین یعنے مشترہ لوگ جن پر وہ کسبی بیٹھی ہوئی دکھائی گئی تھی اوسکی تعظیم اور حرمت کرتے ہین۔ اور اونکی تعظیم اور حرمت خدا کی نظر مین کیسی تھی اسکی وضاحت دوسری

آیت مین ہے

(۲) اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہون نے حرامکاری کی تھی اور زمین کے رہنے والے اوسکی حرامکاری کی مے سے متوالے ہوگئے تھے یعنے بشرہ لوگونکی تعظیم و حرمت خدا کی نگاہ مین حرامکاری کے برابر تھی۔

(۳) پس وہ مجھے روح مین جنگل کو لے گیا وہان مین نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے نامون سے لپا ہوا تھا اور جس سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوے دیکھا۔

پہلے فرشتہ نے ایک کسبی کو دکھانے کو کہا تھا اور جب دیکھایا تو دیکھنے والے نے ایک عورت کو دیکھا۔ جو قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے نامون سے لپا ہوا تھا بیٹھی ہوئی تھی۔ عورت سے مراد کیا ہے؟ وہ فرشتہ نے اٹھاروین آیت مین بتایا ہے

۱۷:۱۸ وہ عورت جسے تو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہون پر حکومت کرتا ہے۔

اب ہم نزول انجیل کے بعد اور قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اور احمد مجتبیٰ صلعم کے مبعوث ہونے کے بعد اس عالم مین ایسے شہر کی تلاش کرین جو زمین کے بادشاہون پر

حکومت کرتا تھا اور کرتا ہو اور جس سے بشارات کے دیگر مبشرہ
نشانات بھی مطابق ہون تو ایسا شہر صرف مکہ معظمہ ہے جسکی
بنیاد حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے ڈالی تھی اور جس کی
تعظیم اور احترام آتین گروہ قومین اہل زبان کرتے آئے ہین
اور مسلمان بھی آجتک کرتے ہین اس لئے مبشرہ بڑے شہر کی مراد
مکہ معظمہ ہے۔ بکہ معظمہ کا قرفری بگ کے حیوان یعنی شیطان پر جو
کفر کے نامون سے لیا ہوا تھا بیٹھے ہونے سے مراد یہ ہے کہ اہل مکہ
تابع شیطان ہوگئے تھے۔

فتح مکہ کے قبل خانہ کعبہ مین تین سو ساٹھ بُت تھے انمین
حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ کے بھی بُت تھے۔ بادشاہ قومین
اُمتین اور اہل زبان مرد اور عورت ننگے ہوکر طوائف کرتے
تھے۔ ان افعال کو مبشرہ لوگ بڑی عبادت سمجھتے تھے اور
جب اون کو سمجھایا گیا کہ یہ بُت قابل عبادت نہین ہین
اللہ کیلئے عبادت خالص ہے تو جواب دیا کہ ما نعبدھم الا
لیقربون الی اللہ زلفی (زمر آیت ۳) نہین عبادت کرتے ہین
ہم ان کی مگر اسلئے کہ اللہ کی قربت حاصل ہو۔

خدا نے مذکورہ بشارت انجیل کے چھ سو برس بعد جناب

رسالتماب کے ہاتھوں مذکورہ بتوں کو توڑ دیا اور مکہ معظمہ کو مشرہ گندگیوں سے پاک کرایا۔

مشرہ لوگوں کی عبادت جس پر وہ متوالے تھے خدا کے نزدیک نہایت گندے اور گھنونے افعال تھے جس کے لئے فرشتہ نے حرامکاری کا لفظ تشبیہًا استعمال کیا ہے اور انکے مقام عبادت کیلئے جس کو وہ معظم اور محترم سمجھتے تھے کسبی کا لفظ استعمال کیا ہے اور جس کو خدا نے اپنے رسول کسے پاک کرایا۔

مکہ معظمہ بحکم خدا اسمٰعیلیوں کا قبلہ ہے۔ خدا علیم ہے اور اسکے علم میں اس پاک شدہ قبلہ کے اہل قبلہ سے بھی نہایت گندے اور گھنونے افعال سرزد ہونیوالے تھے جس کی مفصل اور مشرح بشارات خدا نے اس باب کی باقی آیات میں دی ہیں

(۴) اور یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوے سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی اور ایک سونیکا پیالہ مکروہات یعنی اسکی حرامکاریوں کی ناپاکیوں سے بھرا اسکے ہاتھ میں تھا۔

مذکورہ آیت میں عورت سے مراد مکہ معظمہ ہے سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی کا مطلب یہ ہے کہ اس قبلہ کے اہل قبلہ پہلے بہت غریب تھے دولتمند ہوے جسقدر دولتمند

ہوئے اتنی ہی دولت کی خواہش اور بڑھگئی یہان تک کہ ناپاکیون اور گندگیون کا جام لبریز ہوگیا۔ رسُول اسکی خبر دے گئے تھے حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا عنقریب تم لوگ امارت پر حرص کروگے اور وہ قیامت مین ندامت ہوگی۔ بخاری پارہ ۹ احدیث ۲۱۰۲۔

(۵) اور اُسکے ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا۔ راز۔ بڑا شہر بابل کسبیون اور زمین کی مکروہات کی مان۔

مذکورہ آیت مین راز سے مراد بے دینی کا بھید ہے دھتسانیکیون (یعنی) منافقت جس کا ظاہر اسلام اور باطن کفر ہے بڑے شہر بابل سے مراد کربلا ہے جہان رسُول کے خدا کے نواسے امام حسین علیہ السلام مع چھوٹے چھوٹے بچون کے تین دن کے بھوکے پیاسے ذبح کیے گئے۔ انسائیکلوپیڈیا مین لکھا ہے کہ شہر بابل وہی مقام ہے جہان اب کوفہ کربلا حلہ اور بغداد واقع ہے۔ کسبیون اور زمین کی مکروہات کی مان کا مطلب یہ ہے کہ شہر بابل یعنی زمین کربلا پر ایسا بڑا گناہ اور بڑا کام ہوگا جیسا بنار عالم کے وقت سے نہ کہین ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

مذکورہ تینون کلمات کا مکہ معظمہ کے ماتھے پر لکھے ہونے سے

مراد یہ ہے کہ دنیا کے طلبگار جو مکہ معظمہ کو اپنا قبلہ کہتے تھے اونکے افعال نہایت گندے اور گھنونے ہون گے جس مقام یعنے بین بابل پر مذکورہ افعال کا وقوع ہونے والا تھا۔ اوسکو کسبیون اور مکروہات کی ماں بتایا ہے۔

(۶) اور مین نے اوس عورت کو مقدسون کے خون اور یسوع کے شہیدون کے خون پینے سے متوالا دیکھا اور اسے دیکھکر سخت حیران ہوا۔

مذکورہ آیت مین مخاطب مکہ معظمہ ہے جو قبلہ ہے اور مراد اہل قبلہ ہین جو منافقین تھے صحف سابق کا ایسا ہی طرز بیان ہے۔ جناب یرمیاہ کا نوحہ باب ۱: ۸۔ یروشلم نے بڑا گناہ کیا ہے اس لئے کہ یہ ٹھہری وہ سب جو اوسے بزرگی دیتے تھے اوسکی حقارت کرتے ہین وہ اسکا ننگاپن دیکھتے ہین۔ ہان وہ بھی آہ بھرتی ہے اور منہ پھیرتی ہے۔ یروشلم بنی اسرائیل کا قبلہ ہے مکہ معظمہ بنی اسمٰعیل کا قبلہ ہے۔ اس عالم مین بھی دو قبلے ہین مکہ معظمہ جہان جون کا مارنا حرام ہے وہان یزیدی فوج نے مقدس لوگون کو قتل کیا ہے

(۷) اور فرشتہ نے مجھ سے آکر کہا کہ تو حیران کیون ہو گیا مین اس عورت اور اس حیوان کا جس پر وہ سوار ہے اور جس کے سات سر اور

دس سینگ ہین مجھے بھید بتاتا ہون۔

(۸) اور یہ جو تو نے حیوان دیکھا پہلے تو تھا مگر اب نہین اور آیندہ آتھاہ گڑھے سے نکلکر ہلاکت مین پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جنکے نام بنائے عالم کیوقت سے کتاب حیات مین لکھے نہین گئے اوس حیوان کا یہ حال دیکھکر کہ پہلے تو تھا اور اب نہین اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب کرینگے۔

مذکورہ آیت مین حیوان سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس حیوان کی آتھاگڑھے سے نکلکر ہلاکت مین پڑنے کی خبر ہے (باب ۲۰: ۱-۳) مین ہے کہ پھر مین نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ مین آتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی اوس نے اوس اژدہے یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑکر ہزار برس کے لئے باندھا اور اوسے آتھاہ گڑھے مین ڈالکر بند کردیا۔ اور آخر آیت مین ہے کہ ابلیس بعد کو آگ اور گندھک کی اوس جھیل مین ڈالا جائیگا جہان وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ رات دن ابدالاباد عذاب مین رہینگے،

اور جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا۔ سے مراد یہ ہے کہ جس

زمانہ کے بابت بشارت ہے اوس سے پہلے شیطان مشاہدہ
مین آتا ہتا یعنے اکثر انسان کی شکل مین آکر لوگون کو بہکاتا ہتا
ایک طولانانی حدیث ہے جس کا مختصر یہ ہے کہ انحضرت صلعم
نے حضرت ابوہریرہ کو صدقہ رمضان کی حفاظت کا حکم دیا
تو ایک شخص آیا اور مٹھی بھر کر لینے لگا۔ حضرت ابوہریرہ نے پکڑ لیا
اوس نے عجز و انکساری کی حضرت ابوہریرہ نے چھوڑ دیا۔ وہ پھر
آیا پھر چھوڑ دیا کیونکہ اوس نے کہا اب نہ آؤنگا۔ اور اوسکا ذکر
آنحضرت صلعم سے کیا آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ تیسری بار وہ
پھر آیا حضرت ابوہریرہ نے پکڑ لیا اور انحضرت صلعم کی خدمت
مین لے چلے اوس نے کہا مجھے چھوڑ دو مین تمہین چند کلمات
ایسے تعلیم کرونگا جس سے اللہ تمہین فائدہ دیگا۔ اور کہا
جب تم اپنے بچھونے پر جاؤ تو آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو بس
اللہ کی طرف سے ایک نگہبان پاس تمہارے رہیگا اور صبح
تک شیطان تمہارے قریب نہ آئیگا۔ انھون نے اُسے چھوڑ دیا اور
انحضرت صلعم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اوس نے سچ کہا ہے۔
اے ابوہریرہ تم جانتے ہو وہ کون ہے۔ تین دن سے تم کس سے
باتین کیا کرتے ہو ابوہریرہ نے عرض کیا نہین۔ آپ نے فرمایا

وہ شیطان ہے۔ بخاری پارہ ۹ حدیث نمبر ۲۱۱۹۔ شیطان کے بہت سے ایسے واقعات کتابوںمیں تحریر ہیں لیکن آنحضرت صلعم کی دعا کے بعد سے اب وہ کسی شکل مین مجسم ہوکر دھوکا دینے نہین آسکتا اس حقیقت کے لئے مذکورہ آیت مین ہے کہ اب نہین یعنی اس زمانہ مین جس کی بشارت ہے شیطان مجسم ہوکر دھوکا نہین دے سکتا صرف وسوسہ پیدا کر سکتا ہے اور وہ وقت بہت قریب ہی کہ وہ آتھاہ گڑھے مین بند کردیا جائے اور مذکورہ آیت مین یہ بھی بشارت ہے جن لوگون کے نام کتاب حیات مین نہین لکھے ہوے ہین وہ اس زمانہ مین شیطان کے وجود کے قائل ہونگے

(۹) یہی موقع ہے اوس ذہن کا جس مین حکمت ہی وہ ساتون سر سات پہاڑ ہین جنپر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے۔

(۱۰) اور وہ سات بادشاہ بھی ہین پانچ تو ہوچکے ہین اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہین اور جب آئے گا تو کچھ عرصہ تک اوس کا رہنا ضرور ہے۔

مذکورہ بالا دونون آیات کے مبشرہ ساتون سر دن کو معلوم کرتا ہے جنکی تشبیہ پہاڑ اور بادشاہ سے دی ہے

اور بتایا ہے کہ اونمین سے پانچ تو مسلسل ختم ہو گئے۔ ایک
موجود ہے یعنی شروع سے موجود ہے ایک ابھی آیا نہین اور
جب آئیگا تو کچھ عرصہ تک رہے گا۔

چونکہ انجیل عیسے مین پہلے قرآن مجید کے نازل ہونے کی
اور احمد مجتبیٰ صلعم کے رسُول خدا ہونے کی بشارت ہے اور امام
حسین علیہ السلام کا ذبح ہو کر خدا کے داہنے ہاتھ والی کتاب قرآن
کو لے لینے کی بشارت ہے اور مذکورہ باب مین زمین بابل پر جو اب
کربلا کے نام سے مشہور ہے امام حسین اور یزید کے مبشرہ فوجی افسرون
سے جنگ کی بشارت ہے اور اس سے پہلے مذکورہ سات سرون
کی خبر ہے۔ اس لئے ہمکو وفات آنحضرت صلعم سے شہادت امام حسین
تک مبشرہ سات سرون کو تلاش کرنا چاہیئے ہے۔

اس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ مسلمانون مین دو قسم
کے لوگون کے موجود ہونیکی خبر خدا نے دی ہے۔ منکم من یرید الد
نیا ومنکم من یرید الاخرۃ (آل عمران - ۱۵۲) اے مسلمانون تم مین
وہ ہے جو دنیا کا طلبگار ہے اور تم مین وہ ہے جو آخرت کا
طلبگار ہے۔ مذکورہ آیت جنگ احد کے متعلق نازل ہوئی
تھی اوسوقت بھی دنیا کے طلبگارون کی تعداد زیادہ تھی

اور آخرت کے طلبگاروں کی تعداد کم تھی اور خدا نے بھی خبر دیدی ہے قلیلا ما تومنون۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ جب رسول خدا کی وفات ہوئی لاش رسول دفن نہین ہوئی تھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ لاش رسول کو چھوڑ کر سقیفۂ بنی ساعدہ چلے گئے جہاں خلافت حاصل کرنیکے لئے جد و جہد ہو رہی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تیسرے دن جب خلافت حاصل کر لی تب پلٹے۔ حضرت علی سقیفۂ بنی ساعدہ نہین گئے۔ جہاں خلافت کیلئے جھگڑا ہو رہا تھا اور نہ اپنے تبعین کو وہاں جانے دیا۔ حضرت علی نے لاش رسول کا غسل و کفن کیا اور دفن کیا اس سے ثابت ہے کہ حضرت علی آخرت کے طلبگار تھے۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ بعد وفات رسول خدا مسلمان نمایاں طور سے دو جماعتوںمین منقسم ہو گئے ایک جماعت حضرت ابو بکر اور اون کے متبعین کی تھی اور دوسری جماعت علی اور اون کے متبعین کی تھی کیونکہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کم از کم حیات جناب فاطمہ تک بیعت نہین کی۔

جب ہم انجیل کے بشرہ سات سرونکو شہادت امام حسین تک حضرت علی کی جماعت مین تلاش کرتے ہین تو تین چار بھی ایسی ہستیان نہین ملتی ہین جنپر پہاڑ یا بادشاہ کی تشبیہ صادق آسکے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جماعت مین بشرہ ساتون سر مع مبشرہ نشانون کے ملتے ہین مبشرہ ساتون سرونمین سے پانچ یہ حضرات ہین۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ان پر پہاڑ یا بادشاہ ہونے کی تشبیہ صادق آتی ہے کیونکہ یہ سب حضرات صاحب فوج و علم تھے اور بعد رسالت مآب کے شہادت امام حسین علیہ السلام تک مسلسل ختم ہوگئے۔

مذکورہ دسوین آیت مین فرشتہ نے پانچ کے بعد چھٹا اور ساتوان نہین کہا ہے اور سمجھا دیا ہے۔ یہی موقع ہے اوس ذہن کا جس مین حکمت ہی۔ تاکہ تحقیق کرنیوالا مذکورہ ساتون سرون کو سلسلہ وار شمار نہ کرے کیونکہ سلسلہ وار شمار کرنے سے چھٹے حضرت علی ہون گے جو ذبح کئے ہوے بڑے امام حسین کے والد تھے اور چار سال تک خلیفہ رہے اور ساتوین امام حسن ہون گے جو چھ ماہ تک خلیفہ رہے۔ یہ دونون آخرت کی طلبگار تھے

اس لیئے فرشتہ نے الفاظ چھٹا اور ساتوان نہین استعمال کیئے ہین اور یون سمجھایا ہے۔ ایک موجود ہے اس سے مراد حضرت عمرو ابن العاص ہین جو مذکورہ ساتون سردن ہین سے چھٹے تھے جو وفات رسالتماب کے بعد سے دنیا کی طلب ہین سر گرم تھے۔

اور ایک ابھی آیا نہین اور جب آئیگا تو کچھ عرصہ تک اوس کا رہنا ضرور ہے اس جملہ سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہین جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین شام کا گورنر مقرر کیا تھا۔ یہ ہندہ کے بطن سے تھے اور یہ چارون خلفا کے زمانہ خلافت سے زیادہ عرصہ تک تمام بلاد اسلامیہ کے امیر رہے جیسا کہ فرشتے نے بتایا تھا کہ جب آئے گا تو کچھ عرصہ تک اوس کا رہنا ضرور ہے وہی ہوا۔

لہذا یہی ساتون حضرات، حضرت ابو بکر، حضرت عمر حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عمر ابن العاص، اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم مبشرہ ساتون سر ہین جنکو فرشتہ نے پہاڑ اور بادشاہ سے تشبیہ دی ہے اور باب مذکور کی باقی آیات کے مبشرہ نشانات بھی مذکورہ

انتخاب کے صحیح ہونے کی تصدیق کرتے ہین۔

(۱۱) اور جو حیوان پہلے تھا وہ اب نہین وہ اٹھوان ہے اور ساتون مین سے پیدا ہوا اور ہلاکت مین پڑے گا۔

آیت بالا مین اوس حیوان کی بشارت ہے جسکا پتہ یہ بتایا ہے کہ وہ بشرہ ساتون سرزمین سے پیدا ہوا آٹھوان ہے اس آٹھوین حیوان سے مراد یزید ہے جو بشرہ ساتون سرزمین سے پیدا ہوا یعنے ساتوین بشرہ سر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا جس کے بابتہ خبر ہے کہ وہ ہلاکت مین پڑے گا وہی ہوا۔ یزید اپنے کامون سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکا پریشانی اور خوف مین بہت جلد ختم ہو گیا۔ آج تمام مسلمان اوسکو بہت برا سمجھتے ہین

(۱۲) اور وہ دس سینگ جو تونے دیکھے دس بادشاہ ہین ابھی تک انھون نے بادشاہت نہین پائی مگر اوس حیوان کیساتھ گھڑی بھر کیواسطے بادشاہون کے سے اختیار پائین گے۔

مذکورہ بالا آیت مین بشرہ دس سینگون سے مراد یزید کے فوجی افسر ہین (۱) عمر سعد (۲) شمر ذی الجوشن (۳) حصین ابن نمیر (۴) عمر ابن الحجاج (۵) خولی ابن یزید (۶) شیث ابن ربیع (۷) سنان ابن انس (۸) محمد ابن اشعث (۹) یزید ابن رکاب کلبی (۱۰) عروہ بن قیس یہ لوگ وہ افسران فوج ہین جو بشرہ آٹھوین

حیوان یعنے یزید کے حکم سے امام حسین سے زمین بابل پر جو اَب کربلا کے نام سے مشہور ہے لڑے تھے۔

فوجی افسرونکو وقت جنگ جان لینے اور جان بخشنے کا اختیار بادشاہون کا سا ہوتا ہے امام حسین علیہ السّلام سے اور یزید کے مذکورہ فوجی افسر دن سے جو جنگ ہوئی وہ صبح سے شروع ہوئی اور عصر کے وقت ختم ہوگئی۔ ایسی مختصر اور عظیم الشان جنگ بنائے عالم کیوقت سے نہین ہوئی اور نہ آیندہ ہوگی جسکے لئے فرشتہ نے گھڑی بھر کا لفظ استعمال کیا ہے

(۱۳) سب کی ایک ہی رائے ہوگی وہ اپنی قدرت اور اختیار اوس حیوان کو دے دین گے۔

آیت بالا مین وہ سے مراد مذکورہ دسون فوجی افسر ہین اور حیوان سے مراد یزید ہے۔ اون سب کی ایک ہی رائے ہوگی وہ اپنی قدرت اور اختیار اوس حیوان کو دیدین گے۔ کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ دسون افسر حق و باطل کو سمجھتے ہوئے متفق ہو کر یزید کی فرمان برداری کرینگے۔ یہی ہوا۔ امام حسین کے مرتبہ اور حق کو سمجھتے ہوئے یزید کے حکمون کو بجا لائے اور امام حسین علیہ السّلام کی نصیحت کو نہ مانا

(۱۴) وہ بچے سے لڑین گے اور برّہ اُن پر غالب آےگا کیونکہ وہ خدا وندون کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ ہے اور جو بلاے ہوے اور برگزیدہ اور وفادار اسکے ساتھ ہین وہ بھی غالب آئین گے

مذکورہ بالا آیت مین برّے سے مراد وہی ذبح کیا ہوا برہ یعنی امام حسین ہین جسکی بشارت پانچوین باب کی چھٹی لغایت چودھوین آیت مین دی جاچکی ہے اور امام حسین کے ساتھ مین بھی بہتر تین طرح کے لوگ تھے، حبیب ابن مظاہر اسدی، اور زہیر ابن قین وغیرہ ان لوگوںمین سے تھے جن کو امام حسین نے بلوا کر اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ اور برگزیدہ لوگون سے مراد امام حسین کے بھائی، بھتیجے، بیٹے اور بھانجے وغیرہ تھے اور وفادار سے مراد امام حسین کے مخلص دوست بریر ہمدانی اور یحییٰ مازنی وغیرہ تھے،

لڑائی اس امر پر ہوئی کہ یزید کے بہتر دسون فوجی افسر امام حسین علیہ السلام سے یزید کی بعیت یعنی اطاعت کرنیکو کہتی تھی۔ امام حسین کو انجیل علیے کا کامل علم تھا اور جناب رسالتماب سے اور حضرت علی سے سمجھ چکے تھے کہ عالم ارواح مین کیا طے ہوچکا ہے اسلیئے امام حسین نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کردیا۔

امام حسین نے تین دنکی بھوک اور سخت گرمیون کی پیاس کے

بعد بھی جو اونکو اور اونکے چھوٹے چھوٹے بچون کو تھی یزید کی بیعت
نہین کی۔ اپنے بچون اور ساتھیون کے شہید ہونے کے بعد بھی بیعت
نہین کی۔ زخمون سے چور ہونے کے بعد بھی بیعت نہین کی اور ذبح
کر ڈالے گئے۔ اسطرح ان سختیون مین بھی امام حسین اور اونکے
ساتھی یزید پر غالب رہے اور یزید کی تمام تدبیرین بیعت حاصل کرنے
کی بیکار ہوئین۔ مذکورہ برّہ کے غالب ہونیسے مراد ذبح ہوکر غالب
ہونا ہے جیساکہ انجیل عیسے کے ۵: ۹ مین لکھا ہے کہ تو ہی اس کتاب کو
کو لینے اور اوسکی مہرین توڑنے کے لائق ہے کیونکہ تونے ذبح ہوکر اپنے
خون سے ہر ایک قبیلہ اہل زبان امت اور قوم مین سے خدا کے
واسطے لوگون کو خرید لیا اور امام حسین ذبح ہوکر غالب ہوے۔
مذکورہ آیات کے مبشرہ نشانات نے تاریخ کے واقعات
سے مطابق ہوکر تصدیق کردی کہ شروع سے ابتک جن لوگونکو
انتخاب کیا ہے وہ ہی بشرہ ہین اور دوسری ہستیان اس عالم
کی مبشرہ نشانات کے مطابق دستیاب نہین ہوسکتی ہین۔ یہ
اللہ کی بشارات ہین ناممکن ہے کہ غلط ہون اور یہ بھی ناممکن ہے
کہ خدا کے مقصود ہستیون کے علاوہ عالم کی دوسری ہستیون
سے جو مقصود خدا نہین ہین تمام مبشرہ نشانات مطابق ہوجاین

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ یزید بدترین انسان تھا اور بیٹا امیر معاویہ کا رضی اللہ عنہ تھا اور وہ کئے ہوے برے امام حسین سے لڑا تھا۔

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ حضرت امیر معاویہ اور عمر ابن العاص رضی اللہ عنہم آپس مین بڑے دوست تھے اور حضرت علیؓ جو امام حسین کے والد تھے قتل حضرت عثمان کا الزام لگا کر حضرت علی سے لڑے تھے۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر حضرت عثمان کے بڑے دوست تھے اور قتل حضرت عثمان کا الزام لگا کر حضرت علی سے لڑے تھے۔

اس سے بھی انکار نہین کیا جا سکتا کہ حضرت عثمان اور حضرت عمر حضرت ابو بکر کے بڑے دوست تھے اور حضرت ابو بکر سے اور حضرت علی سے خلافت کے بابتہ نزاع واقع ہو چکی تھی اور حضرت علی خلافت کو ہمیشہ اپنا حق سمجھتے رہے۔

اِس سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ حضرت ابو بکر لاش رسول خدا کو بے گور و کفن چھوڑ کر تین دن تک خلافت حاصل کرنے مین مشغول رہے اور جب خلافت حاصل کر لی جو چند روزہ

دنیا کی چیز تھی تب اگر رسُول خدا کی نماز جنازہ بعد کو پڑھی یہ حق ہے کہ حضرت ابوبکر اور اُنکے مذکورہ ساتھیون نے دنیا کی خواہش کی اور اُسکو حاصل کرنیکے بعد لاش رسول خدا کیطرف متوجہ ہوے وہ اور اونکے ساتھی منکم من یرید الدنیا مین سے تھے اونکے لئے مسُلمانونکو آپس مین جنگ وجدل نہین کرنا چاہیئے۔

اِس سے بھی انکا نہین کیا جا سکتا کہ حضرت علی سقیفہ بنی ساعدہ نہین گئے جہان خلافت کیلئے جد وجہد ہو رہی تھی اور نہ اپنے متبعین کو وہان جانے دیا اور لاش رسُول کے دفن کفن مین مشغول رہے اور حضرت علی ہی نے غسل دیا اور دفن کیا یہ حق ہے کہ حضرت علی آخرت کے طلبگار تھے اور انھون نے دنیا کیطرف رخ بھی نہین کیا۔ یہ اور اونکی جماعت منکم من یرید الآخرہ مین سے تھی انجیل عیسےٰ کی بشارات کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جماعت مین آٹھوان حیوان یزید ہے اور حضرت علی ع کی جماعت مین خدا کی آٹھوین رُوح ذبح کیا ہوا برہ امام حسین علیہ السّلام مین جن کی انجیل کے پانچوین باب مین بڑی حمد ثنا ہے

(۱۵) پھر اوس نے مجھ سے کہا کہ جو پانی تو نے دیکھے جن پر وہ کسبی بیٹھی ہے وہ امتین اور گروہ اور قومین اور اہل زبان ہین۔

(۱۶) اور جو دس سینگ تو نے دیکھے وہ اور حیوان اوس کسبی سے عداوت

رکھین گے اور اوسے بیکس اور ننگا کر دینگے اور اوسکا گوشت کہا جاینگے اور اوس کو آگ مین جلا ڈالینگے

پہلے ثابت کیا جا چکا ہے کہ کسبی سے مراد عورت عورت سے مراد بڑا شہر جو زمین کے بادشاہون پر حکومت کرتا ہی یعنے مکہ معظمہ مذکورہ آیت مین دس سینگون سے مراد وہی یزید کے دسون فوجی افسر ہین اور حیوان سے مراد یزید ہے ساکنان مکہ معظمہ نے شہادت امام حسین کی خبر سن کر یزید کی بعیت توڑ دی تھی۔ اسلئے کربلا والی یزیدی فوج نے مع دوسری فوجون کے جن مین حبشی بھی تھے مکہ معظمہ پر حملہ کر دیا حاجیون کو اور ساکنان مکہ کو بہت قتل کیا جسکے بابتہ فرشتہ نے بتایا کہ اوس کے گوشت کو کہا جائینگے۔ اس نشان نے بھی پورا ہو کر جن تاریخی ہستیون کا انتخاب کیا ہے اونکے صحیح منتخب ہونے کی تصدیق کر دی کیونکہ تاریخی واقعات کی کڑیان بشارات کے نشانات سے مسلسل مطابق ہو رہی ہین۔ جب ساکنان مکہ قلعہ بند ہو گئے تو منجنیق کی گولون سے یزیدی فوج نے مکہ معظمہ پر آگ برساوی جس سے حرم کعبہ کے بہت سے حصے جل گئے اور حرم کعبہ کی پوشش بھی جل گئی جسکے بابتہ فرشتہ نے بتایا ہے کہ اوسکو ننگا کر دین گے اور آگ میں جلا دینگے

وہ پورا ہوا۔ اس نشان نے بھی پورا ہوکر سابق کے انتخاب کے صیح ہونے کی تصدیق کردی۔

(۱۷) کیونکہ خدا اونکے دلونمین یہی ڈالیگا اور وہ اسی کی راے پر چلین اور جبتک خدا کی باتین پوری نہوئین متفق الراے ہوکر اپنے بادشاہت اوس حیوان کو دیدین۔

(۱۸) اور وہ عورت جسے تونے دیکھا وہ بڑا ہے جو زمین کے بادشاہونپر حکومت کرتا ہے۔

اس عالم مین مبشرہ واقعات نے واقع ہوکر انجیل عیسٰے کی بشارات کے ہر نشان کی پوری پوری مطابقت کی ہے مگر فاسق اور متقی مین زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ فاسق امر حق سے انکار کرنے کیلئے پہلے سے ارادہ کرلیتا ہے اسلئے خدا بھی اُسے ہدایت نہین کرتا متقی امر حق کے سمجھنے کیلئے نیک نیتی سے سعی کرتا ہے خدا اوسکی مدد کرتا ہے۔ انجیل عیسٰے مین اس زمانہ کے باتہ بشارت ہے ۲۲: ۶ جو برائی کرتا ہے وہ برائی کرتا جائے جو نجس ہو وہ نجس ہی ہوتا جائے جو راست باز ہو وہ راست باز ہی ہوتا جائے یہ خدا کی دی ہوئی خبر ہے اور جو لوگ انجیل عیسے پر ایمان رکھتے ہین وہ اِس خبر کے برحق ہونے سے انکار نہین کرسکتے لہذا جو راست باز اور پاک ہین وہ مذکورہ بشارات

انجیل عیسے پر ضرور عمل کرین گے۔ اور آپس کے مذہبی اختلافات کی مذکورہ کتاب اللہ کے مطابق ضرور اصلاح کرلین گے۔

جناب رسالت مآبؐ نے دجّال اور مہدی آخرالزمان کے بابتہ بشارتین دی ہین جو ہم تک پہونچی ہین۔ خدا نے ان بشارات کو انجیل عیسے مین نازل کیا تھا جن کو آنحضرت صلعم نے بہت تصریح اور وضاحت سے سمجھایا ہے، اور وہ حسب ذیل ہین :-

مہدی آخرالزمان کی بشارت

۱۹ - باب

(۱۱) پھر مین نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اوسپر ایک سوار ہے (مہدی آخرالزمان) جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کیساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہی۔

(۱۲) اور اوسکی آنکھین آگ کے شعلے ہین (نور) اور اوسکے سر پر بہت سے تاج ہین (امام ابن امام معصوم ابن معصوم ہی) اور اسکا ایک نام لکھا ہوا ہی جسے اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ اسکا نام میرے نام پر ہوگا اور آنحضرت صلعم کے کئی نام ہین۔

(۱۳) اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے (کفار اور منافقین سے جنگ کریگا)

اور اوس کا نام کلام خدا (قرآن ناطق) کہلاتا ہے۔

(۱۴) اور آسمان کی فوجین سفید گھوڑون پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اوسکے پیچھے پیچھے ہین۔ (برگزیدہ اور نیک عمل لوگ)

(۱۵) اور قومون کے مارنے کیلئے اوس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے (برہان قاطع) اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکومت کریگا۔

(۱۶) اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض مین انگور روندیگا اوسکی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہون کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند

دجال اور مہدی آخرالزمان سے جنگ کی بشارت

(۱۷) پھر مین نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہوے دیکھا اور اوس نے بڑی آواز سے چلا کر آسمان مین کے سارے اڑنیوالے پرندون سے کہا کہ آؤ خدا کی بڑی ضیافت مین شریک ہونے کیلئے جمع ہو جاؤ۔ (مکاشفہ)

(۱۸) تاکہ تم بادشاہون کا گوشت اور گھوڑون اور اون کے سوارون کا گوشت اور سارے آدمیون کا گوشت کہاؤ خواہ آزاد ہون خواہ غلام خواہ بڑے ہون خواہ چھوٹے (مکاشفہ)

(۱۹) پھر مین نے اوس حیوان اور زمین کے بادشاہون اور انکی فوجون کو اوس گھوڑے کے سوار (مہدی آخرالزمان) اور اسکی فوج سے جنگ کرنے

کیلئے اکھٹّا دیکھا۔ (مکاشفہ)

(۲۰) اور وہ حیوان اور اوسکے ساتھ جھوٹا نبی بھی پکڑا گیا جس نے اوسکے
سامنے ایسے نشان دکھلائے تھے جن سے اوس نے حیوان کی چھاپ لینے والون
اور اوسکے بُت کی پرستش کرنیوالون کو گمراہ کیا تھا۔ (مکاشفہ)

آیت ۱۹ مین اوس گھوڑے کے سوار سے مراد مذکورۂ بالا سفید گھوڑے
کا سوار ہے جو برحق کہلاتا ہے اور جس کا نام کلام خدا بتایا ہے یعنی مہدی
آخر الزمان۔ مذکورہ منشرہ جنگ مین مرے دفن نہ ہونگے جانور کھا لینگے
مذکورہ آیات مین حیوان سے مراد وہ حیوان ہے جسکا ذکر تیرہوین
باب مین ہے اور جس کے نام کے عدد ۶۶۶ بتائے ہین۔ یونانی حروف
ہجا اور اعداد وشمار کے مطابق موہن داس کرم چند گاندھی کے عدد
پورے ۶۶۶ ہین۔ اور جھوٹے نبی سے مراد دجال ہے جس کے آثار کرشن
مورتی مین پائے جاتے ہین جو مسیح موعود ہونیکا اور تمام دنیا کی نجات
دلانیکا اعلان نشر کر چکے ہین۔ آجکل غائب ہین عنقریب پھر نمودار ہونگے
انحضرت صلعم نے خبر دی ہے کہ دجّال مشرق سے نکلیگا (ترمذی ابواب
فتن)۔ ہندوستان مکہ اور مدینہ کے مشرق مین واقع ہے۔ اس لئے
دجال یہین سے پیدا ہوگا۔

مذکورہ آیت مین اوسکے بُت سے مراد بال گنگادھر تلک کی مورت ہے

جس کو گاندھی جی نے نصب کرایا ہے اور اہل ہنود اوسکی پوجا کرتے ہین۔ انجیل مین بشارت ہے کہ یہ بت بال گنگا دھر تلک کا مذکورہ دجال کیوجہ سے بولیگا بھی جو لوگون کی گمراہی کا باعث ہوگا۔ حیوان کی چھاپ لینے والون سے مراد گاندھی بیج یا گاندھی ٹوپی لگانیوالے ہین۔ افسوس ہے اون مسلمانون پر جو کانگریسی مین گاندھی ٹوپی پہنتے ہین۔ ان لوگونکو زبون جوڑونکے نکلنے کی بشارت ہے (۲۱) اور وہ دونون آگ کی اوس جھیل مین زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے اور باقی اوس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوسکے منہ سے نکلتی تھی قتل کیے گئے۔

مذکورہ آیت مین دجال اور اوسکے ساتھی کے دوزخ مین ڈالے جانیکی خبر ہے اور باقی لوگون کا مہدی آخر الزمان کے ہاتھ سے قتل کیا جانا مذکور ہے۔ باب ۱۶ آیت ۱۶ مین بشارت ہے کہ مذکورہ جنگ ہرمگڈون مین ہوگی۔ ہرمگڈون ایک مقام ہے کنعان مین جو شام مین ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی دجال کے شام مین قتل کیے جانیکی خبر دی ہے (ترمذی ابواب فتن) اسوقت آثار سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جسوقت شام مین لڑائی ہوگی تو مسلمان ضرور شریک ہون گے اور وہی زمانہ

ظہور مہدی آخرالزمان کا ہوگا۔

تاریخی واقعات کی بشارات کو صرف وہ لوگ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں جنکو تاریخی واقعات کا بخوبی علم ہو اور دیکھی ہوئی چیز کی بشارت معمولی انسان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

اس لئے ہم موجودہ جنگی ہوائی جہاز اور موجودہ توپوں کی بشارات جو عذاب خدا میں سے ہیں اور پہلے پہل ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں استعمال ہوئے تھے انجیل عیسے سے پیش کہتے ہیں تاکہ متقین کا یقین بڑھے اور زمرہ مومنین میں داخل ہوں۔

جنگی ہوائی جہازوں کی بشارت

۹ باب

(۱) اور جب پانچویں فرشتہ نے نرسنگھ پھونکا تو میں نے آسمان سے زمین پر ایک ستارہ گرا ہوا دیکھا اور اوسے اتھاہ گڑھے کی کنجی دیگئی، اسکا شغل مذکورہ آیت میں گرے ہوئے ستارے سے مراد ایک انسان ہے جو نور ایمان سے خالی تھا۔ جیسے گرے ہوئے ستارے سے تشبیہ دیگئی ہے اسلئے گرے ہوئے ستارے میں روشنی نہیں رہتی ہے بلکہ سیاہ پتھر سا ہو جاتا ہے۔ اتھاہ گڑھے کی کنجی دیگئی کا مطلب یہ ہے کہ مادی

سائنس کا علم دیا گیا

(۲) اور جب اس نے آتھاہ گڑھے کو کھولا تو گڑھے میں سے ایک بڑی بھٹی کا سا دھواں اٹھا اور گڑھے کے دھوئیں کے باعث سورج اور ہوا تاریک ہوگئی۔ (مکاشفہ)

یعنی اس انسان نے مادی سائنس کے ذریعہ ایک دھواں بنایا جس کے پھیلنے سے سورج اور ہوا تاریک معلوم ہونے لگی۔

(۳) اس دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں اور انہیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی۔ (مکاشفہ)

مذکورہ آیت میں ٹڈیوں سے مراد ہوائی جہاز ہیں۔ اس عالم میں پہلی مرتبہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ہوائی جہازوں کا استعمال ہوا ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ہوائی جہازوں کے اڈوں پر ایک کیمیاوی دھواں پھیلا دیا جاتا تھا تاکہ دشمن کے ہوائی جہاز دیکھ نہ سکیں اور ان پر گولے گرا نہ سکیں۔ ہوائی جہاز مذکورہ کیمیاوی دھوئیں کے نیچے سے نکل کر اڑتے تھے جن کے لئے ٹڈیوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ دھوئیں میں سے نکلتے تھے اور انہیں بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بچھو کی دم ہوتی ہے اور اس میں ڈنک ہوتا ہے وہی مشابہت ہوائی جہاز

کی دم میں ہے ہوائی جہاز کے آخر حصّہ میں بجائے ڈنک کے گولے بچھو
ہیں جہازران جب چاہتا ہے گولا گرا دیتا ہے جس سے لوگوں کو بڑی
بے چینی اور تکلیف ہوتی ہے اور ۱۹۱۴ء کی جنگ میں یہ عذابات زیادہ
خطرناک ہو گئے ہیں۔

(۴) اور اُن سے کہا گیا کہ اُن آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی
مہر نہیں ہے زمین کی کسی گھانس یا کسی ہریاول یا درخت کو ضرر نہ
پہونچانا (مکاشفہ)

آیت بالا میں بالکل صاف کر دیا گیا ہے کہ اغلاً ٹڈی تشبیہا
استعمال کی گئی ہے حقیقت میں وہ ٹڈی نہیں ہے بلکہ ٹڈی سے
مشابہ چیز ہے جو مہذب انسانوں کو ضرر پہونچانے کیلئے تھی. یعنی
ہوائی جہاز، کیونکہ اصل ٹڈیوں سے صرف گھانس اور ہریاول
کو ضرر پہونچتا ہے۔ اور ہوائی جہاز سے انسانوں کو ضرر پہونچتا ہے۔

(۵) اور انھیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینہ تک لوگوں کو اذیت
دینے کا اختیار دیا گیا اور انکی اذیت ایسی تھی جیسے بچھو کے ڈنک مارنے سے
ہوتی ہے (مکاشفہ)

مذکورہ آیت میں پانچ مہینے قمر کے ہیں جو شمس کے قریب قریب
پانچ سال کے برابر ہوتے ہیں گذشتہ جنگ عظیم میں جس کی بشارتیں

تقریباً پانچ سال تک ہوائی جہازون سے لوگون کو خوف دہشت اور پریشانی رہی۔ مگر نقصان جان بہت کم ہوتا تھا۔ مگر اس ۱۹۴۱ء کی جنگ مین نقصان عمارات اور جان بہت زیادہ ہوگا،

(۶) اون دنون مین آدمی موت ڈھونڈھین گے مگر ہرگز نہ پائینگے مرنے کی آرزو کرین گے اور موت اون سے بھاگے گی۔ (مکاشفہ)

گذشتہ جنگ عظیم مین یورپ مین کھانے پینے کی سخت تکلیف تھی۔ پانچ سال کی طولانی جنگ نے لوگون کو اسقدر عاجز کردیا تھا کہ روس اور جرمنی مین بغاوت شروع ہوگئی۔ نہتے لوگون نے پولیس اور فوج کے مقابلہ مین جانین دین۔ اور بعدہ انقلاب ہوگیا

(۷) ان ٹڈیون کی صورتین ان گھوڑون کی سی تھین جو لڑائی کیلئے تیار کئے گئے ہون۔ اور اون کے سرون پر گویا سونے کے تاج تھے اور انکی چہرے آدمیون کے سے تھے۔ (مکاشفہ)

آیت بالا مین ہوائی جہاز کی تشریح ہے ہوائی جہاز جب زمین پر چلتا ہے تو اُسکے لئے گھوڑے کی تشبیہ استعمال کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لڑائی کیلئے تیار کئے گئے تھے۔ ہوائی جہاز کے اوپر کی چھتری کو تاج سے تشبیہ دی ہے اگر قریب سے دیکھا جائے تو ہوائی جہاز کے چلانیوالے کا صرف چہرہ دکھائی دیتا ہے اس کیفیت کو

بتایا ہے کہ ان ٹڈیوں کے چہرے آدمیوں کے سے تھے مذکورہ تشریح
سے صاف واضح ہوگیا کہ ٹڈی کا لفظ ہوائی جہاز کے لیے تشبیہاً
استعمال کیا گیا ہے، حقیقت مین ہوائی جہاز ہے۔ اور یہ صورت
اسوجہ سے اختیار کی گئی کہ نزول انجیل کے زمانہ مین قومون کی
زبان مین ہوائی جہاز اور اسکے اجزا کیلئے الفاظ نہ تھے،

(۸) اور بال عورتون کے سے تھے اور دانت ببر کے سے تھے (مکاشفہ)
ہوائی جہاز چلانیوالا ایک کنٹوپ پہنتا ہے اور اوپر سے
عینک چڑھا لیتا ہے کیونکہ کنٹوپ کے پچھلے حصہ مین بالون کی
سی ایک دم سی ہوتی ہے جسکو عورتون کے بالون سے تشبیہ
دی ہے۔ ہوائی جہاز کے آگے کا پنکھا جب ساکت ہوتا ہے
تو اوسکے پر شیر کے چار دانتون کیطرح معلوم ہوتے ہین۔

(۹) اور اُس کے پاس لوہے کے سے بکتر تھے۔ نیز اُنکے پرون کی آواز ایسی
تھی جیسے رتھون اور بہت سے گھوڑون کی جو لڑائی مین دوڑتے ہون
مذکورہ آیت مین بکتر سے مراد وہ ایلومونیم کا غلاف ہے
جو ضرورت کے وقت ہوائی جہازون پر بعض اوقات فٹ
کر دیا جاتا تھا۔ جس سے ہوائی جہاز مچھلی کی شکل کا معلوم ہوتا
تھا حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین ایلومونیم نہ تھا اس لئے اُنے

لوہے کا سا کہا ہے۔ ہوائی جہاز کے پنکھون کیلئے پر کی تشبیہ استعمال کی گئی ہے

(۱۰) اور اونکی دُمین بچھوون کی سی تھین اور اونمین ڈنک بھی تھے اور اونکی دمُون مین پانچ مہینہ تک آدمیون کے ضرر پہونچانے کی طاقت تھی (مکاشفہ)

جہاز کے آخری حصہ کیلئے بچھو کی تشبیہ استعمال کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ اونمین ڈنک یعنی گولے تھے جن سے قمر کے پانچ مہینہ یعنی شمس کے پانچ سال تک آدمیون کے ضرر پہونچانے کی طاقت تھی یہ ۱۹۱۴ء کی جنگ کی بشارت ہے ۱۹۴۰ء کی جنگ کا طول خدا کو معلوم ہے۔

(۱۱) اتھاہ گڑھے کا فرشتہ اُون پر بادشاہ تھا اوسکا نام عبرانی مین ابدون اور یونانی مین اپلیون ہے (مکاشفہ)

مذکورہ بالا آیت مین فرشتہ سے مراد وہی بڑا سائنس دان ہے اور بادشاہ سے مراد افسر اعلیٰ ہے اوسکا نام عبرانی زبان مین ابدون اور یونانی زبان مین اپلیون بتایا ہے اور جرمنی زبان مین زپلین ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم مین کونٹ زپلین ہوائی جہازون کے موجد اور افسر اعلیٰ تھے۔ ابدون اپلیون

زبلین ہم معنے الفاظ ہین جسطرح فادر، پدر، پتا ہین۔
غیب کا حال انسان نہین جان سکتا منجم جو آیندہ کی
خبرین بتاتے ہین وہ سابق کے تجربات ہوتے ہین جب انسان
نے دیکھا کہ فلان ستارے فلان برج مین تھے تو فلان آثار پیدا
ہوے اور جب آیندہ کسی وقت مین وہی ستارے اوسی برج
مین آتے ہین تو انسان گمان کرتا ہے کہ وہی سابق کے آثار
پھر نمودار ہون گے اسی طرح ظن کرنے مین ہمیشہ کچھ نہ کچھ فرق
ہو جاتا ہے۔ لہذا نجوم سے پیشین گوئی آیندہ کا علم نہین ہوتی
ہے بلکہ گذشتہ آثار کی بنیاد پر گمان کیا جاتا ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ سابق مین بیوان اور تخت سلیمان تھا
اور طلسم ہوش ربا مین بہت سے اڑنے والے تخت مذکور ہین انکین
کے مطابق انجیل عیسے مین پیشین گوئی کر دی گئی ہے مگر سابق
کے بیوان اور تخت سلیمان کی تشریح حضرت عیسیٰ کے زمانے
مین موجود تھی اور نہ تصویرین موجود تھین موجودہ ہوائی
جہاز وہی بیوان اور تخت سلیمان نہین ہین۔ بلکہ بیسوین صدی
کی ایجاد ہین۔ اور خدا نے انھین ہوائی جہازون کو آج سے دو ہزار
سال قبل اپنی قدرت سے ایک انسان کو بجنسہ دکھا دیا اور

اوس کامل انسان نے بخوبی دیکھنے کے بعد آج سے دو ہزار سال قبل کی انسانی زبان مین جسمین موجودہ ہوائی جہاز اور اسکے پرزون اور افعال کیلئے نہ خیال تھے نہ الفاظ تھے تشبیہات کے ذریعہ وس کے پرزے اور افعال کی ایسی بہترین تشریح لکھدی ہے کہ جب اوسکو بشرہ ہوائی جہاز سے مطابق کیا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ خدا ہے اور علیم ہے اور اوس نے موجودہ ہوائی جہاز کے وجود مین آنیکے پیشتر اسکو اپنی قدرت کاملہ سے اپنے ایک بندہ کو دو ہزار سال قبل دکھادیا

توپون کی بشارت

جو

گذشتہ جنگ عظیم مین استعمال کیگئی تھین

۹۔ باب

(۱۷) اور مجھے اوس رویا مین گھوڑے اور اون کے ایسے سوار دکھائی دیئے جن کے بکتر آگ سنبل اور گندھک کے سی تھے اُن گھوڑون کے سر ببر کے سے سر تھے اور اون کے منہ سے آگ دھوان اور گندھک نکلتی تھی۔ (مکاشفہ)

توپون کی ایجاد کو عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم مین پہلی مرتبہ توپون کو موٹر وں پر فٹ کرکے استعمال کیا گیا یہ ذہن نشین رہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین نہ توپ تھی نہ بارود نہ موٹر اُس زمانہ مین نہ ان چیزون کا خیال تھا نہ اوس زمانہ کی زبان مین ان چیزون کیلئے الفاظ تھے مگر اوس زمانہ کے ایک انسان نے روحانی قوتون سے دیکھکر اپنی زبان مین تشبیہات کے ذریعہ بیان کیا ہے۔

مذکورہ بالا آیت مین گھوڑے کا لفظ تشبیہاً اوس موٹر کیلئے استعمال کیا گیا ہے جس پر توپ فٹ ہوتی ہے جو گھوڑے کیطرح چلایا جاتا ہے اور چلانیوالے کو سوار کہا ہے۔

جب توپ دغتی ہے تو بارود کا دہوان توپ کے اوپر چھا جاتا ہے اس دھوئین مین آگ۔ سنبل اور گندھک کے رنگ صاف نمایان ہوتے ہین۔ یہ معدنی چیزین حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین معلوم تھین جنکو بتا دیا ہے۔

مذکورہ دھوان توپ کو چھپالیتا ہے اس لئے اوسکے واسطے بکتر کا لفظ تشبیہاً استعمال کیا گیا ہے موٹر پر توپ لگی ہوتی ہے اور توپ کا منہ جدھر سے گولا بھرا جاتا ہے بڑا ہوتا ہے اس لئے اوسکے لئے

ببر کے منہ کی تشبیہہ استعمال کی گئی ہے۔ توپ کے داغنے کے بعد یہان
سے بھی آگ سنبل اور گندہک نکلتی ہے اسوجہ سے بتایا ہے کہ
اوس کے منہ سے آگ سنبل اور گندہک نکلتی تھی،

ان تینون آفتون یعنے اوس آگ اور دہوین اور گندہک سے جو انکے
منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے۔ (مکاشفہ)

چونکہ گولے کے چلنے کا باعث آگ سنبل اور گندہک ہوتی
ہے لہذا یہی اصل سبب آدمیون کے مرنے کا بتایا ہے جن
لوگون پر مذکورہ توپین داغی گئی ہین اونمین سے تہائی آدمیون
کے مرنے کی خبر ہے۔ یہ اللہ کی دی ہوئی خبر ہے۔

کیونکہ ان گھوڑون کی طاقت اون کے منہ اور انکی دمون مین تھی
انکی دمین سانپون کے مانند تھین اور انکی دمون مین سر بھی
تھے اونہین سے وہ ضرر پہونچاتے تھے۔ (مکاشفہ)

مذکورہ بالا آیت مین خاص توپ کیلئے جو ضرر رفت
ہوتی ہے سانپ کی تشبیہہ استعمال کی گئی ہے جسطرح سانپ کا دم
ہوتا ہے منہ بڑا گول اور دم گولائی مین کم یہی کیفیت توپ کی
ہوتی ہے چونکہ سانپ کی دم مین سوراخ نہین ہوتا ہے اور توپ
کی دم زن ہوتا ہے اس لئے وضاحت کر دی ہے کہ اون کی دمون

مین سر تھے جن سے وہ ضرر پہنچاتے تھے اور لوگون کو ہلاک کے تھے

(۲۰) اور باقی آدمیون نے جو ان آفتون سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھون کے کامون سے توبہ نہ کی۔ مکاشفہ)

مذکورہ آیت مین لوگون کے توبہ نہ کرنے کی بشارت ہے جسکی وجہ سے مبین سال کے بعد اب پھر بڑے زور سے وہی عذابات خدا نازل ہوئے ہین سنہ ۱۴ء کی جنگ مین جسکی مذکورہ باب مین بشارت ہے ہوائی جہاز اور توپون سے اُتنے آدمی نہین مرے تھے جتنے کہ اب مر رہے ہیں گے۔

مذکورہ ہوائی جہاز اور توپ کی بشارتین ہر متقی کے سمجھنے کے لئے نہایت آسان ہین جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ خدا ہے اور علیم ہے اور مذکورہ کتاب انجیل عیسےٰ ہے۔

بڑے دجّال سے پہلے چھوٹے دجّالون کے آنیکی بشارات

آنحضرت صلعم خبر دے گئے ہین کہ میرے بعد تقریباً تیس دجال پیدا ہون گے اور ہر ایک کہے گا کہ مین اللہ کی طرف سے بھیجا

گیا ہون (ترمذی جلد ۲ ابواب فتن) حضرت عیسیٰ بھی خبر دے گئے
ہین متی ۲۴: ۵ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئین گے اور کہین گے
کہ مین مسیح ہون اور بہت سے لوگون کو گمراہ کرین گے۔

چودھوین صدی مین محمد علی باب صاحب، بہاء اللہ
صاحب اور غلام احمد صاحب نے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونیکا
دعویٰ کیا اور بہت لوگون کو اپنا پیرو بنالیا۔ یہ لوگ عربی پڑھے
ہوئے تھے اور عوام عربی دان نہ تھے اسلئے انھون نے عربی زبان
مین کلام پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ خدا کی طرف سے بذریعہ وحی نازل
ہوا ہے۔ چونکہ قرآن مجید عربی زبان مین ہے اسلئے ایران اور
ہندوستان کے مسلمانون کے دلونمین عربی زبان کی عزت اور
تقدس پیدا ہوگیا ہے گو اُسکے سمجھنے والے بہت کم ہین۔ اسوجہ سے
مذکورہ حضرات کے عربی کلام نے اکثر لوگون پر جادو جیسا اثر کیا۔ زیادہ
تر انھون نے لہجہ کی شباہت کی وجہ سے خدا کا کلام ہونا تسلیم کرلیا
اُو بیّن طریقے سے مذکورہ حضرات کا کلام جسکو وہ منزل من اللہ
بتاتے ہین سنت اللہ کے خلاف ہے۔ جتنے انبیاء آئے وہ ہمیشہ اپنی
قوم کی زبان مین خدا کی ہدایتین لائے اور مذکورہ حضرات نے سنت اللہ
کے برعکس عربی زبان مین ایرانیون اور ہندوستانیون کو خدا کی

فرضی ہدایتین پیش کین گو مذکورہ حضرات کی قوم کی زبانین فارسی یا ہندوستانی تھین۔

مذکورہ حضرات کے دعوی کو جب قرآن مجید پر عرض کیا جاتاہے تو یہ جواب ملتاہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ (ابراہیم - ۵) اور نہین بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اوسکی قوم کی زبان مین تاکہ بیان کرے اون سے ہماری ہدایتین، اور مذکورہ حضرات کی قوم کی زبانین فارسی اور ہندوستانی تھین اور مصنوعی ہدایتین جو انھون نے پیش کین وہ عربی زبان مین تھین۔ خدا ایسے مرسلین کی تکذیب کرتاہے اور کہتاہے کہ ہم نے نہین بھیجاہے۔ یہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے ناقابل انکار ہے

انبیاء برحق ایک دوسرے کی تصدیق کرتے تھے اور آنے والے نبی کی بشارت دے جاتے تھے مذکورہ حضرات نے انبیاء برحق کی تو تصدیق کی ورنہ اونکو مانتا کون مگر آپس مین ایک نے دوسرے کی تصدیق نہین کی۔ مرزا غلام احمد صاحب اور اون کے پیرو محمد علی باب اور بہاء اللہ صاحب کی تکذیب کرتے ہین۔ محمد علی باب اور بہاء اللہ صاحب کے پیرو مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب کرتے ہین یہ تینون حضرات قرآن مجید کے مطابق مومن نہ تھے انجیل مقدس کو محرف اور ناقص نیلم کہتے تھے اور قابل عمل نہین سمجھتے تھے

جو تعلیم قرآن کے خلاف ہے جس کا قرآنی ثبوت ابتدا مین ناظرین پڑھ چکے ہین۔ آل رسول اور اصحاب رسول عالم اور حافظ انجیل ہوئے تھے یہ حضرات جاہل انجیل عیسے تھے۔

مذکورہ حضرات کے زمانہ مین عام مسلمان انجیل مقدس سے تبرا کرتے تھے اور اوسکو محرف اور ناقابل عمل سمجھتے تھے ان حضرات کو بھی بچپنے سے یہی تعلیم ملی تھی۔ لہذا وہ بھی مرتے دم تک انجیل مقدس کو محرف اور ناقابل عمل اور ناقص تعلیم کہتے رہے

حیرت کی بات ہے کہ مذکورہ حضرات نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور مسلمانون اور نصاریٰ کے تنازع کو کہ انجیل اصلی موجود نہین ہے جو ہے وہ محرف ہے اصلی انجیل کو پیش کر کے دفع نہین کر سکے اگر خدا کی طرف سے مسیح موعود ہوتے تو خدا اون کو انجیل کی تعلیم دیتا تاکہ اختلاف جو اسوقت اس کرہ ارض کے دو بڑے گروہون مین ہے دفع ہوتا۔

انجیل عیسے یونانی زبان مین ہے جس کے پڑہانے والے مذکورہ حضرات کے ارد گرد نہ تھے اس حالت مین یونانی زبان پر ایسا عبور حاصل کرنا جتنا کہ انھون نے عربی زبان مین حاصل کر لیا تھا بعید از خیال تھا اسلئے وہ انجیل کی ایک آیت بھی نہ پیش کر سکے اور

عربی زبان مین ضخیم کتابین پیش کردین۔
کوئی شخص محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا دعویٰ
کرے اور اوسکو قرآن مجید کی ایک آیت کا بھی علم نہ ہو ایسا ہی مذکورہ
حضرات کا دجل ہے۔ نبیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مگر جاہل انجیل عیسےٰ
تھے گو انجیل عیسےٰ موجود ہے اور اوسمین وہ تمام حوالے جو خدا نے
قرآن مجید مین بتائے ہین کہ فلان ذکر انجیل مین ہے بجنسہ موجود ہین جو
ناظرین کے سامنے پیش کئے گئے ہین۔ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ
کیا مسلمانون کے آپس کے اختلافات پر قرآن کی روشنی نہ ڈال سکے

مسلمانوئین علاوہ سنیون اور شیعون وغیرہ کے چند برسون
سے ایسے لوگ نظر آنے لگے ہین جو خدا کو نہین مانتے اور اگر مانتے ہین
تو مخلوق مین جاری اعدساری مانتے ہین اگر کوئی سمجھائے تو بجائے
سمجھنے کے نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہین یہ ایک نجس ترین اختلاف
ہے یہ لوگ مسلمانون مین شادی بیاہ کرتے ہین اور مسلمانون کے
قبرستان مین دفن ہوتے ہین۔
یہ لوگ علاوہ خدا کے بہت سی ہستیون کو بلا سمجھے بوجھے
سُن کر مانتے ہین مثلاً تسلیم کرتے ہین کہ ہمارے آفتاب کے علاوہ

اور بھی آفتاب ہین جن کا انھین سنکر یقین کا مل ہے گو ان کے مشاہدے مین ایک کے سوا دوسرا آفتاب کبھی نہین آیا۔

خدا پرستون کو بیوقوف بتاتے ہین تاکہ وہ خدا پرستی چھوڑ دین گو خدا پرستی مین جانی، مالی اور روحانی نقصان کوئی نہین ہے۔ فائدہ ہی فائدہ ہے ایک خدا پرست اگر سوسائیٹی کا دباؤ نہ بھی ہو تب بھی برا کام نہ کرے گا۔

ذیل کے چند دلائل خدا کے موجود ہونے کے ثبوت مین پیش کئے جاتے ہین۔ تاکہ امر خدا کے آنے تک متقین کی کچھ تائید وتسکین ہو۔

ہم نے خدا کو کیونکر جانا

ہم ایک طرف مقناطیس پتھر رکھین اور ایک طرف لوہے کی سوئی تو سوئی کھچکر پتھر مین چمٹ جائے گی اس مشاہدہ سے ہم کو کئی باتون کا علم ہوتا ہے۔

اوّل ایک ایسی قوت کے موجود ہونیکا علم ہوتا ہے جسکی ذات کو ہمارے حواس خمسہ مشاہدہ نہین کر سکتے بلکہ ہم نے عقل سے جو روح کی تجلّی ہے معلوم کیا کہ کوئی قوت موجود ضرور ہے جس نے سوئی کو اپنے کھینچ لیا اور ہم نے اوس کا نام قوت مقناطیس رکھا۔

اور ہم نہین جانتے کہ وہ کیسی ہے اور کس حیثیت کی ہے مگر وہ ہے ضرور۔

سوئی اور پتھر عالم شہود مین ہین اور قوت مقناطیس عالم غیب مین ہے قوت مقناطیس کی جائے ظہور پتھر ضرور ہے مگر وہ قوت پتھر اور سوئی کے درمیان مین بھی تھی کیونکہ سوئی فاصلہ پر تھی اور اوس نے اوسے کھینچ لیا۔

قوت مقناطیس پتھر سے نکالی جا سکتی ہے اور لوہے مین بھری جا سکتی ہے اسکو سائنس کی اصطلاح مین۔۔۔۔۔۔ Magnatise اور Demagnatise کرنا کہتے ہین۔

ہم نے قوت مقناطیس کو اپنے حواس خمسہ سے نہین محسوس کیا کہ وہ کیسی ہے اور کس حیثیت کی ہے کیونکہ وہ عالم غیب مین ہے مگر اوس کے موجود ہونیکا ایسا ہی یقین قلبی ہے جیسا پتھر یا سوئی کے موجود ہونے کا ہے۔

جس طرح عقل سے ہم نے قوت مقناطیس کو جو عالم غیب مین ہے اُوسکے فعل سے معلوم کیا اوسی طرح عقل سے ہم خدا کو جو عالم غیب مین ہے اسکے افعال حکمت سے معلوم کرتے ہین۔ مثل قوت مقناطیس کے خدا کے بابتہ بھی ہم نہین جان سکتے

کہ وہ کیسا ہے اور کس حیثیت کا ہے مگر ہے ضرور۔

خدا کے موجود ہونیکا ثبوت

وَفِی اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (الذریت)

جب ہم عالم شہود کی سیر کرتے ہین تو اپنے سے بہتر کسی ہستی کو صاحب ارادہ۔ صانع اور حکیم نہین پاتے، شیر، ہاتھی عقاب بیا، اژدہا، سب ہم سے مغلوب و کمتر ہین، سورج، چاند، ہوا، پانی، زمین سے ہم فائدہ اٹھاتے ہین اور وہ ہم کو نقصان نہین پہونچا سکتے۔

اب ہم نے غور کیا کہ ہم کیا ہین۔ ہم سب کام اپنے ارادہ سے کرتے ہین مگر سانس ہم اپنے ارادہ سے نہین لیتے۔ وہ خود بخود چلتی ہے اسواقعہ نے ہم کو حیرت مین ڈال دیا اور ہم نے اوس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو ہمارے جسم مین صرف مادہ اور حرارت کا وجود نظر آیا یہ دونون صاحب ارادہ حکیم اور صانع نہین ہین۔ بے شعور ہین۔ دو بے شعور ملکر باشعور نہین ہو سکتے بڑی تشویش ہوئی کہ ہماری سانس کیون چلتی ہے غور کرنیسے معلوم ہوا کہ سانس چلنے کی غرض سے ہمارا پھیپھڑا

اور دل بڑی حکمت اور صنعت سے بنایا گیا ہے۔ جب ہمارے پھیپھڑے مین ہوا ابھرتی ہے تو قلب خون پھینکتا ہے اور جب ہوا پھیپھڑے سے نکل جاتی ہے تو خون قلب مین واپس آتا ہے۔ اس طرح قلب اور پھیپھڑا اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہین۔ اسکو ہم سانس چلنا کہتے ہین۔

ہمارا پھیپھڑا بڑی صنعت اور حکمت سے بنایا گیا ہے۔ جب پھیپھڑے مین ہوا ابھرتی ہے تو وہ پھول جاتا ہے اور جب ہوا نکل جاتی ہے تو اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اسیطرح ہمارے جسم کے ہر عضو مین ایک بڑی حکمت اور صنعت کا وجود ہے۔ یہ حکمت اور صنعت نہ ہماری ہے اور نہ ہمارے باپ دادا کی ہے کیونکہ وہ خود بھی اس علت کے معلول تھے ہمارے عالم شہود مین کوئی ہستی اس حکمت اور صنعت کی صانع اور حکیم نظر نہین آتی۔ جو ہین وہ ہم سے حکمت و صنعت مین کم تر یا بے شعور ہین۔

اس لئے عقل انسانی حکم کرتی ہے کہ صنعت اور حکمت موجود ہے تو کوئی حکیم اور صانع بھی ضرور ہے۔ اوسی کو ہم خدا کہتے ہین۔ وہ غیب مین ہے ہم سے اور تمام کائنات کی آنکھ سے جس طرح ہم نے قوت مقناطیس کو جو عالم غیب مین تھی

اوسکے فعل کو دیکھکر عقل سے معلوم کر لیا کہ وہ ہے۔ وہ اوسیطرح ہمنے خدا کو اوسکی حکمت اور صنعت کے وجود کو مشاہدہ کرکے معلوم کر لیا کہ وہ ہے

ہم نے ارادہ کیا کہ وقت کا اندازہ کرین اس مقصد کیلئے ہم نے گھڑی بنائی جب ہم اوسکو کوک دیتے ہین تو وہ وقت معین تک خود بخود چلتی رہتی ہے حقیقت مین یہ گھڑی خود بخود نہین چلتی ہے بلکہ اوسکے چلنے کا سبب ہمارا ارادہ ہے کیونکہ ہم نے اوسکو چلانے کے ارادے سے بنایا اور کوکا تب وہ چلی اسی طرح ہماری سانس خود بخود چلتے معلوم ہوتی ہے مگر اوسکے چلنے کا سبب ہم سے کسی بڑے کا ارادہ ہے اور وہی صاحب ارادہ ہمارا خدا ہے اور اکبر ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ گھڑی مین ہماری ذات کہین نہین ہے صرف اوسمین ہماری حکمت اور صنعت موجود ہے مگر ہم ہین ضرور۔ اسی طرح ہمارے جسم مین خدا نہین ہے صرف اوسکی حکمت اور صنعت موجود ہے اور وہ ہے ضرور۔

ہماری متحرک گھڑی کا یہ خیال کہ محض لوہے اور پیتل کے پرزون کے اتصال سے مین چل رہی ہون اور میرا صانع کوئی نہین ہے، غلط ہے اگر ہم نہ ہوتے تو لوہا اور پیتل پرزون کی شکل مین نہ بنتا اور اونسے

پرزون کے اتصال مین ہماری بڑی حکمت اور صنعت ہے۔ اسیطرح ہمارا یہ کہنا کہ خدا نہین ہے ہماری حیات محض ترتیب عناصر سے ہے غلط ہے کیونکہ ترتیب عناصر مین بڑی حکمت اور صنعت ہے اور جس کی وہ حکمت اور صنعت ہے وہی حکیم اور صانع ہمارا خدا ہے۔

ہماری متحرک گھڑی کا یہ خیال کہ ہمارا صانع ہم مین جاری اور ساری ہے غلط ہے۔ ہم ہین مگر گھڑی مین نہین ہین۔ اسیطرح ہمارا صانع خدا ہے ہم مین نہین ہے مگر ہے ضرور۔

جس طرح ہم ایک ہین مگر صاحب ارادہ بھی ہین صانع بھی ہین اور حکیم بھی ہین اوسی طرح خدا ہے اور ایک ہے۔ صاحب ارادہ بھی ہے حکیم بھی ہے اور صانع بھی ہے۔

یہ تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہوگیا کہ مصنوع مین صانع نہین ہوتا اور ہوتا ضرور ہے۔

بائسکوپ مین پردہ پر جو چلتی پھرتی ہستیان نظر آتی ہین وہ پہلے معدوم ہوتی ہین۔ وقت معین پر وہ وجود مین آجاتی ہین یہ بالکل ایک نئی مخلوق ہوتی ہین انمین وزن نہین ہوتا ان کا خالق انمین نہین ہوتا مگر ہوتا ضرور ہے۔ اسی طرح خدا اپنی تمام مخلوق آفتاب ستارے زمین آسمان اور خلا مین نہین ہے مگر ہے ضرور تجربہ اور

مشاہدہ سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خالق مخلوق مین نہین ہوتا۔
ایک مادرزاد اندہا نہین جان سکتا کہ بصارت کیا چیز ہے
اور کیسی ہوتی ہے جب تک کہ اوس کو تھوڑی سی بصارت عطا نہ کی
جائے۔ خدا نے ہم کو ذی شعور انسان خلق کیا ہے تا کہ ہم اوسے جانین اسلئے
اوس نے ہم کو تھوڑی تھوڑی اپنی سی صفات عطا کی ہین ہم سمیع بصیر
صانع حکیم عالم اور قادر وغیرہ ہین۔ تب ہم سمجھ سکے کہ ہمارا خدا
بڑا سمیع بڑا بصیر بڑا صانع بڑا حکیم علیم اور قدیر وغیرہ ہے۔
اگر خدا ہم کو مذکورہ صفتین عطا نہ کرتا تو ہم اوسکی صفات کو سمجھ
نہین سکتے تھے کیونکہ ہم محض اوسکی صفات سے اوسکو جانتے ہین
ذات کا علم ہمکو نہین ہے وہ غیب مین ہے لہذا یہ بالکل غلط ہے کہ ہم نے
اپنی سی صفات کا ایک خدا تصور کر لیا ہے جو ہے نہین۔

ہمارا خدا رزاق ہے

جب ہماری ساخت اس درجہ شکم مادر مین ہو چکتی ہے کہ
ہماری آنتین اور جگر اپنا کام شروع کرین تو چند روز پہلے سے ماں
کے سینے مین دودھ پیدا ہو جاتا ہے وہی ہمارا رزق ہوتا ہے اسلئے
ہم نے جانا کہ خدا ہی ہمارا رزاق ہے کیونکہ ہماری ماں اوس رزق کو بنا
نہین سکتی ہے اور وہ خود اوسکی محتاج تھی اور اسی سے پرورش پاتی تھی

ہمارا خدا علیم ہے

خدا نے مذکورہ اعصاب دودھ کی ساخت بہت پہلے سے مکمل کر دی تھی۔ کیونکہ خدا کو علم تہا کہ بچہ جو پیدا ہوگا اوسکو مناسب غذا کی ضرورت ہوگی۔ یہ انتظام پرورش اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا کو بچہ کے دجود مین آنے سے قبل اوسکی ہر ضرورت کا علم تھا اور اوس نے ضرورت کے واقع ہونے سے بہت پہلے کل اسباب مہیا کر دیے اس لئے ہم لے جانا کہ ہم تو محض عالم ہین مگر ہمارا خدا علیم ہے

ہمارا خدا ہمارا حافظ بھی ہی

جب ہم شکم مادر سے باہر آئے تو نا سمجھ تھے اچھے اور برے کا امتیاز نہ تھا نہ بول سکتے تھے نہ اشارہ کر سکتے تھی ہمارے مان باپ بڑی حفاظت کرتے تھے اور ہماری بھوک پیاس درد دکھہ کا خیال کرتے تھے مگر یہ فعل اون کا اختیاری نہ تھا ایک جذبہ محبت پیدا ہوگیا تہا جسکی وجہ سے بڑی زحمتین اٹھا کر ہماری حفاظت کرتے تھی یعنے ہماری حفاظت نہ کرنا اون کے اختیار مین نہ تھا اسوجہ سے ہم نے معلوم کیا کہ ہمارے خدا نے اون کو حفاظت کیلئے مجبور کیا ہے اور وہی ہمارا حافظ حقیقی ہے،

ہمارا خدا قدیر بھی ہے

ایک زمانہ وہ آیا کہ ہماری آنکھین بے نور ہونے لگین بال سفید ہوگئے۔ دانت ہلنے لگے اور گرنے لگے۔ باوجود تمام دوا اون اور علاجون کے وہ جوانی کی قوت دستیاب نہ ہوئی۔ گو اسباب سب وہی موجود تھے جن سے ہم نے پرورش پائی تھی اور جن مین ہم جوان ہوے تھے اور جن مین بہت سے جوان ہورہے ہین اس تجربہ سے ہم کو تسلیم کرنا پڑا کہ گو ہم اکثر افعال پر قادر ہین مگر ہمارا خدا قدیر ہے جب چاہے بنائے اور جب چاہے بگاڑ دے۔ خدا کے جتنے نام ہین وہ سب صفات ہین سابق کے خدا شناس انسانون نے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد سمجھکر خدا کو مانا ہے۔

مین سمجھتا ہون کہ مین اپنی اس کوشش مین اکثر حضرات کی خدمت مین ناکامیاب رہون گا اور اکثر حضرات میرے پیش کردہ ثبوت اور دلائل کو تسلیم نہ کرین گے اون کی خدمت مین خدا اور رسول کے واسطے سے میری یہ التجا ہے کہ جب وہ نماز پڑھین اور کہین ایاک نعبد تو اسوقت غور کرلین کہ وہ مسلمان جنکو وہ گمراہ اور برا سمجھتے ہین وہ بھی خدا کے حضور عرض کر رہے ہین ایاک نعبد ہم سب تیری ہی عبادت کرتے ہین کوئی مسلمان نماز مین نہین کہتا ایاک اَعْبُدُ مین تیری عبادت کرتا ہون۔ ہر

مسلمان صیغہ جمع متکلم استعمال کرتا ہے اور یہی تعلیم قرآن مجید
ہے اور جب وہ کہین وایاک نستعین ہم سب تجھی سے اعانت
کے خواستگار ہین تو یقین کرین کہ خدا کے حضور میرے ساتھ
وہ گمراہ اور برے مسلمان بھی خدا ہی سے اعانت کے خواستگار
ہین اور جب یہ کہین اھدنا الصراط المستقیم ہدایت کر ہم سبکو
صراط مستقیم کی ۔ پس اس دعا مین اون سب گمراہ اور برے
مسلمانونکو شریک کرین یعنے اونکے لیے بھی دعا کرین اور یقین رکہین کہ خدا نے
ہمکو اسیطرح دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور جو مسلمان نماز مین ایسا نہین کرتا
ہے اوس کو غور کرنا چاہیے کہ اوس کی نماز خدا کے حضور ضد
اور بغاوت کی حد پر تو نہین پہونچ گئی ہے اسطرح نماز پڑہنے
سے انشاء اللہ دلون کی کدورتین دور ہو جائین گی اور یہ عمل
معین ہوگا اختلافات کے مٹنے مین ۔

مسلمانون کا خیر خواہ خادم
مرزا محمد مہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس

مین مئی سنہء سے کوشان تھا کہ مذکورہ ہدایات قرآن مجید معہ مذکورہ بشارات انجیل عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان مین کم از کم ہر فرقہ اِسلام کے اکثر عُلما اور صُوفیا اور بہی خواہان اہل اسلام کی خدمت مین پیش کیجائین مگر سامان بہم نہ پہونچا۔ یہان تک کہ خُدا نے خان بہادر مرزا علی سجّاد حسین صاحب ایم۔ بی۔ ای کے دل مین ڈالا جو نہایت سعید اور رحمدل اِنسان ہین انھون نے انتظام کر دیا۔

جن حضرات نے مذکورہ ہدایات قرآن اور بشارات انجیل عیسےٰ کو سمجھ لیا ہے اونکی خدمت مین التماس ہے کہ وہ خان بہادر صاحب مُوصُوف کیلئے دعائے نزول رحمت و برکت فرماوین۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

آپ کا خادم

مرزا محمد مہدی

گھنٹی والا مکان۔ گولا گنج۔ لکھنؤ۔